عمران سیریز
جیوش پاور
مظہر کلیم ایم اے

ناشر------ مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ----- محمد ارسلان قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

KHAN BROTHERS MULTAN
Price Rs 75/-

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob0333-6106573

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''جیوش پاور'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہودیوں کی بین الاقوامی تنظیم جیوش پاور نے گو براہ راست پاکیشیا کے خلاف کوئی اقدام نہ کیا تھا لیکن ان کی کارروائی مسلمانوں کی ایک تنظیم ضرب مسلم اور شوگرانی سفارت کارہ کے خلاف تھی اور شوگران حکومت اور ضرب مسلم کے سرکردہ لیڈروں کی نظریں پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ہی پڑیں لیکن عمران نے سرکاری طور پر اس مشن پر کام کرنے سے انکار کر دیا لیکن غیر سرکاری طور پر صرف جولیا کو ساتھ لے کر جیوش پاور کے خلاف میدان عمل میں نکل آیا۔ اس طرح جولیا کو اس بار اپنی صلاحیتوں کے بھرپور اظہار کا موقع بھی مل گیا۔ خاص طور پر اس لئے کہ مشن پر روانگی سے قبل جولیا کو یہ یقین دلایا گیا تھا کہ آخرکار وہ عمران کو جیت لینے میں کامیاب ہو جائے گی۔

اس یقین کے پیچھے عمران کی اماں بی کا رویہ بھی موجود تھا جنھوں نے جولیا کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی بہو بنانے کا اعلان کر دیا تھا۔ یہ تبدیلی کیوں اور کیسے آئی۔ مجھے یقین ہے کہ قارئین کو یہ کہانی بھی ہر لحاظ سے پسند آئے گی اور قارئین اپنی آراء سے

مجھے بذریعہ خطوط یا ای میلز ضرور مطلع کریں گے کیونکہ قارئین کی آراء میرے لئے مشعل راہ ثابت ہوتی ہیں۔ البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط، ای میلز اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی کسی طرح کم نہیں ہیں۔

واہ کینٹ سے ثاقب علی لکھتے ہیں۔ ''میں آپ کے ناول بڑے شوق سے پڑھتا ہوں۔ ٹائیگر میرا پسندیدہ کردار ہے۔ عمران سے کہیں کہ اسے زیادہ ڈانٹا نہ کرے۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ عمران کا شاگرد ہے لیکن شاگرد کی بھی عزت ہوتی ہے۔ میں ڈرگ کے خلاف ٹیم بنا کر کام کرنا چاہتا ہوں لیکن ہمیں معلوم نہیں کہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول اور ڈکٹا فون کہاں سے ملتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور اس بارے میں ہمیں بتائیں گے''۔

''محترم ثاقب علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ جہاں تک عمران کا ٹائیگر کو ڈانٹنے کا تعلق ہے تو بزرگ کہتے ہیں کہ استاد کی ڈانٹ شاگرد کے فائدے میں جاتی ہے اور آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ عمران کی ڈانٹ کی وجہ سے ہی ٹائیگر کی کارکردگی روز بروز نکھرتی چلی جا رہی ہے اس لئے ٹائیگر آپ کا پسندیدہ کردار ہے تو اسے استاد کی ڈانٹ کھانے دیجئے تاکہ وہ مزید کامیابیاں حاصل کر سکے۔ جہاں تک بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول اور ڈکٹا فون کے حصول کا تعلق ہے تو ایسی چیزیں اگر عام ملنے لگ جائیں تو معاشرے میں رہنے والے ہر فرد کی زندگی

عذاب بن جائے گی اور جہاں تک ڈرگ کے خلاف تنظیم بنا کر کام کرنے کا تعلق ہے تو یہ کام سرکاری اداروں کا ہے۔ آپ کا نہیں۔ آپ تو تنظیم بنا کر معاشرے میں موجود دیگر سماجی برائیوں کے خلاف کام کریں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

گجرات سے امجد علی چغتائی لکھتے ہیں۔ ''آپ کے ناول تو میں عرصے سے پڑھ رہا ہوں لیکن خط لکھنے کی خصوصی وجہ یہ ہے کہ بڑے طویل عرصے بعد آپ نے زیادہ ضخامت کے ناول لکھنے شروع کئے ہیں اور یقین کیجئے یہ ناول ہر لحاظ سے شاندار اور پسندیدہ رہے ہیں۔ ''ٹائیگر ان ایکشن'' خاصا ضخیم ناول ہے جو بے حد پسند آیا ہے۔ اس کے بعد ''سارج ایجنسی'' اور ''سارج ہیڈکوارٹر'' ایک ساتھ ملے تو اور بھی زیادہ خوشگوار حیرت ہوئی کیونکہ یہ بھی خاصے ضخیم تھے جبکہ اس سے قبل آپ طویل عرصے سے کم ضخامت کے ناول لکھ رہے تھے۔ گو وہ ناول بھی بے حد شاندار تھے لیکن ضخیم ناولوں میں آپ کھل کر مزاح لکھتے ہیں۔ ایکشن اور سسپنس بھی زیادہ ہوتا ہے اس لئے ضخیم ناول ہمیں زیادہ پسند آتے ہیں۔ آپ کرنل فریدی اور میجر پرمود پر ناول لکھنے کا وعدہ تو کر لیتے ہیں لیکن ابھی تک آپ نے وعدہ وفا نہیں کیا۔ ان کرداروں پر مشترکہ ناول بھی خاصا ضخیم لکھیں۔ امید ہے آپ ضرور خیال رکھیں گے''۔

محترم امجد علی چغتائی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا

بے حد شکریہ۔ آپ کی بات درست ہے کہ ضخیم ناولوں میں مزاح اور ایکشن بھرپور انداز میں سامنے آتا ہے لیکن موجودہ مہنگائی اور خصوصاً کاغذ کی مہنگائی نے ضخیم ناول لکھنا اور شائع کرنا خاصا مشکل بنا دیا ہے۔ لیکن اس مہنگائی کے باوجود میری کوشش ہوتی ہے کہ ناولوں میں تشنگی محسوس نہ ہو اس لئے بعض کہانیاں خود بخود ضخیم ناولوں میں ڈھل جاتی ہیں۔ کرنل فریدی، میجر پرمود اور عمران کا مشترکہ ناول انشاء اللہ جلد ہی آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address
mazharkaleem.ma@gmail.com

سورج کافی چڑھ آیا تھا لیکن جولیا اپنے فلیٹ کے بیڈ روم میں اپنے بیڈ پر اوندھے منہ پڑی ہوئی آہستہ آہستہ سسکیاں لے رہی تھی۔ اس کا پورا جسم اس طرح تھرتھرا رہا تھا جیسے اسے لرزے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو۔ اس کی آنکھوں سے آنسو پانی کی طرح بہہ رہے تھے جو بستر میں ہی جذب ہوتے جا رہے تھے۔ کافی دیر سے اس کی یہی حالت تھی کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی لیکن جولیا نے اس کی طرف سرے سے توجہ ہی نہ کی۔ وہ اسی طرح پڑی سسکیاں لیتی رہی۔ کچھ دیر تک گھنٹی بجنے کے بعد فون خاموش ہو گیا لیکن جولیا کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے جولیا نے اٹھنے اور کوئی کام کرنے سے توبہ کر لی ہو۔ پھر یکلخت وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور اس نے سرہانہ اٹھا کر اس طرح زور زور سے اپنے بیڈ پر مارنا شروع کر دیا جیسے کسی کی پٹائی کر رہی ہو۔ اس

کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔ چہرے پر آنسوؤں نے بہہ بہہ کر لکیریں ڈال دی تھیں۔ اس کا چہرہ ویران نظر آ رہا تھا۔ وہ مسلسل سرہانہ بیڈ پر مارے جا رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا ہو۔ فلیٹ میں چونکہ وہ اکیلی تھی اس لئے اسے سنبھالنے والا بھی کوئی نہ تھا۔ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس بار جولیا نے اپنا رخ موڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے سرہانہ فون پر مار دیا۔

''میں نے نہیں سننا کوئی فون۔ میں نے نہیں سننا۔ بس میں نے کہہ دیا۔ میں نے نہیں سننا فون''...... جولیا نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح زور زور سے فون پر سرہانہ مارنا شروع کر دیا جیسے چند لمحے پہلے وہ بیڈ کے سرے پر سرہانہ مار رہی تھی لیکن فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی کہ اچانک جولیا نے سرہانہ گھما کر سائیڈ دیوار پر مارا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔

''میں نے نہیں سننا کسی کا فون۔ میں کہہ رہی ہوں۔ میں نے نہیں سننا۔ بس میرا پیچھا چھوڑ دو۔ میں نے نہیں سننا فون''...... جولیا نے یکلخت اونچی آواز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کی آواز میں رونے کا تاثر بے حد نمایاں تھا۔ وہ اس طرح چیخ رہی تھی جیسے اس کے حلق کے اندر چیخیں مارنے کی کوئی مشین نصب کر دی گئی ہو۔ اس کے ساتھ ہی رک رک کر وہ یہ بھی بول رہی تھی کہ میں نے نہیں سننا

فون۔

''جولیا۔ جولیا۔ میں صالحہ بول رہی ہوں۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ جولیا۔ جولیا''...... دوسری طرف سے صالحہ کی بھی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''میں نے نہیں سننا کسی کا فون۔ میں نے نہیں سننا۔ میرا پیچھا چھوڑ دو''...... جولیا نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور ایک بار پھر اوندھے منہ گر کر اس طرح رونے لگی کہ پہلے اس کے منہ سے سسکیاں نکل رہی تھیں لیکن اب اس کے منہ سے لگا تار ہچکیوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ کافی دیر تک اس طرح زور زور سے ہچکیاں لینے کے بعد اس کی ہچکیوں میں بھی آہستہ آہستہ کمی آنا شروع ہو گئی اور ساتھ ہی اس کے تھرتھراتے ہوئے جسم میں بھی حرکت کم ہوتی چلی گئی اور چند لمحوں بعد وہ خاموش ہو گئی لیکن وہ ویسے ہی اوندھے منہ بیڈ پر پڑی ہوئی تھی۔ ابھی نجانے اس حالت میں اسے کتنی دیر گزری تھی کہ یکلخت کال بیل کی تیز آواز سنائی دینے لگی۔ اس کے ساتھ ہی اس طرح دونوں ہاتھوں سے دروازہ کھٹکھٹایا جانے لگا جیسے آنے والے کو اندر آنے کی بہت جلدی ہو۔ جولیا ایک جھٹکے سے اٹھی۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ بیڈ سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کے پاؤں میں جوتے بھی نہیں تھے۔

''کون ہے''...... جولیا نے ڈور فون کا رسیور ہک سے اٹھا کر سخت لہجے میں کہا۔

''جولیا۔ میں صالحہ ہوں۔ دروازہ کھولو۔ جلدی پلیز''...... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں نہیں کھولتی دروازہ۔ تم جاؤ۔ خدا کے لئے میرا پیچھا چھوڑ دو۔ میں نہیں کھولتی دروازہ''...... جولیا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''پلیز جولیا۔ مجھے تم سے ذاتی کام ہے۔ پلیز میری بات سنو۔ دروازہ کھولو پلیز''...... دوسری طرف سے صالحہ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھ سے کسی کو کوئی کام نہیں ہے۔ میں نہیں کھولتی دروازہ۔ جاؤ تم چلی جاؤ''...... جولیا نے روتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور کو واپس ہک پر لٹکا دیا لیکن اسی لمحے دروازہ اس طرح پیٹا جانے لگا جیسے دونوں ہاتھوں سے پیٹا جا رہا ہو اور جولیا نے اس طرح غصیلے انداز میں آگے بڑھ کر دروازہ کھولا جیسے دروازہ کھولتے ہی وہ دروازہ پیٹنے والے کو گولی مار دے گی لیکن دروازہ کھلتے ہی صالحہ نے اسے دونوں بازوؤں میں لے لیا۔

''کیا ہوا جولیا۔ تمہیں کیا ہوا ہے۔ یہ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے۔ مجھے بتاؤ پلیز۔ میں تمہاری بہن ہوں۔ مجھے بتاؤ''...... صالحہ نے اسے بازوؤں میں لے کر بڑے پیار بھرے انداز میں اسے

بھینچتے ہوئے کہا۔

''تم سب جھوٹ بولتے ہو۔ تم میرے کچھ نہیں ہو۔ تم بھی جھوٹ بول رہی ہو۔ تم میری بہن نہیں ہو۔ یہاں میرا کوئی نہیں ہے۔ میں بدقسمت یہاں اکیلی ہوں۔ میرا یہاں کوئی نہیں ہے۔ بھری دنیا میں میرا کوئی نہیں ہے۔ تم سب جھوٹ بولتے ہو''۔ جولیا نے بے اختیار روتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو بہنے لگے۔ اس کا پورا جسم ایک بار پھر کانپنے لگ گیا تھا۔

''مت روؤ جولیا۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ تم میری بہن ہو۔ خدا کی قسم تم میری بہن ہو۔ مجھے تم سے بے حد محبت ہے۔ تم میری بہن ہو جولیا۔ یہ کیا ہو گیا ہے تمہیں''...... صالحہ نے اسے اور زیادہ لپٹاتے ہوئے کہا تو جولیا کے منہ سے رونے کی آوازیں نکلنا بند ہو گئیں لیکن اس کا جسم اسی طرح کانپتا رہا۔

''بس مت روؤ جولیا۔ بس کرو۔ تم میری بہن ہو۔ ہم سب تمہارے ہیں جولیا۔ ہم سب''...... صالحہ نے اس کی پشت کو ہاتھ سے تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

''کاش ایسا ہوتا۔ کاش میرا بھی کوئی ہوتا۔ میں اس بھری دنیا میں اکیلی ہوں۔ نہ یہاں پاکیشیا میں میرا کوئی ہے اور نہ ہی سوئٹزر لینڈ میں۔ میں کہاں جاؤں۔ اب اس پوری دنیا میں میرا کوئی نہیں ہے''...... جولیا نے روتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تم غلط سمجھ رہی ہو۔ ہم سب تمہارے ساتھی ہیں۔ تم

میری بہن ہو۔ میری سگی بہن سے بھی زیادہ مجھے پیاری ہو''۔ صالحہ نے ایک بار پھر اس کی پشت کو ہاتھ سے تھپکتے ہوئے کہا تو چند لمحوں بعد جولیا اس سے علیحدہ ہو گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے پر بہنے والے آنسو پونچھنا شروع کر دیئے لیکن اس کا جسم کانپ رہا تھا۔

''آؤ۔ میں تمہیں بیڈ پر لٹا دوں۔ آؤ''...... صالحہ نے کہا۔

''نہیں۔ میں ٹھیک ہوں۔ تم بیٹھو۔ میں منہ دھو کر آتی ہوں''۔ جولیا نے آہستہ سے کہا اور پھر مڑ کر تیزی سے دوڑتی ہوئی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ نے مڑ کر دروازے کو اندر سے لاک کیا اور پھر آ کر وہ ڈرائینگ روم میں بیٹھ گئی لیکن اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات واضح طور پر موجود تھے۔ اسے جولیا کی حالت دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا کہ جولیا پر ڈپریشن کا شدید ترین دورہ پڑا تھا۔ یہ تو اس نے آج دوپہر لنچ اکٹھا کرنے کے لئے جولیا کو فون کیا لیکن جولیا نے جب کافی دیر تک فون اٹنڈ نہ کیا تو پہلے تو وہ یہی سمجھی کہ جولیا آج دیر تک سو رہی ہو گی لیکن پھر اسے خیال آیا کہ جولیا تو صبح سویرے اٹھ کر باقاعدہ پابندی سے نماز پڑھتی ہے بلکہ کافی دیر تک قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتی ہے اور اس کا ترجمہ اور تفسیر بھی پڑھتی ہے۔ پھر ناشتہ تیار کر کے ناشتہ کرتی ہے اور پھر ٹی وی آن کر کے وہ صبح کے خصوصی پروگرام دیکھتی ہے۔ وہ صبح اٹھنے کے بعد دوبارہ سونے کی عادی تو نہیں ہے اس لئے اس نے

اسے دوبارہ فون کیا لیکن جب پھر بھی فون اٹنڈ نہ کیا گیا تو صالحہ کو تشویش ہوئی اور کچھ دیر بعد اس نے ایک بار پھر ٹرائی کی تو اس بار کافی دیر بعد جولیا نے رسیور اٹھا لیا لیکن جو کچھ اس نے کہا اور جس انداز میں کہا اس سے صالحہ اس قدر پریشان ہوئی کہ وہ سب کچھ چھوڑ کر اپنی رہائش گاہ سے کار لے کر ایک لحاظ سے اڑتی ہوئی یہاں پہنچی اور یہاں آ کر جو کچھ اس نے دیکھا تھا اس سے اس کا ذہن دھماکوں کی زد میں آ گیا تھا۔ وہ ڈرائینگ روم میں بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ جولیا کا مستقل علاج کیسے کیا جا سکتا ہے کہ چند لمحوں بعد جولیا باہر آئی تو اس نے نہ صرف منہ ہاتھ دھو لیا تھا بلکہ بالوں کو برش بھی کر لیا تھا اور صالحہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''آؤ۔ آؤ جولیا۔ تم نے ناشتہ کر لیا ہے یا نہیں''...... صالحہ نے پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی تک تو نہیں کیا لیکن اب میں نے کرنا بھی نہیں۔ میرا دل نہیں چاہ رہا بلکہ میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں ایک بار پھر چیخیں ماروں''...... جولیا نے کہا اور صالحہ کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔ رونے کی وجہ سے اس کی آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔ چہرہ بھی نارمل نہ تھا۔ سب سے زیادہ تشویشناک جولیا کی آنکھوں کے اندر سے جھلکنے والی ویرانی تھی۔

''ادھر میرے پاس صوفے پر آ کر بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تمہیں کیا ہوا ہے۔ کیا کسی نے کوئی بات کی ہے''...... صالحہ نے کہا تو جولیا

اٹھ کر اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

''دیکھو صالحہ۔ بہتر کہ تم مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ تم یہاں کی رہنے والی ہو۔ تمہارے والدین، بہن بھائی اور رشتہ دار یہاں رہتے ہیں۔ وہ سب تمہارا خون ہیں۔ تمہارے اپنے ہیں لیکن تم خود بتاؤ کہ میرا یہاں کون ہے۔ کوئی ہے جو میرا دکھ بانٹے گا جو میرے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھے گا۔ تم لوگ ہو لیکن تم میرے پروفیشنل ساتھی ہو۔ میرے اپنے نہیں ہو۔ یہ درست ہے کہ تم مجھ سے بے حد مخلص ہو۔ مجھ سے محبت بھی کرتے ہو۔ مجھے عزت و احترام بھی دیتے ہو لیکن یہ سب میرے لئے فضول ہے۔ مجھے بتاؤ کہ میں اب کہاں جاؤں۔ وہاں سوئٹزر لینڈ میں بھی میرا کوئی نہیں رہا اور نہ ہی میں اب وہاں جا سکتی ہوں۔ وہ معاشرہ اب میرے لئے قابل نفرین بن چکا ہے۔ میں مسلمان ہوں۔ وہاں بھی مسلمان ہوں گے لیکن اس کے باوجود میں وہاں نہیں جا سکتی۔ میں ایک بار وہاں ہو آئی ہوں۔ میرا ایک کزن بھی یہاں آیا تھا۔ میں نے پاکیشیا کو اپنا وطن سمجھ لیا تھا لیکن میں نے دیکھا ہے اور میں نے محسوس کیا ہے کہ سب یہاں اجنبی ہیں''...... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا جبکہ صالحہ خاموش بیٹھی رہی۔ وہ جولیا کو زیادہ سے زیادہ بولنے کا موقع دینا چاہتی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جولیا جس قدر زیادہ بولے گی اس کا ڈپریشن اتنا ہی کم ہوتا چلا جائے گا۔

''کیا تم سے کسی نے کچھ کہا ہے۔ کیوں تمہارے اندر یہ سوچ

پیدا ہوئی ہے۔ رات تو میں تمہیں اچھی بھلی چھوڑ کر گئی تھی''۔ صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی اور پھر کافی دیر تک اس طرح ہنستی رہی کہ صالحہ کو شک ہونے لگا کہ جولیا کا ذہنی توازن خراب ہو چکا ہے لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ اس بارے میں کوئی بات کرتی جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تم واقعی مجھے اچھی بھلی چھوڑ کر گئی تھی۔ پھر میں ٹی وی دیکھتی رہی۔ پھر حسب معمول صبح اٹھنے کے لئے الارم لگا کر میں سو گئی۔ صبح الارم بجنے پر جب میں بیدار ہوئی تو میں اپنے آپ کو فریش محسوس نہ کر رہی تھی۔ میں یہی سمجھی کہ رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ بہرحال میں نے نماز پڑھی اور حسب معمول کافی دیر تک تلاوت قرآن مجید کرنے کے بعد میں نے ناشتہ تیار کرنے کے بارے میں سوچا ہی تھا کہ مجھے اچانک عمران کا خیال آ گیا۔ میرا دل چاہا کہ میں اس سے بات کروں۔ میں نے اپنے آپ کو روکنے کی بے حد کوشش کی لیکن نجانے اس خیال نے مجھے کیوں بے بس کر دیا۔ بہرحال میں نے رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر پریس کر دیئے۔ وہاں سلیمان نے فون اٹنڈ کیا اور میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ عمران صبح کی نماز پڑھ کر اور ورزش کر کے واپس آیا ہی تھا کہ اماں بی کا فون آ گیا تھا۔ اس کی بہن ثریا کوٹھی پر آئی ہوئی تھی۔ چنانچہ عمران اپنی بہن اور اماں بی سے ملنے وہاں چلا گیا۔ میں نے یہ سن کر رسیور تو رکھ دیا لیکن مجھے اچانک خیال آیا

کہ عمران کی اماں بی بھی ہے، بہن بھی ہے مگر میرا یہاں کون ہے۔
میں کس سے ملوں۔ عمران اگر فون پر مل بھی جاتا تو وہ اس انداز
میں بات کرتا کہ میرے جذبات ہی کچلے جاتے۔ بس میرا دل
رونے کے لئے تڑپ اٹھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ میں اس دنیا میں
اکیلی ہوں۔ میرا کوئی نہیں ہے اور پھر یہ سب کچھ میرے ذہن اور
حواس پر چھا گیا اور میں بیڈ پر گر کر روتی رہی۔ میرا دل بھر آیا تھا۔
مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ میں کسی لق و دق صحرا میں اکیلی ہوں۔ ایسے
صحرا میں جس میں کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ کوئی وارث نہیں ہے۔ بس
میں اکیلی لاوارث وہاں ہوں۔ پھر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں کسی
جنگل میں بھاگ رہی ہوں اور چاروں طرف سے درندے مجھے
بھنبھوڑنے کے لئے مجھ پر لپک رہے ہوں اور مجھے بچانے والا کوئی
نہیں ہے۔ میں نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن
نجانے کیا کیفیت مجھ پر طاری ہو گئی کہ میری حالت خراب سے
خراب تر ہوتی چلی گئی''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم طویل عرصے سے اکیلی رہ رہی ہو۔ پہلے تو تمہاری ایسی
کیفیت نہیں تھی۔ اب ایسی کیا بات ہو گئی ہے۔ میری سمجھ میں یہ
بات نہیں آ رہی''...... صالحہ نے کہا۔

''وہ۔ وہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا۔ پھر جاگتے میں یہ
خواب ایک بار پھر میرے ذہن پر اجاگر ہوا اور اس خواب کی وجہ
سے مجھے اکیلے پن کا احساس ہونے لگ گیا اور پھر میری کیفیت

بدلتی چلی گئی''...... جولیا نے ہونٹ چباتے اور سر کو آہستہ آہستہ جھٹکتے
ہوئے کہا تو صالحہ چونک پڑی کیونکہ جولیا کے چہرے کی کیفیت
ایک بار پھر بدلنا شروع ہو گئی تھی۔

''میں تمہارے لئے چائے لاتی ہوں''...... صالحہ نے اس کی
کیفیت دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ سوری۔ مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ میں بنا لاتی ہوں''۔
جولیا نے چونک کر اٹھتے ہوئے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں۔ میں غیر تو نہیں ہوں جولیا۔ میں بنا لاتی
ہوں چائے۔ تم بیٹھو''...... صالحہ نے کہا۔

''اچھا۔ میں تمہارے ساتھ کچن میں چلتی ہوں۔ مجھے اکیلا مت
چھوڑو''...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا
دیا۔ چائے کے ساتھ صالحہ نے ناشتے کا ہلکا پھلکا سامان بھی تیار کر
دیا کیونکہ جولیا نے ناشتہ نہیں کیا تھا اور پھر وہ ٹرالی لے کر دوبارہ
ڈرائینگ روم میں آ کر بیٹھ گئیں۔ چائے پینے اور ہلکا پھلکا ناشتہ
کرنے کے بعد جولیا کی حالت مکمل طور پر سنبھلتی چلی گئی۔

''تمہارا بے حد شکریہ صالحہ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بروقت بھیج دیا
ورنہ نجانے میرا کیا ہوتا۔ شاید میں دیواروں سے سر پھوڑ کر مر جاتی''۔
جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

''ایسا لڑکیوں کے ساتھ اکثر ہو جاتا ہے۔ تمہیں اب شادی کر
لینی چاہئے جولیا''...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار

چونک پڑی۔

''اوہ۔ تو تم سمجھ رہی ہو کہ مجھ پر ہسٹیریا کا دورہ پڑا ہے۔ یہ بات نہیں ہے''...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو صالحہ مزید کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''ہسٹیریا نہیں۔ ڈپریشن کا دورہ پڑا ہے تمہیں اور ڈپریشن کی یہ کیفیت اپنے آپ کو اکیلا سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ جب تمہارا ایک جیون ساتھی ہوگا تو اکیلے پن کی سوچ ختم ہو جائے گی۔ گو تم نے مجھے وہ خواب نہیں بتایا جس کی وجہ سے تم پر اصل میں یہ کیفیت طاری ہوئی ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ وہ کیسا خواب ہو گا''...... صالحہ نے کہا۔

''اچھا چلو تم بتاؤ۔ کیسا خواب تھا وہ''...... جولیا نے چیلنج کرتے ہوئے کہا تو صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''عمران سے شادی نہ ہونے کا خواب۔ اور کیا ہو سکتا ہے''۔ صالحہ نے کہا تو اس بار جولیا بھی ہنس پڑی۔

''نہیں۔ تم الٹ سوچ رہی ہو۔ عمران سے میری شادی نہ ہونے کا خواب نہیں تھا بلکہ عمران کی شادی کا خواب تھا''...... جولیا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہارے ساتھ''...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ یہی تو اصل مسئلہ ہے''...... جولیا نے بے ساختہ کہا تو صالحہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''اچھا تو پھر کس کے ساتھ''...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ اس کی کوئی رشتہ دار لڑکی ہو گی۔ میں نے یکھا کہ عمران کی کسی کے ساتھ شادی ہو رہی ہے۔ عمران دولہا بنا کھڑا ہے۔ عمران کی اماں بی بھی خوش ہیں اور اس کے ڈیڈی بھی عمران کے ساتھ مل کر قہقہے لگا رہے ہیں۔ میں اندر داخل ہوتی ہوں ور مجھے اچانک یہ سب کچھ دیکھ کر غصہ آ جاتا ہے اور میں عمران کی ماں بی سے شکوہ کرتی ہوں تو وہ مجھے یہ کہہ کر سختی سے جھڑک دیتی ہیں کہ تم اس قابل کہاں ہو کہ تم سے عمران کی شادی کی جائے۔ میں عمران کی طرف دیکھتی ہوں تو عمران منہ پھیر لیتا ہے۔ پھر میں تمہاری طرف دیکھتی ہوں تو تم سب بھی منہ پھیر لیتے ہو اور۔ اور۔ میں۔ میں''...... جولیا کی آواز ڈوبتی چلی گئی۔

''ارے۔ ارے۔ یہ خواب ہے۔ یہ سب تمہاری سوچ کا شاخسانہ ہے۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم اب عمران کو مجبور کر دیں گے۔ تم فکر مت کرو''...... صالحہ نے ایک بار پھر جولیا کی کیفیت کو بدلتے دیکھ کر اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تم عمران سے کوئی بات نہیں کرو گی۔ وہ سخت کٹھور آدمی ہے۔ اسے الٹا میرا مذاق اڑانے اور میرے جذبات کچلنے کا موقع مل جائے گا۔ پلیز تم کسی سے میرے بارے میں کوئی بات نہیں کرو گی''...... جولیا نے چونک کر اور منت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں جولیا۔ اب معاملات اس نہج پر پہنچ گئے ہیں کہ اب اس

کا کوئی حل ہونا چاہئے۔ عمران سے نہیں تو ہم چیف سے بات کریں گے''...... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا۔

''چیف تو خود پتھر ہے۔ وہ تو عمران کی ہی حمایت کرے گا اور وہ سیکرٹ سروس کا قانون کہ کوئی ایجنٹ شادی نہیں کر سکتا۔ اگر شادی کرے گا تو اسے فیلڈ سے ہٹا دیا جائے گا۔ اس لئے وہ کبھی نہیں مانے گا''...... جولیا نے کہا۔

''قانون بھی تو لوگوں کا بنایا ہوا ہے۔ اسے بدلا بھی جا سکتا ہے۔ دوسری ایجنسیوں میں شادی شدہ ایجنٹ بھی تو ہوتے ہیں''۔ صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ اگر قانون بدل جائے تو شاید۔ مگر میری خاطر کون بدلے گا قانون اور پھر عمران کی اماں بی۔ نہیں صالحہ۔ چھوڑو اس بات کو، کوئی اور بات کرو''...... جولیا نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ یہ بات میرے ذمے آ گئی۔ میں بدلواؤں گی قانون''...... صالحہ نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا تو جولیا اس بار ہنس پڑی۔

''پھر تو تمہاری بھی صفدر سے شادی ہو سکتی ہے''...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کوئی حرج نہیں ہے۔ میں صفدر سے شادی کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ تمہاری عمران سے شادی ہو سکے''...... صالحہ نے کہا تو اس بار جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک درمیانے قد اور درمیانے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے موجود ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا۔ چہرے پر زخموں کے مندمل نشانات واضح تھے اور اس نے براؤن رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ یہ کرنل شیفرڈ تھا۔ ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کا سابقہ ایجنٹ۔ چونکہ اس کی ایک ٹانگ ایک مشن کے دوران شدید زخمی ہو گئی تھی اور علاج ہونے کے باوجود وہ بھاگنا تو ایک طرف رہا تیزی سے چل بھی نہ سکتا تھا اس لئے اسے ایجنسی سے فارغ کر دیا گیا تھا۔

کرنل شیفرڈ کٹر یہودی تھا اور ایجنسی میں کام کرنے کے دوران بھی اس کے اسرائیل کے بااثر افراد سے رابطے رہے تھے اس لئے اس نے ایجنسی سے فارغ ہونے کے بعد اسرائیل کے بااثر اور

دولت مند افراد کے ساتھ مل کر اور ان کی مدد سے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے دولت مند یہودیوں خصوصاً ایکریمیا میں موجود دولت مند یہودیوں کے ذریعے ایک خفیہ تنظیم بنائی تھی جو پوری دنیا میں یہودی مفادات کے لئے کام کرتی تھی لیکن اس کا اصل کام یہودیوں کی مخالف تنظیموں کے ایسے افراد اور ایجنسیوں کا خاتمہ تھا جو یہودیوں کے خلاف کام کرتے تھے۔

اس تنظیم کا نام جوش پاور رکھا گیا تھا لیکن اسے کوڈ میں جے پی کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جے پی کا تنظیمی ہیڈکوارٹر ناراک میں تھا لیکن اس کا اصل اور عملی ہیڈکوارٹر جنوبی ایکریمیا کے قریب بحر اوقیانوس میں واقع ایک معروف جزیرے کونیا میں تھا۔ کونیا جنوبی افریقہ اور جنوبی ایکریمیا دونوں سے تقریباً یکساں فاصلے پر تھا۔ یہ انتہائی سرسبز و شاداب اور خوبصورت جزیرہ تھا۔ جہاں تقریباً تمام سال ہی بہترین موسم رہتا تھا۔ رقبے کے لحاظ یہ جزیرہ بے حد وسیع وعریض تھا۔ جزیرہ ویسے تو ایکریمیا کے قبضے میں تھا اور ایکریمیا کی سرپرستی کی نمائندگی یہاں کا گورنر کرتا تھا ورنہ کونیا میں مستقل رہنے والوں کی اپنی حکومت تھی۔

کونیا میں ایسے قوانین رائج تھے کہ سوائے زبردستی اور دوسروں کو جسمانی نقصان پہنچانے کے باقی یہاں ہر طرح کی آزادی تھی اس لئے یہاں ہر وہ کام ہو سکتا تھا جو شاید اور کسی جگہ نہ ہو سکتا ہو۔ جزیرہ ہونے کی وجہ سے یہاں کی تمام سرگرمیاں بحری تھیں۔ یہاں

ایک بہت بڑا ہوائی اڈا بھی تھا۔ جزیرے کا ایک حصہ قدیم دور کے جنگلات پر مشتمل تھا جسے ویسے ہی قائم رکھا گیا تھا۔ باقی پورے جزیرے پر آبادی تھی۔ سڑکیں، رہائشی کالونیاں، کلب، ہوٹل، کیسینو، وہ سب کچھ تھا جو مغربی ممالک کا خاصہ تھا اس لئے پورا سال پوری دنیا سے سیاح یہاں جوق در جوق آتے رہتے تھے۔

سیاحوں کے تحفظ کے لئے یہاں چونکہ خصوصی قانون سازی کی گئی تھی اس لئے یہاں کسی سیاح کو کسی بھی طرح نقصان پہنچانا جزیرے کا سب سے بڑا جرم تھا۔ یہاں کی پولیس کا نظام بھی جدید خطوط پر استوار کیا گیا تھا اور پولیس بھی یورپ اور ایکریمیا کی طرح بے حد فعال تھی اور اس کا دائرہ کار بھی صرف انتظامات اور سیاحوں کے ہر قسم کے تحفظ تک محدود تھا اس لئے یہاں تقریباً دنیا کی ان تمام بحری اسمگلنگ کی تنظیموں کے اڈے اور خفیہ گودام موجود تھے جو بحری اسمگلنگ میں قابل ذکر مقام رکھتی تھیں۔

اس جزیرہ کونیا کے شمالی کونے کے ایک وسیع و عریض احاطے میں جے پی کا عملی ہیڈکوارٹر قائم کیا گیا تھا۔ اس ہیڈکوارٹر کی بڑی عمارت کے علاوہ چاروں طرف اور بھی چھوٹی عمارات تھیں۔ زیر زمین عمارات بھی تھیں۔ اس احاطے کے چاروں طرف بلند و بالا چیک پوسٹیں بنائی گئی تھیں جہاں چوبیس گھنٹے جدید مشینری کی مدد سے احاطے کے چاروں طرف کی نگرانی کی جاتی تھی۔ عمارت کے گرد فصیل نما اونچی چاردیواری تھی جس پر بجلی کے تاروں میں انتہائی

طاقتور کرنٹ چوبیس گھنٹے دوڑتا رہتا تھا۔ اس کے علاوہ بھی وہاں انتہائی جدید ترین اور حفاظتی سائنسی آلات نصب تھے اس لئے اس ہیڈکوارٹر کو عام طور پر ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا۔

ہیڈکوارٹر کا انچارج کرنل سمتھ تھا جو خود بھی ایکریمیا کی مختلف ایجنسیوں میں رہ چکا تھا اور اس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ اس کا مقابلہ دنیا کا کوئی اور ایجنٹ نہیں کر سکتا۔ کرنل سمتھ بھی کٹر یہودی تھا اور جے پی کے قیام کے وقت اسے بھی ایکریمیا کی ایک ایجنسی سے فارغ کرا کر یہاں ہیڈکوارٹر انچارج بنایا گیا تھا۔ ہیڈکوارٹر کے اندر اور باہر انتہائی تربیت یافتہ محافظوں کی خاصی تعداد موجود تھی۔

اس ہیڈکوارٹر میں دنیا بھر سے یہودی دشمنوں کو اغوا کر کے لایا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ جو ایک بار اس ہیڈکوارٹر میں داخل ہو گیا وہ دوبارہ زندہ کبھی واپس نہیں جا سکا۔ اس ہیڈکوارٹر میں دوسرے مذاہب خصوصاً مسلمانوں کے خلاف انتہائی بھیانک سازشیں تیار کی جاتی تھیں اور ایسے ایسے مشن مکمل کئے جاتے تھے جن کے بارے میں بظاہر سوچنا بھی محال تھا۔

کرنل شیفرڈ اکثر کونیا کے اس ہیڈکوارٹر میں آتا جاتا رہتا تھا۔ جے پی کا دائرہ کار پوری دنیا میں اس انداز میں پھیلا ہوا تھا کہ ہر ملک میں اس کی باقاعدہ ٹیم موجود تھی جنہیں انتہائی بھاری معاوضے ادا کئے جاتے تھے اور کوشش یہی کی جاتی تھی کہ ان میں زیادہ تعداد

یہودیوں کی ہو لیکن جہاں مجبوراً ایسا نہ ہو سکے وہاں بہرحال غیر مسلموں کو ہی شامل کیا جاتا تھا لیکن ان ساری کارروائیوں کے باوجود جے پی کو حتی الوسع خفیہ رکھنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ البتہ ایکریمین حکومت اور اسرائیلی حکومت اپنے مخصوص مقاصد کے لئے اسے استعمال کرتی رہتی تھیں اور اس کے عوض اسے دونوں ملکوں میں سہولیات بھی مہیا کی جاتی تھیں۔ کرنل شیفرڈ اس وقت ناراک میں اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے سیٹلائٹ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل شیفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''..... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یونان سے بیگرڈ کی کال ہے''..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''..... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''ہیلو۔ بیگرڈ بول رہا ہوں چیف''..... دوسری طرف سے یونان میں جے پی کے انچارج بیگرڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کوئی خاص بات''..... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''چیف۔ ایک اطلاع ملی ہے کہ یونان میں شوگران سفارت خانے کی تھرڈ سیکرٹری مادام ہوچانگ نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے مسلمانوں کی خفیہ تنظیم ضرب مسلم یا زیڈ ایم کے خفیہ ٹھکانوں اور ان کی سربرآوردہ شخصیات کے بارے میں ایک مصدقہ رپورٹ حاصل

کی ہے لیکن یہ رپورٹ کسی ایسے کوڈ میں ہے کہ وہ پڑھی نہیں جا رہی۔ چنانچہ مادام ہوچانگ نے اس بارے میں شوگران حکومت کو مطلع کیا تو انہوں نے مادام ہوچانگ کو فوراً شوگران طلب کر لیا''...... بیگرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ زیڈ ایم کے بارے میں۔ یہ رپورٹ تو ہمارے لئے انتہائی قیمتی ہو سکتی ہے۔ آج تک اس تنظیم کا ایک بھی مرکز یا کوئی ایجنٹ سامنے نہیں آیا جبکہ زیڈ ایم نے یہودیوں کو اب تک بے پناہ نقصان پہنچایا ہے''...... کرنل شیفرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں بھی یہ بات سمجھتا ہوں اس لئے میں نے اطلاع ملتے ہی یہ رپورٹ حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی لیکن مجھے یہ اطلاع ملی کہ مادام ہوچانگ کو ہم سے پہلے اسرائیلی ایجنٹوں نے گھیرنے کی کوشش کی تو اس نے یہ رپورٹ جو کہ ایک مائیکرو ٹیپ میں تھی، غائب کر دی گئی۔ اسرائیلی ایجنٹوں سے بچنے کے لئے اس نے یونان کے ایک مسلم ملک کے سفارت خانے میں پناہ لے لی ہے''...... بیگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اس مادام ہوچانگ کو اغوا کر کے کونیا ہیڈ کوارٹر بھجوا دو۔ وہ خود ہی اس سے سب کچھ اگلوا لیں گے کہ رپورٹ کہاں موجود ہے۔ میں کرنل سمتھ کو کہہ دیتا ہوں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس سر۔ اسی لئے میں نے فون کیا تھا کہ آپ سے اجازت لے لوں کیونکہ اسرائیلی ایجنٹ بھی یہ کوشش کر رہے ہیں''...... بیگرڈ

نے جواب دیا۔

''اسرائیلی ایجنٹ اسے لے گئے تو مسلم ممالک اسے چھڑوانے یا ہلاک کر دینے کے لئے کام کریں گے جبکہ جے پی کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے اس لئے وہ وہاں محفوظ رہے گی اور اس رپورٹ کو حاصل کر کے ہم خود اسرائیلی حکومت کو پہنچا دیں گے۔ اس طرح جیوش پاور نہ صرف مسلمانوں کی اس طاقتور تنظیم کا خاتمہ کر سکے گی بلکہ جیوش پاور بھی حکومت اسرائیل سے مزید سہولتیں حاصل کر سکے گی''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس سر۔ میں جلد ہی آپ کو اس مشن کی کامیابی کی اطلاع دوں گا''...... بیگرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل شیفرڈ نے کریڈل دوبارہ پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''کونیا میں کرنل سمتھ سے بات کراؤ''...... کرنل شیفرد نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل شیفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''کرنل سمتھ لائن پر ہیں باس''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بات کراؤ''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''ہیلو۔ کرنل سمتھ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور قدرے کرخت سی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کرنل شیفرڈ بول رہا ہوں۔ تمہیں اس لئے کال کیا گیا ہے کہ یونان میں بیگرڈ، شوگران سفارت خانے کی تھرڈ سیکرٹری مادام ہوچانگ کو اغوا کر کے کونیا بھجوائے گا۔ اس مادام ہوچانگ کے ہاتھ ضرب مسلم کی ایک ایسی رپورٹ لگی ہے جس میں اس کے خفیہ ٹھکانوں اور سربرآوردہ شخصیات کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ وہ یہ رپورٹ شوگران بھجوانا چاہتی تھی لیکن اسرائیلی ایجنٹوں نے اسے اغوا کرنے کی کوشش کی تو اس نے نہ صرف وہ رپورٹ غائب کر دی بلکہ یونان میں کسی مسلم ملک کے سفارت خانے میں پناہ لے لی۔ اب میں نے بیگرڈ کو حکم دے دیا ہے کہ وہ اس مادام ہوچانگ کو اغوا کر کے کونیا پہنچا دے۔ وہاں تم نے اس سے اگلوانا ہے کہ وہ رپورٹ کہاں ہے''...... کرنل شیفرڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... کرنل سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر وہ سامنے پڑی ہوئی فائل پر جھک گیا۔ پھر تقریباً چار گھنٹوں بعد وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یونان سے بیگرڈ کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... کرنل شیفرڈ نے چونک کر کہا۔

''بیگرڈ بول رہا ہوں چیف۔ یونان سے''...... دوسری طرف سے بیگرڈ کی آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ ہے''...... کرنل شیفرڈ نے پوچھا۔

''چیف۔ مشن تو کامیاب ہو گیا ہے لیکن ہمیں کراکش کے سفارت خانے پر حملہ کرنا پڑا ہے۔ وہاں چار محافظ اور عملے کے دو افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ہمارے بھی تین آدمی ہلاک ہوئے ہیں لیکن ہم مادام ہوچانگ کو اغوا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ہم اپنے ساتھیوں کی لاشیں بھی اٹھا لائے ہیں اور بے ہوش مادام ہوچانگ کو میں نے خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے یونان کے ہمسایہ ملک پہنچا دیا ہے جہاں سے خصوصی چارٹرڈ طیارے کے ذریعے اسے جنوبی افریقہ کی بندرگاہ کیپ ٹاؤن پہنچا دیا جائے گا اور وہاں سے وہ جزیرہ کونیا پہنچ جائے گی''...... بیگرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ راستے میں تو کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''نہیں باس۔ تمام انتظامات میں نے پہلے ہی مکمل کر لئے ہیں

اس لئے مادام ہوچانگ کے کونیا پہنچنے میں کوئی گڑبڑ نہیں ہو گی''...... بیگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ رپورٹ جو مائیکرو ٹیپ میں تھی اس کو چیک کیا ہے تم نے''۔ کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''باس۔ میں نے ہیلی کاپٹر پر مادام ہوچانگ کو روانہ کرنے سے پہلے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اس کے تمام کپڑے اتروا کر تفصیلی چیکنگ کرائی ہے لیکن وہ مائیکرو ٹیپ اس کے پاس نہیں تھی۔ اب وہ کونیا ہیڈکوارٹر میں بتائے گی کہ اس نے اسے کہاں چھپایا ہے۔ پھر رپورٹ ملتے ہی ہم اسے ٹریس کر لیں گے''...... بیگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہاں کراکش کے سفارت خانے میں تو کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی جس سے جیوش پاور کی نشاندہی ہو سکے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''نو سر۔ میں پوری طرح محتاط رہا ہوں''...... بیگرڈ نے جواب دیا۔

''اوکے۔ ویسے میں نے کونیا میں کرنل سمتھ کو تمہارے پہلے فون کے بعد ہی فون کر کے الرٹ کر دیا تھا''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''میں نے بھی انہیں فون کر دیا تھا اور پوری تفصیل بتا دی تھی''۔ بیگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا تاکہ اپنی رہائش گاہ پر جا سکے۔ اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں نمایاں تھیں کہ جلد ہی ضرب مسلم کے ٹھکانوں اور افراد کا پتہ چل جائے گا اور پھر ان کے خلاف بھرپور آپریشن کر کے یہودیوں کی اس دشمن تنظیم کو کاری ضرب لگائی جا سکے گی۔

صفدر کے فلیٹ میں اس وقت کیپٹن شکیل اور صالحہ دونوں موجود تھے۔ صالحہ نے جولیا کے فلیٹ سے واپس اپنے فلیٹ پر آ کر صفدر کو فون کر کے جب ساری تفصیل بتائی تو صفدر بے حد پریشان ہو گیا۔ اس نے صالحہ سے کہا کہ وہ کیپٹن شکیل کو یہاں بلا لیتا ہے پھر مل کر اس مسئلے کا کوئی حل سوچیں گے۔ چنانچہ صالحہ بھی اس کے فلیٹ پر پہنچ گئی اور کیپٹن شکیل بھی۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کے اصرار پر جب صالحہ نے پوری تفصیل سے جولیا کی حالت کے بارے میں بتایا تو پہلے تو ان دونوں نے کہا کہ جولیا کو کسی ماہر نفسیات کے پاس لے جانا ضروری ہے ورنہ وہ کسی روز اپنی جان کھو سکتی ہے یا کم از کم اپنے ہوش و حواس ختم کر سکتی ہے لیکن جب صالحہ نے انہیں بتایا کہ اس نے یہ تجویز جولیا کو دی تھی لیکن جولیا نے ایسا کرنے سے سختی سے انکار کر دیا تھا۔

''پھر اس کا ایک ہی حل ہے کہ جولیا اور عمران کی شادی کرا دی جائے۔ اس کے علاوہ اس مسئلے کا اور کوئی حل نہیں ہے''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن اس معاملے میں کئی رکاوٹیں ہیں۔ سب سے پہلی رکاوٹ تنویر ہے۔ وہ مرنے مارنے پر اتر آئے گا۔ دوسری رکاوٹ عمران کی اماں بی ہیں جو کسی بھی صورت کسی غیر ملکی لڑکی کو اپنی بہو بنانے پر تیار نہیں ہوں گی کیونکہ وہ غیر ملکیوں کو چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں اچھا نہیں سمجھتیں۔ اس کے بعد آخری رکاوٹ خود سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو ہو گا کیونکہ سیکرٹ سروس کے بائی لاز میں یہ شرط موجود ہے کہ اگر کوئی ایجنٹ شادی کرے گا تو اسے فیلڈ ورک سے فوری ہٹا دیا جائے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور جولیا دونوں کو فیلڈ سے ہٹنا پڑے گا''...... صالحہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ یہ واقعی ایسی رکاوٹیں ہیں جن کا ان کے پاس کوئی حل نہ تھا اس لئے تینوں منہ لٹکائے بیٹھے ہوئے تھے۔

''کیپٹن شکیل تم ہر معاملے کا تجزیہ کر کے اس کا کوئی نہ کوئی حل نکال لیتے ہو۔ اس مسئلے کا بھی کوئی حل نکالو''...... صفدر نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

''کہیں تم یہ مسئلہ اپنے لئے تو حل نہیں کروانا چاہتے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکیل بھائی۔ پلیز اسے مذاق نہ بنائیں۔ جولیا کی حالت ایسی

نہیں ہے کہ مزید وقت ضائع کیا جائے۔ میرا خیال ہے کہ عمران سے بات کی جائے اور اسے اس بات پر مجبور کیا جائے۔ وہ چاہے تو یہ رکاوٹیں دور ہو سکتی ہیں“...... صالحہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”وہ کیسے“...... صفدر نے کہا۔

”وہ اپنی اماں بی کو راضی کر سکتا ہے۔ اس کی اماں بی جہاں سخت مزاج ہیں وہاں اپنے اکلوتے بیٹے پر جان بھی چھڑکتی ہیں۔ عمران اصرار کرے تو لامحالہ وہ راضی ہو جائیں گی۔ جہاں تک تنویر کا تعلق ہے تو اسے ہم سب مل کر سمجھا لیں گے کہ جب جولیا اس کے بارے میں اپنے دل میں کوئی جذبات نہیں رکھتی تو وہ زبردستی ان کے راستے میں نہ آئے اور دوسری بات یہ کہ اگر تنویر کو جولیا کی حالت کے بارے میں بتایا جائے تو وہ بہرحال سچا اور کھرا آدمی ہے۔ وہ مان جائے گا اور اب رہ گئی آخری رکاوٹ۔ تو سر سلطان سے کہہ کر اس قانون کو بدلا جا سکتا ہے۔ کیا دنیا کے دوسرے ممالک کی ایجنسیوں میں شامل ایجنٹ شادیاں نہیں کرتے۔ اس طرح ان کی کارکردگی میں کوئی فرق نہیں پڑتا“...... صالحہ نے باقاعدہ وکیلوں کی طرح بحث کرتے اور دلائل دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں صالحہ۔ تمہاری یہ تینوں باتیں عملی طور پر ناممکن ہیں۔ عمران میں یہ جرأت ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ اس معاملے میں اماں بی کے سامنے اصرار کرے۔ وہ سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن اماں

بی کی پیشانی پر آنے والا ایک بل بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ جولیا کو تو چھوڑ سکتا ہے لیکن اماں بی کے چہرے پر پریشانی کی ایک لکیر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ تم اس بارے میں جو مرضی آئے کہو۔ مجھے معلوم ہے۔ ایک بار جولیا نے ویسے ہی اماں بی کے بارے میں ایک فقرہ ایسا کہہ دیا تھا جو عمران کو پسند نہیں آیا تو اس نے جولیا کو اس انداز میں جھڑک دیا تھا کہ جولیا کئی روز تک روتی رہی تھی اور آخرکار اسے ہی عمران سے معافی مانگنا پڑی۔ اب رہ گیا تنویر تو وہ واقعی عمران کو بھری محفل میں گولی مار دے گا۔ وہ اس معاملے میں انتہائی ضدی واقع ہوا ہے۔ وہ اب تک اس لئے خاموش ہے کہ اسے یقین ہے کہ عمران اور جولیا کی شادی نہیں ہو سکتی ورنہ اب تک وہ کچھ نہ کچھ کر گزرا ہوتا۔ جہاں تک قانونی رکاوٹ کا تعلق ہے تو یہ واقعی ختم کرائی جا سکتی ہے لیکن قانونی طور پر نہ سہی بہرحال عملی طور پر عمران اور جولیا کو فیلڈ سے ہٹنا پڑے گا کیونکہ یہ یورپ یا ایکریمیا نہیں کہ وہاں شادی کے بعد پیدا ہونے والے بچوں کو کسی ادارے میں داخل کرا کر ان سے فارغ ہو جائیں اور مہینے میں ایک بار جا کر بچوں کو پرورش پاتا دیکھ لیں۔ دوسری بات یہ کہ پاکیشیا میں بیوی کو بہرحال کچن سنبھالنا پڑتا ہے۔ چلو یہ کام سلیمان کر لے گا لیکن پھر بھی فیلڈ کے معاملات اس انداز میں نہیں ہو سکیں گے جس طرح شادی سے پہلے ہوتے ہیں“...... صفدر نے باقاعدہ تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیا ہو گا۔ اگر معاملات کو درست نہ کیا گیا تو کسی روز جولیا کی لاش اس کے فلیٹ سے برآمد ہو گی۔ یہ بتا دوں''۔ صالحہ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایک حل میرے ذہن میں آیا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو سمجھو کہ سب رکاوٹیں خود بخود دور ہو جائیں گی''...... اچانک خاموش بیٹھے کیپٹن شکیل نے کہا تو صالحہ اور صفدر دونوں چونک کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا حل۔ جلدی بتاؤ''......صفدر نے کہا۔

''سید چراغ شاہ صاحب سے اس معاملے میں مدد لی جائے۔ اگر وہ تیار ہو جائیں تو پھر نہ تنویر کی جرأت ہو گی کہ مخالفت کر سکے اور نہ ہی اماں بی کی اور سر سلطان بھی فوراً اس شق کو ہٹانے کے لئے تیار ہو جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر اور صالحہ دونوں کے چہروں پر یکلخت تیز چمک ابھر آئی۔

''ویری گڈ۔ ویری گڈ کیپٹن شکیل۔ تم نے واقعی درست حل سوچا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ عمران کی اماں بی سید چراغ شاہ صاحب کا حکم ٹال ہی نہیں سکتیں۔ وہ خود عمران کو دعا کرانے اپنے ساتھ سید چراغ شاہ صاحب کے پاس لے گئی تھیں اور شاہ صاحب حکم کر دیں یا دعا کر دیں تو تنویر کا دل اور خیالات بھی بدل جائیں گے۔ ویری گڈ۔ ہمیں فوراً ان کے پاس چلنا چاہئے''...... صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جولیا کو بھی ساتھ لے جائیں تاکہ شاہ صاحب جولیا کے حق میں بھی دعا کر دیں''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔ تم جولیا کو ساتھ لے آؤ۔ ہم تیار ہو جاتے ہیں اور یہیں سے ایک ہی کار میں وہاں جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''میں فون کر کے اسے بلا لیتی ہوں۔ وہ آ جائے گی۔ یہ حل یقیناً اسے بھی پسند آئے گا''...... صالحہ نے کہا اور ساتھ ہی پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا تو صالحہ، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ وہ واقعی صالحہ سے جولیا کا حال سن کر سخت خوفزدہ ہو رہے تھے۔ رسیور کافی دیر تک نہ اٹھائے جانے پر وہ اس لئے پریشان ہو گئے تھے کہ کہیں جولیا کو کچھ ہو نہ گیا ہو۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... رسیور اٹھتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی اور آواز سن کر سب کو مزید اطمینان ہو گیا کیونکہ جولیا کا لہجہ نارمل تھا۔

''صالحہ بول رہی ہوں جولیا۔ تم صفدر کے فلیٹ پر آ جاؤ۔ یہاں کیپٹن شکیل بھی موجود ہے۔ ہم سب سید چراغ شاہ صاحب کے پاس اکٹھے چلیں گے''...... صالحہ نے کہا۔

''کیوں''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''تمہارے لئے دعا کرانے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں۔ ان کی دعا یقیناً تمہارے لئے ڈھارس بندھانے کا سبب بن جائے گی''...... صالحہ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ واقعی اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ میں آ رہی ہوں''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صالحہ نے رسیور رکھ دیا۔

''میرا دل کہہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت کرے گا''۔ صفدر نے کہا اور اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ وہ اپنے فلیٹ میں سادہ لباس میں ہی رہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد جولیا بھی وہاں پہنچ گئی۔ گو جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل تینوں کے پاس کاریں تھیں لیکن وہ سب صفدر کی کار میں سوار ہو کر سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ صفدر چونکہ کئی بار شاہ صاحب کے پاس جا چکا تھا اس لئے وہ سیدھا سید چراغ شاہ صاحب کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے کار روکی اور پھر نیچے اترا ہی تھا کہ شاہ صاحب کے دیہاتی وضع کے مکان کی بیٹھک کے دروازے کے سامنے موجود چک ہٹی اور شاہ صاحب کا بیٹا باہر آ گیا۔ شاید وہ کار رکنے کی آواز سن کر آیا تھا۔ اس نے صفدر کو سلام کیا۔

''شاہ صاحب ہیں۔ ان سے ملنا ہے''...... صفدر نے سلام کا

جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ اندر تشریف رکھیں۔ بابا ابھی مسجد سے آنے والے ہیں''۔ صاحبزادے نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ جولیا اور صالحہ بھی بیٹھک میں داخل ہو گئیں۔ شاہ صاحب کا صاحبزادہ اندرونی دروازے سے اندر چلا گیا۔ صالحہ اور جولیا پہلی بار یہاں آئی تھیں۔ وہ بے حد حیرت بھرے انداز میں اس بیٹھک کو دیکھ رہی تھیں جس میں صرف دو چارپائیاں رکھی ہوئی تھیں۔ گھر کچا تھا۔ چھت پر بھی لکڑیاں ڈال کر اوپر سرکنڈے کی چٹل ڈالی گئی تھی۔ وہاں کوئی تصویر یا کیلنڈر وغیرہ موجود نہ تھا۔ صالحہ اور جولیا کو ایک چارپائی پر بٹھانے کے بعد صفدر اور کیپٹن شکیل خود سامنے موجود دوسری چارپائی کی پائینتی پر بیٹھ گئے۔ اس چارپائی کے سرہانے کی طرف ایک تکیہ رکھا ہوا تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ شاہ صاحب خود اس چارپائی پر بیٹھتے ہیں۔

''شاہ صاحب ہمارے لباس پر ناراض نہ ہو جائیں''۔ اچانک جولیا نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''رومال ہے تو سر پر ڈال لو کیونکہ شاہ صاحب بہرحال دیہاتی آدمی ہیں اور ہمارے دیہات میں تو مردوں کا سر ننگا رکھنا برا سمجھا جاتا ہے جبکہ عورتوں کے لئے تو سر ڈھانپنا لازمی ہوتا ہے''...... صفدر نے کہا تو صالحہ اور جولیا دونوں نے اپنی جیکٹوں کی جیبیں ٹٹولیں لیکن ان کے پاس ٹشو تو موجود تھے لیکن رومال موجود نہ تھے۔ بیگ

ویسے ہی وہ ساتھ رکھنے کی عادی نہ تھیں اس لئے مجبوراً وہ ویسے ہی بیٹھی رہیں۔ تھوڑی دیر بعد شاہ صاحب کا صاحبزادہ اندر داخل ہوا تو اس نے ایک ٹرے دونوں ہاتھوں میں اٹھائی ہوئی تھی جس میں چار بڑے بڑے گلاس رکھے ہوئے تھے جن میں دودھ تھا۔

''یہ لیجئے''...... صاحبزادے نے ٹرے جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''یہ۔ یہ دودھ اتنا سارا۔ مگر''...... جولیا نے بڑے گلاس میں بھرے ہوئے قدرے سنہری مائل دودھ کو دیکھتے ہوئے ہچکچا کر کہا۔

''دودھ کا انکار مت کیجئے۔ بابا ناراض ہوتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کا انکار اللہ تعالیٰ کی نعمت کا انکار ہے''...... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے گلاس اٹھا لیا۔ اس کے بعد صالحہ اور پھر کیپٹن شکیل اور صفدر نے بھی گلاس اٹھا لئے اور صاحبزادہ خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

''اوہ۔ یہ تو بہت لذیذ ہے''...... جولیا نے ایک گھونٹ لیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ خالص دودھ ہے اور ہمارے دیہات میں یہ ہلکی آنچ پر مسلسل پکتا رہتا ہے اس لئے یہ سنہری مائل ہو جاتا ہے اور انتہائی لذیذ اور خوشبودار ہوتا ہے''...... صفدر نے کہا اور پھر جولیا سمیت سب نے مزے لے کر دودھ پیا۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے

وہ دنیا کا سب سے لذیذ مشروب پی رہے ہوں۔ تھوڑی دیر بعد شاہ صاحب کا صاحبزادہ دوبارہ واپس آ گیا۔

''شاہ صاحب تک آپ کی آمد کی اطلاع پہنچا دی گئی ہے۔ وہ ابھی چند منٹ میں آ رہے ہیں''...... صاحبزادے نے خالی گلاس اکٹھے کئے اور ٹرے میں رکھ کر واپس جاتے ہوئے کہا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور شاہ صاحب جنہوں نے سادہ سا دیہاتی لباس پہنا ہوا تھا اور سر پر دیہاتی انداز کی پگڑی رکھی ہوئی تھی اندر داخل ہوئے تو صالحہ اور جولیا کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے مؤدبانہ انداز میں شاہ صاحب کو سلام کیا۔

''یہ تو میری خوش نصیبی ہے کہ میری بیٹیاں مجھ سے ملنے آئی ہیں''...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے انتہائی شفقت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی باری باری جولیا اور صالحہ کے سروں پر ہاتھ رکھے اور پھر انہیں بیٹھنے کا کہہ کر وہ خود بھی تکیئے سے پشت لگا کر چارپائی پر بیٹھ گئے۔

''شاہ صاحب۔ ہم عمران کے ساتھی ہیں اور ایک خاص کام کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں''...... صفدر نے دھیمے اور مؤدبانہ لہجے میں بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

''فرماؤ۔ ایسا کیا کام پڑ گیا ہے سیکرٹ سروس کے ممبران کو کہ انہیں یہاں آنا پڑا''...... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ روشن ضمیر ہیں۔ آپ کو علم تو ہو گیا ہو گا کہ ہمیں کیا کام ہے''...... صفدر نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''صفدر سعید بیٹے۔ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہے۔ البتہ وہ اپنی رحمت سے جتنا جس کو آگاہ کر دے وہ آدمی بس اتنا ہی جانتا ہوتا ہے۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ تمہارے اس کام کا تعلق عمران سے ہے لیکن بہتر ہے کہ تم تفصیل سے بتاؤ''۔ شاہ صاحب نے کہا۔

''صالحہ تم بتاؤ''...... صفدر نے کہا۔

''آپ دونوں باہر چلے جائیں''...... صالحہ نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھے اور مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ جولیا سر جھکائے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ صالحہ نے صفدر اور کیپٹن شکیل کے باہر جانے کے بعد جولیا کے فلیٹ پر جانے اور وہاں جولیا کی حالت کے بارے میں مختصر سا بتانا شروع کر دیا۔

''بس۔ باقی بات میری بیٹی خود بتائے گی۔ بیٹی۔ کیا خواب دیکھا تھا تم نے''...... شاہ صاحب نے ہاتھ اٹھا کر صالحہ کو روکتے ہوئے کہا تو صالحہ خاموش ہو گئی اور پھر جولیا نے آہستہ آہستہ خواب بتانا شروع کر دیا۔ اس نے اپنے دل کی کیفیات بھی بتا دیں لیکن اس کا سر اسی طرح جھکا رہا تھا۔

''بیٹے''...... شاہ صاحب نے قدرے اونچی آواز میں کہا تو اندرونی دروازہ کھلا اور شاہ صاحب کا صاحبزادہ اندر داخل ہوا۔ وہ

شاید دروازے کے دوسری طرف موجود تھا۔

''باہر جو صاحبان کھڑے ہیں انہیں اندر بلا لو''...... شاہ صاحب نے کہا تو صاحبزادہ سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد چک ہٹا کر صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے سلام کیا اور شاہ صاحب نے سلام کا جواب دینے کے ساتھ ساتھ انہیں چارپائی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ دونوں ان کی چارپائی کی پائنتی پر بیٹھ گئے۔

''جولیا بیٹی۔ مجھے بے حد خوشی ہے کہ تم صبح اٹھ کر نماز پڑھتی ہو۔ قرآن مجید کی تلاوت کرتی ہو اور کوشش کرتی ہو کہ جس حد تک ممکن ہو سکے باقی نمازیں بھی قضا کی بجائے وقت پر پڑھ سکو۔ اس کے باوجود تمہارا اللہ تعالیٰ سے رشتہ اس حد تک نہیں جڑا ورنہ تم اپنے آپ کو اکیلی نہ سمجھتی۔ جس کے ساتھ اس کا اللہ ہو وہ کیسے اکیلا ہو سکتا ہے۔ اس پوری کائنات کا خالق و مالک جس کے ساتھ ہو وہ کیسے یہ کہہ سکتا ہے کہ میں اکیلا ہوں۔ اس دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔ غم اور مصیبتیں گو ہمارے گناہوں کی پاداش میں آتی ہیں لیکن ان سے بھی ہماری آزمائشیں ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ جو صبر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوں۔ خوشیاں تو حقیقتاً اس کی مہربانیوں کی وجہ سے ملتی ہیں اور تم مجھ سے بھی بہتر مسلمان ہوں۔ میں بھی اس لئے مسلمان ہوں کہ مسلمان ماں باپ کے گھر پیدا ہوا ہوں لیکن تم سوچ

سمجھ کر اور دیکھ بھال کر مسلمان ہوئی ہو۔ تم میرے نزدیک ہم سب
سے زیادہ خوش قسمت اور قابل احترام ہو۔ جہاں تک تمہاری اور
عمران کی شادی کا تعلق ہے تو یہ شادی ضرور ہو گی۔ بزرگ کہتے
ہیں کہ جوڑے آسمانوں پر بنائے جاتے ہیں اور اس بنے ہوئے
جوڑے کی وجہ سے تم اپنے ملک کی بجائے یہاں پاکیشیا میں موجود
ہو اس لئے بے فکر رہو۔ تمہارا اور عمران کا جوڑا آسمانوں پر کاتب
تقدیر نے پہلے ہی بنا دیا ہے لیکن ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے اور
یہ وقت بھی کاتب تقدیر ہی مقرر کرتا ہے اور ہر کام اپنے مقرر کردہ
وقت پر ہی ہوتا ہے اور تمہاری شادی کا ابھی وقت نہیں آیا۔ جب
آئے گا تو تمام رکاوٹیں خود بخود دور ہو جائیں گی اور اللہ تعالیٰ
تمہاری جھولی خوشیوں سے بھر دے گا اور پھر یہ تمہاری بہن ہے اور
یہ دونوں ساتھی تمہارے بھائی ہیں۔ ان کے دل تمہارے لئے
تڑپتے ہیں۔ صرف خون کے رشتے ہی پائیدار شے نہیں ہوتے۔
ایسے ساتھی بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتے ہیں اور ان کی موجودگی
میں اپنے آپ کو اکیلا سمجھنا اور کہنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بھی
بن سکتا ہے''...... شاہ صاحب نے جولیا کے سر پر ہاتھ رکھ کر آہستہ
آہستہ اور دھیمے لہجے میں بولتے ہوئے کہا تو جولیا کی آنکھوں سے
بے اختیار ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے۔ شاید یہ تشکر کے آنسو تھے۔

''تم میری بیٹی ہو۔ میں کمزور، بوڑھا اور دیہاتی آدمی سہی لیکن
پھر بھی باپ کے ہوتے ہوئے بیٹیاں رویا نہیں کرتیں اور نہ ہی

اپنے آپ کو اکیلا سمجھا کرتی ہیں۔ تمہیں جب بھی کوئی پریشانی ہو
میرا دروازہ ہمیشہ تمہارے لئے کھلا رہے گا۔ تم میرے پاس آ سکتی
ہو۔ جس حد تک باپ بیٹی کے لئے کچھ کر سکتا ہے میں بھی کروں گا
اور مجھے تم جیسی بیٹی پر فخر رہے گا''...... شاہ صاحب نے کہا اور پھر
انہوں نے ہاتھ اٹھا کر آہستہ سے جولیا کے جھکے ہوئے سر پر تھپکی
دے کر ہاتھ واپس ہٹا لیا۔

''شاہ صاحب۔ عمران کی اماں بی۔ تنویر اور قانونی رکاوٹیں کیسے
دور ہوں گی''...... صالحہ نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا
دیئے۔

''یہ کوئی خدائی قانون نہیں ہے کہ بدلا نہ جا سکے۔ دعا تو کی جا
سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ مُقلبُ القلوب ہے۔ دلوں کی حالت اور
کیفیت بدل دینے پر قادر ہے اس لئے وہ تنویر اور عمران کی اماں بی
کے دلوں کو بھی بدل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب رحمت کرتا ہے تو کوئی
اس کے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکتا اس لئے بے فکر رہو اور
سنو۔ تم سب کو مجھ دیہاتی بوڑھے کی یہی نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے ساتھ ایسا رشتہ جوڑ لو کہ ہر لمحہ یہ محسوس ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے
ساتھ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو نہ غم ہوتا ہے اور نہ ہی
خوف اور اس لئے نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے دوست کو اپنے ساتھ
محسوس کرتے ہیں''...... شاہ صاحب نے کہا۔

''انشاء اللہ شاہ صاحب۔ آپ بھی ہمارے حق میں دعا کرتے

رہیں“...... صفدر اور کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اچھا اب جاؤ۔ اللہ تعالیٰ حامی و مددگار ہو“...... شاہ صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا اور صالحہ کے ساتھ ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ شاہ صاحب نے جولیا اور صالحہ دونوں کے سروں پر شفقت سے ہاتھ رکھے اور پھر ان سب کو دروازے تک چھوڑنے آئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے واپس شہر جا رہے تھے۔

”حیرت ہے کہ شاہ صاحب کس قدر سادگی سے رہتے ہیں حالانکہ وہ چاہیں تو بادشاہوں کے محلوں سے بھی زیادہ شان و شوکت سے رہ سکتے ہیں“...... صالحہ نے کہا۔

”یہ شان و شوکت عارضی چیزیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ایسی چیزوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ ترجیحات اپنی اپنی ہوتی ہیں۔ ہم جن چیزوں کو اہمیت دیتے ہیں یہ ان کی بجائے دوسری چیزوں کو ترجیح دیتے ہیں“...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے دل کی تمام کیفیات یکسر بدل گئی ہوں۔ اب مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں اکیلی نہیں ہوں بلکہ ہر طرف میرے دوست اور مددگار پھیلے ہوئے ہیں اور ہاں۔ اب عمران کے بارے میں بھی میرے دل کی کیفیت وہ نہیں ہے۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے اب عمران میرے لئے ویسا

ہی ہے جیسے دوسرے ساتھی ہیں“...... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”شاہ صاحب نے واقعی مہربانی کی ہے۔ ہمارا یہ فیصلہ اچھا ثابت ہوا ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جیوش پاور کا چیف کرنل شیفرڈ ناراک میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

"کونیا سے کرنل سمتھ کی کال ہے جناب"...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کراؤ بات"...... کرنل شیفرڈ نے چونک کر کہا۔

"کرنل سمتھ بول رہا ہوں۔ کونیا ہیڈکوارٹر سے"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کرنل سمتھ کی بھاری اور قدرے کرخت آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بتایا ہے اس مادام ہوچانگ نے"...... کرنل شیفرڈ نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"وہ ایسی کسی رپورٹ سے قطعاً انکاری ہے۔ ہم نے اسے مائینڈ چیکنگ مشین میں ڈالا تو مشین نے بھی اس معاملے پر زیرو ریڈنگ دی ہے جس پر ہم نے اس پر تشدد کرنے کا فیصلہ کیا لیکن معمولی سے تشدد سے اس کی حالت اس قدر بگڑ گئی کہ اسے فوری طور پر طبی امداد دینا پڑی۔ ڈاکٹروں نے اسے چیک کیا ہے۔ ان کی رپورٹ کے مطابق مادام ہوچانگ پیدائشی طور پر ایسی بیماری میں مبتلا ہے کہ معمولی سا خوف بھی اس کی جان لے سکتا ہے۔ اس مادام ہوچانگ نے ڈاکٹروں کو بتایا ہے کہ بچپن میں وہ ایک کھلونے سے ڈر کر اس قدر بیمار ہوئی کہ اسے ایمبولینس کے ذریعے ہسپتال منتقل کیا گیا۔ وہاں اس کا تفصیلی تجزیہ کیا گیا تو اس بیماری کا پتہ چلا اور پھر شوگران کے بڑے ڈاکٹروں نے بھی اس کی طویل چیکنگ کے بعد اس کے لئے ایسی ادویات تجویز کیں جو اسے روزانہ چار بار کھانا پڑتی ہیں جو وہ بچپن سے کھا رہی ہے اور ہمیں سختی سے منع کیا گیا ہے کہ اس پر کسی قسم کا تشدد تو ایک طرف اسے کوئی ایسی دھمکی بھی نہ دی جائے جس سے یہ خوفزدہ ہو جائے ورنہ یہ ہلاک ہو جائے گی"...... کرنل سمتھ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وہ مائیکرو ٹیپ کیسے اس سے حاصل کیا جا سکے گا"۔ کرنل شیفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے ڈاکٹروں سے اس پر خصوصی طور پر بات کی ہے ورنہ

اس عورت کو زندہ رکھنے کا ہمیں کیا فائدہ ہو سکتا ہے تو انہوں نے مزید چیکنگ کے بعد بتایا کہ مادام ہوچانگ کی ادویات میں چونکہ اغوا کے دوران دو روز کا ناغہ ہو گیا ہے اور اس ناغے نے اس کی یادداشت پر خاصا گہرا اثر ڈالا ہے اس لئے وہ اس معاملے کو یکسر بھول چکی ہے لیکن ڈاکٹروں نے ایک دوا تجویز کی ہے کہ اگر یہ دوا ایک ماہ تک اسے استعمال کرائی جائے تو اس پر دو روز کے ناغے کے اثرات ختم ہو جائیں گے اور اس کی یادداشت درست طور پر بحال ہو جائے گی۔ پھر مائینڈ چیکنگ مشین کے ذریعے اس سے تمام معلومات آسانی سے اور یقینی طور پر حاصل کی جا سکتی ہیں''۔ کرنل سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ تو بہت طویل مدت ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شوگرانی ایجنٹس اس کی رہائی کے لئے کونیا پہنچ جائیں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''نہیں چیف۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ کسی کو کسی طرح بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اسے اغوا کر کے کونیا لایا گیا ہے اور اگر معلوم بھی ہو جائے تو وہ ہمارے ہیڈ کوارٹر میں کسی صورت داخل نہیں ہو سکتے اور کونیا میں ہمارے گروپ مشکوک افراد کو ویسے ہی خاموشی سے ہلاک کر دیتے ہیں۔ میں نے یہ پوچھنے کے لئے فون کیا ہے کہ کیا وہ معلومات جو اس سے حاصل کرنی ہیں اس قدر اہم ہیں کہ اسے ایک ماہ تک زندہ رکھا جائے اور اس کی دیکھ بھال بھی کی جائے ورنہ اسے ہلاک کر کے اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈلوا کر

راکھ کر دی جائے''...... کرنل سمتھ نے بڑے سفاکانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یونان سے بیگرڈ کی تو یہی اطلاع ہے۔ بہرحال میں اس سے دوبارہ کنفرم کرتا ہوں۔ میں تمہیں کال کروں گا''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے دوبارہ کریڈل دبا دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یونان میں بیگرڈ سے میری بات کراؤ''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل شیفرڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''بیگرڈ لائن پر ہے جناب''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیلو بیگرڈ۔ میں کرنل شیفرڈ بول رہا ہوں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم چیف''...... بیگرڈ نے کہا۔

''تمہاری بھجوائی ہوئی شوگرانی عورت مادام ہوچانگ خاصی ٹیڑھی کھیر ثابت ہو رہی ہے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''وہ کیسے چیف۔ وہ تو ایک سیدھی سادی عورت ہے''...... بیگرڈ

کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی تو کرنل شیفرڈ نے کرنل سمتھ کی بتائی ہوئی ساری تفصیل بتا دی۔

''یس چیف۔ یہ بیماری اسے بچپن سے ہے۔ میں نے ویسے ہی تمام سفارت خانوں میں کام کرنے والے اہم افراد کے بارے میں معلومات جمع کر رکھی ہیں۔ مادام ہوچانگ کے بارے میں بھی میرے پاس یہ اطلاع ہے کہ وہ بچپن سے اب تک باقاعدگی سے ادویات کھاتی چلی آ رہی ہے اور شاید اس بیماری کی وجہ سے اس نے شادی بھی نہیں کی لیکن میرا خیال تھا کہ ہیڈکوارٹر میں مائینڈ چیکنگ مشین سے آسانی سے اس سے معلومات حاصل کر لی جائیں گی''...... بیگرڈ نے جواب دیا۔

''تم نے ویسے وہاں کی تلاشی لی ہے کہ آخر وہ مائیکرو ٹیپ کہاں جا سکتا ہے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس سر۔ میں نے اس کی رہائش گاہ، آفس حتیٰ کہ اس کے دوستوں، اس کے قریبی ملنے والوں، اس کے بینک لاکرز سب چیک کرائے ہیں لیکن ان سب کو اس بارے میں معلوم ہی نہیں ہے اور نہ ہی وہ مائیکرو ٹیپ کہیں سے دستیاب ہوا ہے''...... بیگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہاری یہ اطلاع مصدقہ اور حتمی ہے کہ اس کے پاس ایسی معلومات تھیں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس سر۔ جس آدمی نے اسے یہ اطلاعات مہیا کی تھیں اس کا

تعلق ضرب مسلم سے تھا۔ وہ پکڑا گیا تو اس نے انکشاف کیا کہ وہ مائیکرو ٹیپ مادام ہوچانگ کے حوالے کر آیا ہے۔ پھر دو اور آدمیوں نے اس کی تصدیق کی۔ ان دونوں کا تعلق یونان میں شوگرانی ایجنٹوں کے ایک گروپ سے ہے۔ انہوں نے یہ مائیکرو ٹیپ خود دیکھا ہے۔ ان میں سے ایک آدمی میرا مخبر ہے۔ اس نے اپنی آنکھوں سے اس ٹیپ کو دیکھا ہے اور اس میں موجود معلومات کے بارے میں سنا ہے''...... بیگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو اس مخبر سے یہ معلومات فوراً حاصل کی جا سکتی ہیں''۔ کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''میں نے بھی یہی سوچا تھا لیکن اس مخبر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا اور بظاہر یہ شو کیا گیا کہ وہ ایک کلب کے جھگڑے میں کراس فائرنگ سے مارا گیا ہے۔ اس کے بعد تو میں نے مادام ہوچانگ کے اغوا کے بارے میں آپ کو فون کیا تھا''...... بیگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن مادام ہوچانگ کے اغوا ہو جانے کے بعد یونان میں کیا کیا کارروائیاں ہوئی ہیں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''شوگرانی ایجنٹ حرکت میں ہیں لیکن انہیں ہمارے بارے میں معمولی سا شبہ بھی نہیں ہو سکا۔ اس طرح مسلم ملک کراکش کے ایجنٹ بھی کام کر رہے ہیں لیکن وہ ابھی تک مادام ہوچانگ کو یونان میں ہی تلاش کر رہے ہیں اور انہیں بھی ہمارے بارے میں کوئی علم

نہیں ہے''...... بیگرڈ نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہم اطمینان سے مادام ہوچانگ سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں جلدی کرنے کی ضرورت نہیں ہے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں۔ اس بارے میں کسی کو جیوش پاور کے اس معاملے کا علم نہیں ہو سکتا۔ اول تو کسی کو جیوش پاور کا ہی علم نہیں ہے اور جنہیں علم ہے انہیں یہ علم نہیں ہے کہ ہم بھی اس معاملے میں ملوث ہو سکتے ہیں اس لئے آپ قطعی بے فکر رہیں''۔ بیگرڈ نے جواب دیا۔

''او کے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور کریڈل کو دو بار پریس کر دیا۔

''یس''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کونیا ہیڈکوارٹر میں کرنل سمتھ سے بات کراؤ''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل شیفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''کرنل سمتھ سے بات کیجئے''...... پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہیلو۔ کرنل شیفرڈ بول رہا ہوں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''کرنل سمتھ بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے کرنل سمتھ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو کرنل شیفرڈ نے بیگرڈ سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل دوہرا دی۔

''پھر تو یہ کام ہم اطمینان سے کر سکتے ہیں۔ ویسے بھی سر اگر کسی کو معلوم بھی ہو جائے تب بھی کوئی مادام ہوچانگ تک نہیں پہنچ سکتا''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اس کے باوجود محتاط رہنے کی ضرورت ہے''۔ کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ ہم ہر وقت ہر طرح سے محتاط رہتے ہیں''۔ کرنل سمتھ نے کہا۔

''او کے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ سامنے موجود فائل پر جھک گیا۔

صالحہ، جولیا کے فلیٹ کے ڈرائنگ روم میں بیٹھی ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھی۔ اس نے خالصتاً پاکیشیائی لباس پہنا ہوا تھا جو گہرے شوخ رنگ کا تھا جبکہ جولیا ڈریسنگ روم میں تھی کیونکہ عمران کی چھوٹی بہن ثریا کے شوہر وقار حیات خان کے چھوٹے بھائی کی شادی کے سلسلے میں ایک خصوصی دعوت تھی جو ثریا نے اپنے گھر میں دی تھی جس میں اس نے عمران کے ساتھ خصوصی طور پر جولیا کو بھی کال کیا تھا لیکن جولیا نے اکیلے جانے سے انکار کر دیا تھا اس لئے جولیا کے کہنے پر اس نے صالحہ کو بھی فون کر کے اسے بھی دعوت پر بلا لیا تھا اور اسی دعوت کے سلسلے میں صالحہ تیار ہو کر جولیا کے فلیٹ پر پہنچی تھی تا کہ جولیا کو ساتھ لے کر دعوت میں شریک ہو سکے۔ تھوڑی دیر بعد جولیا ڈریسنگ روم سے باہر آ گئی۔

''چلو صالحہ۔ ہمیں پہلے ہی خاصی دیر ہو چکی ہے''...... جولیا نے

کہا تو صالحہ نے رسالہ ایک طرف رکھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

''یہ۔ یہ کیا کر رہی ہو جولیا۔ اس لباس میں جاؤ گی۔ پینٹ اور ہاف شرٹ میں۔ کیا تمہارا دماغ ٹھیک ہے''...... صالحہ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اوپر جیکٹ پہن لوں گی۔ راستے میں ڈرائی کلینرز کی دکان سے لے لوں گی''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ نہیں جولیا۔ یہ پارٹی ہوٹل میں نہیں ہے۔ ثریا کے اپنے گھر میں ہے۔ وہاں اس کی اماں بی کے ساتھ ساتھ تمام خاندانی ٹائپ کی خواتین ہوں گی اور تم یہ پینٹ شرٹ اور جیکٹ پہن کر وہاں گئی تو ہو سکتا ہے کہ خواتین تم سے پردہ کرنا شروع کر دیں''...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو پھر میں کیا کروں۔ میں اب تمہاری طرح غرارے اور شرارے تو نہیں پہن سکتی''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم سے کس نے کہا ہے کہ تم شرارے غرارے پہنو۔ تم عام شلوار اور بڑے گھیر کی قمیض بھی تو پہن سکتی ہو۔ اوپر چادر اوڑھ لینا''...... صالحہ نے کہا۔

''نہیں۔ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا۔ سوری۔ پھر میں نہیں جا رہی۔ تم جاؤ''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چلو ایسا کرو کہ پورے جسم کے گرد چادر لپیٹ لو اور یہ چادر تم

نے اتارنی نہیں“...... صالحہ نے کہا۔

”نہیں۔ میں تماشہ نہیں بننا چاہتی۔ تم جاؤ“...... جولیا نے جھٹکے دار لہجے میں کہا اور واپس ڈریسنگ روم کی طرف مڑ گئی۔

”ارے۔ ارے۔ رک جاؤ۔ غصہ کرنے کی بات نہیں ہے۔ ہم نے مسئلے کا حل سوچنا ہے“...... صالحہ نے اٹھ کر جولیا کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

”تم بتاؤ۔ کیا حل ہے۔ میرے پاس اس سے اچھا اور لباس نہیں ہے۔ میں یہی پہن کر جاؤں گی“...... جولیا نے کہا۔

”پھر تمہیں اکیلے جانا ہو گا۔ میں نہیں جاؤں گی کیونکہ میں تم پر ہونے والی باتیں برداشت نہیں کر سکتی“...... صالحہ نے کہا۔

”میں نے کب کہا ہے کہ میں جا رہی ہوں۔ تم جاؤ“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ایک کام ہو سکتا ہے۔ میرے پاس ایک لمبا کوٹ ہے۔ تم جیکٹ کی بجائے وہ کوٹ پہن لو۔ اس طرح تمہارا یہ لباس بھی چھپ جائے گا اور تم باپردہ بھی نظر آنے لگ جاؤ گی اور میں سب سے کہہ دوں گی کہ سوئٹزر لینڈ کی شہزادیاں ایسا لباس پہنتی ہیں تو وہاں موجود سب خواتین تم پر رشک کرنا شروع کر دیں گی“۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

”تم میرا وہاں تماشہ بناؤ گی صالحہ۔ میں کہہ رہی ہوں کہ“۔ جولیا نے کہا۔

”الٹا تم ان خواتین کا تماشہ دیکھنا۔ انہیں حسد کی آگ میں جلتا دیکھنا۔ تمہاری خوبصورتی اور پھر تمہارا لباس دیکھ کر اگر یہاں کی ساری خواتین جل بھن کر کباب نہ ہو جائیں تو میرا نام بدل دینا“...... صالحہ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تمہارا خیال ہے کہ کوٹ درست ہے تو ٹھیک ہے۔ یہ چادر لپیٹنے سے کوٹ بہرحال بہتر رہے گا لیکن یہ نہ ہو کہ لمبا کوٹ پہن کر میں جوکر نظر آنے لگوں“...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ لیڈیز کوٹ ہے اور ٹاپ فیشن میں ہے۔ گزشتہ ماہ میں نے گریٹ لینڈ سے خریدا تھا“...... صالحہ نے کہا۔

”ارے۔ وہ سمور کا کوٹ تو نہیں۔ اگر ایسا ہے تو اسے پہن کر میں ستر سال کی بوڑھی نظر آنے لگ جاؤں گی“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ فنکشن کوٹ ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ اب پہلے تمہیں میرے فلیٹ پر جانا ہو گا۔ پھر وہاں سے ہم آگے چلی جائیں گی“۔ صالحہ نے کہا اور جولیا کے سر ہلانے پر وہ دونوں فلیٹ سے باہر آ گئیں۔ جولیا نے فلیٹ کو لاک کیا اور خصوصی الارم ایڈجسٹ کر کے وہ صالحہ کے ساتھ لفٹ کے ذریعے پلازہ کے نچلے حصے میں آ گئیں۔ کچھ دیر بعد وہ صالحہ کی کار میں بیٹھیں اس کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں جہاں صالحہ رہتی تھی۔ یہ صالحہ کی ذاتی کوٹھی

تھی اور اس نے چیف سے ذاتی کوٹھی میں رہنے کی خصوصی اجازت
لے رکھی تھی۔ یہاں کوٹھی کے محافظ بھی تھے اور صالحہ کے ملازم بھی۔
صالحہ کے والد چونکہ ہوٹل بزنس سے متعلق تھے اور ان کے ہوٹلوں
کی چین دنیا کے تقریباً ہر بڑے ملک میں تھی اور صالحہ ان کی اکلوتی
بیٹی تھی اس لئے صالحہ کے لئے دولت کوئی مسئلہ نہ تھی۔ یہی وجہ تھی
کہ وہ سیکرٹ سروس کی طرف سے ملنے والی تنخواہ مع الاؤنسز
یکمشت صفدر کو دے دیتی تھی جسے وہ اپنے طور پر رفاعی اداروں کی
نذر کر دیتا تھا۔ صالحہ کے علاوہ باقی تمام ممبران اپنی تنخواہوں کا بیشتر
حصہ اپنے طور پر رفاعی اداروں کو دیتے تھے لیکن صالحہ مکمل تنخواہ اور
الاؤنسز دے دیتی تھی۔ صالحہ کی کوٹھی میں پہنچ کر جب صالحہ نے
اپنی الماری سے کوٹ نکال کر جولیا کو دیا تو اس کا رنگ، تراش اور
کپڑا جولیا کو بے حد پسند آیا۔ اس نے اسے پہنا تو وہ اس پر واقعی
ایسا سجا کہ قدآدم آئینے میں اپنے آپ کو دیکھ کر جولیا حیران رہ
گئی۔

''کمال ہے۔ تمہارے انتخاب کا جواب نہیں صالحہ۔ یہ واقعی
شاندار کوٹ ہے''...... جولیا نے مڑ مڑ کر آئینے میں دیکھتے ہوئے
کہا۔

''یہ آج سے تمہارا ہوا۔ واقعی مجھ سے زیادہ یہ تم پر سجا ہے''۔
صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا مطلب یہ نہیں تھا''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ یہ واقعی تم پر بے حد جچ رہا ہے اور تم میری بہن ہو اور
بہنیں ایک دوسرے کو تحائف دیتی رہتی ہیں''...... صالحہ نے
مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اس کا شکریہ ادا کیا۔ اسے واقعی یہ
کوٹ بے حد پسند آیا تھا اور ایک بار پھر وہ دونوں کار میں بیٹھیں
اس کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں جہاں دعوت تھی۔

''ثریا نے تمہیں خاص طور پر کیوں بلایا ہے''...... صالحہ نے
اچانک جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''وہ اپنی شادی سے پہلے بھی مجھ سے ملتی رہتی تھی۔ شادی کے
بعد بھی اکثر اس کے فون آ جاتے ہیں۔ وہ میری فرینڈ ہے۔ اب
بھی اس نے فون کرتے ہوئے اصرار کیا کہ میں بھی دعوت میں
ضرور آؤں تو میں نے تمہارے بغیر آنے سے انکار کر دیا تو اس
نے مجھ سے نمبر لے کر تمہیں فون کیا اور تمہاری منت کی۔ صرف
اس لئے کہ میں اس کی دعوت میں جا سکوں''...... جولیا نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

''یہی تو پوچھ رہی ہوں کہ آخر اس نے اس قدر اصرار کیوں کیا
ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''اب مجھے کیا معلوم''...... جولیا نے جواب دیا۔

''میرا تو خیال ہے کہ وہ اپنی اماں بی سے تمہارا تعارف کرانا
چاہتی ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''میں کئی بار عمران کی اماں بی سے مل چکی ہوں۔ وہ اچھی

خاتون ہیں مجھے چادر لپیٹ کر ان کے سامنے جانا پڑتا ہے۔ اب بھی ایسا ہی ہو گا۔ اگر ثریا نے کہا تو وہی مجھے چادر بھی دے گی۔ پہلے بھی اس نے مجھے چادر میں لپیٹ کر عمران کی اماں بی سے ملوایا تھا''...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کالونی کی اس کوٹھی پر پہنچ گئیں جہاں دعوت تھی۔ وہاں رنگ برنگی اور نئی کاروں کا میلہ سا لگا ہوا تھا۔ صالحہ نے کار ایک سائیڈ پر لگائی اور پھر وہ اور جولیا کار سے نیچے اتر آئیں۔ صالحہ اور جولیا کی لیڈیز پورشن کی طرف رہنمائی وہاں موجود ایک موٹی سی عورت نے کی اور جب وہ دونوں وہاں داخل ہوئیں تو وہاں واقعی غراروں اور شراروں کا ایک طوفان سا آیا ہوا تھا۔ موٹی، پتلی، لمبی، چھوٹی اور درمیانے قد کی عورتوں کا میلہ سا لگا ہوا تھا۔ ان میں موٹی عورتیں بھی تھیں اور سینک سلائی ٹائپ عورتوں کے ساتھ ساتھ ایسی عورتیں بھی تھیں جن کی فگرز انتہائی متناسب تھیں لیکن ان سب نے چہروں پر اس قدر میک اپ تھوپ رکھے تھے کہ لگتا تھا جیسے پاؤڈر کی بجائے چونا اور سرخی کی بجائے کتھا لگا رکھا ہو۔ ان میں جولیا اور صالحہ دونوں کے بھاری میک سے بے نیاز اور تروتازہ چہرے دیکھنے والوں کو دوبارہ دیکھنے پر مجبور کر دیتے تھے اور پھر ثریا ان سے آ ملی۔ اس نے شلوار قمیض پہن رکھی تھی اور گلے میں دوپٹہ تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکا میک اپ تھا۔ وہاں موجود تمام خواتین بڑی رشک بھری نظروں سے جولیا کو دیکھ رہی تھیں۔

''ثریا۔ کون ہیں یہ۔ بڑی خوبصورت ہیں''...... لڑکیوں کے ایک گروپ نے قریب آ کر ثریا سے کہا اور پھر واقعی وہاں اور عورتیں بھی اکٹھی ہونا شروع ہو گئیں۔

''یہ میری فرینڈز ہیں مس جولیانا فٹز واٹر۔ ان کا تعلق سوئٹزر لینڈ سے ہے لیکن اب یہ پاکیشیائی شہری ہیں اور یہ مس صالحہ ہیں۔ یہاں دارالحکومت میں ہی رہتی ہیں۔ اپنے والدین کی اکلوتی صاحبزادی ہیں اور ان کے والد کے ہوٹل فائیو سٹارز کی چین پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے''...... ثریا نے بڑے فخر سے جولیا اور صالحہ کا تعارف وہاں موجود لڑکیوں اور خواتین سے کراتے ہوئے کہا۔

''یہ تو یقیناً پریوں کی شہزادی ہے۔ اس قدر خوبصورت لڑکی اور اس قدر دیدہ زیب لباس میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا''...... ایک لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار شرما گئی اور سب لڑکیاں اسے شرماتے دیکھ کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑیں۔

''آؤ تمہیں اماں بی سے ملواؤں۔ آؤ''...... ثریا نے کہا اور پھر وہ جولیا اور صالحہ کو ساتھ لئے ایک اور سائیڈ پر آ گئی۔ یہاں کرسیوں پر بڑی عمر کی عورتیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ سب ایک دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف تھیں لیکن جیسے ہی صالحہ اور جولیا اندر داخل ہوئیں وہ سب چونک کر ان دونوں کی طرف دیکھنے لگیں۔ ان سب کی نظروں میں ستائش اور چہرے پر تحسین کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ عمران کی اماں بی سادہ مگر پروقار لباس

میں ایک طرف بیٹھی ایک خاتون سے باتیں کر رہی تھیں کہ ثریا، جولیا اور صالحہ کو ساتھ لے کر ان کے قریب پہنچ گئی۔ جولیا کا دل بے اختیار زور زور سے دھڑکنے لگا۔

''اماں بی۔ ان سے ملیں۔ یہ بھائی جان کے ساتھ نیکی کے کام کرتی ہیں۔ جولیا اور صالحہ''...... ثریا نے قریب جا کر کہا تو عمران کی اماں بی نے چونک کر دونوں کو دیکھا۔ دوسرے لمحے ان کے چہرے پر یکلخت مسکراہٹ رینگنے لگی۔

''اوہ۔ کس نامراد نے ان شہزادیوں کو کام کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اوہ۔ یہ جولیا۔ اس سے تو میں پہلے بھی مل چکی ہوں لیکن پہلے یہ اس قدر خوبصورت اور پیاری نہیں لگی تھی مجھے۔ اب تو یہ بے حد پیاری لگ رہی ہے''...... اماں بی نے اٹھ کر جولیا اور صالحہ دونوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر شفقت بھرے لہجے میں کہا۔

''السلام علیکم''...... جولیا نے آہستہ سے کہا تو اماں بی بے اختیار اچھل پڑیں۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم مسلمان ہو۔ کیا واقعی''...... اماں بی نے سلام کا جواب دیتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ شاید پہلے ان کا اس طرف خیال ہی کبھی نہ گیا تھا۔

''اماں بی۔ جولیا تو طویل عرصے سے الحمدللہ مسلمان ہو چکی ہیں اور میں نے بتایا ہے کہ یہ بھائی جان کے ساتھ نیکی کے کام کرتی ہیں''...... ثریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو یہ میری بیٹی ہے۔ تم میری بیٹی ہو جولیا۔ تم مسلمان ہو گئی ہو۔ مجھے ایک بار شاہ صاحب نے بتایا تھا کہ جو نومسلم ہوتی ہیں وہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے والے سے زیادہ قابل احترام ہوتی ہیں۔ میری بیٹی! اللہ تمہارا دامن ہمیشہ خوشیوں سے بھرا رکھے''...... عمران کی اماں بی نے جولیا کو اپنے سینے سے لپٹاتے ہوئے کہا اور جولیا کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے عمران کی اماں بی سے اس انداز سے مل کر بے پناہ مسرت محسوس ہو رہی ہے۔ پھر عمران کی اماں بی نے جولیا اور صالحہ کو اس قدر خلوص بھری دعائیں دیں کہ دونوں مسرت سے سرشار ہو گئیں۔ ثریا نے ان دونوں کو اپنے دیور کی دلہن سے ملوایا تو دلہن کو دیکھ کر وہ دونوں بے حد خوش ہوئیں۔ وہ پیاری سی خوبصورت لڑکی تھی۔ وہ دونوں وہیں بیٹھ گئیں اور تھوڑی دیر بعد ہی دلہن ان کے ساتھ بے تکلف ہو گئی۔ کھانا کھانے کے بعد ثریا نے ان دونوں کا نہ صرف شکریہ ادا کیا بلکہ اس نے جولیا کے کان میں آہستہ سے کچھ کہا تو جولیا کا سرخ و سفید چہرہ شرم سے بیر بہوٹی کی طرح سرخ ہو گیا۔

''کیا کہا تھا ثریا نے تمہارے کان میں''...... واپسی پر کار چلاتے ہوئے صالحہ نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھی جولیا سے پوچھا۔

''کچھ نہیں''...... جولیا نے شرماتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ تم تو ہم مشرقیوں سے بھی زیادہ مشرقی بن چکی ہو۔ اب تو تم لڑکیوں سے بھی شرمانے لگی ہو''...... صالحہ نے

ہنستے ہوئے کہا۔

''میں کہہ رہی ہوں کچھ نہیں۔ کیوں فضول ضد کر رہی ہو''۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ مسرت سے سرشار ہے۔

''پھر میں بتا دوں کہ اس نے کیا کہا تھا''...... صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں بتاؤ''...... جولیا نے کہا۔

''ثریا نے کہا ہوگا کہ تم میری بھابھی بنو گی جولیا۔ بولو۔ میں سچ کہہ رہی ہوں نا''...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم نے سن لیا ہو گا۔ تم واقعی بے حد تیز کان رکھتی ہو''۔ جولیا نے شرماتے ہوئے کہا اور صالحہ اس کی اس شرماہٹ پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''ثریا بے حد شرارتی ہے۔ شادی کے بعد بھی پہلے کی طرح شرارتی''...... جولیا نے کہا۔

''وہ شرارتی نہیں ہے جولیا۔ یہ سارے کام اللہ تعالیٰ کے ہیں''...... صالحہ نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں''...... جولیا نے کہا۔

''سید چراغ شاہ صاحب کی دعائیں کام آ گئی ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ دلوں کو بدل دیتا ہے اور تم نے آج ثریا اور اس کی اماں بی کا رویہ دیکھا ہے۔ اب بولو۔ ان کے دل بدل گئے

ہیں یا نہیں۔ بولو''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں صالحہ۔ تم درست کہہ رہی ہو۔ مجھے بھی آج اور پہلے میں واضح فرق محسوس ہوا ہے۔ خاص طور پر عمران کی اماں بی کا رویہ تو یکسر بدلا ہوا تھا۔ پہلے وہ مجھے غیریت کی نظروں سے دیکھتی تھیں لیکن آج ان کی نظروں، ان کے لہجے اور ان کے انداز میں بے پناہ اپنائیت تھی۔ جب انہوں نے مجھے گلے لگایا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں اپنی سگی ماں سے مل رہی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''مبارک ہو''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کس بات کی''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''تمہارے حق میں سب کے دل بدلنے کی۔ مجھے یقین ہے کہ اب عمران کی بھی یہی حالت ہو گی''...... صالحہ نے کہا۔

''ارے نہیں۔ وہ زمانے بھر کا کٹھور ہے۔ ثریا اور اس کی اماں بی کی اور بات ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شرط لگا لو۔ کہو تو ابھی عمران کے فلیٹ پر چل کر آزما لیں''۔ صالحہ نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ اس وقت نہیں۔ اب مجھے میرے فلیٹ پر اتار دو''۔ جولیا نے گھبرا کر کہا تو صالحہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ایک غیر ملکی اخبار میں شائع کوئی مضمون پڑھ رہا تھا کہ اسے دور سے بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ سلیمان دوپہر اور رات کے کھانے کے لئے ضروری سامان خرید کر آیا ہوگا۔

''سلیمان''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

''آیا صاحب''...... سلیمان کی آواز راہداری سے سنائی دی اور پھر تھوڑی دیر بعد سلیمان سٹنگ روم میں داخل ہوا۔

''جی فرمائیے''...... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران کی آنکھیں سرچ لائٹس کی طرح اپنے حلقوں میں گھومنے لگیں۔

''کیا ہوا ہے۔ کیا بازار میں کسی نے اخلاق پڑھانے کا سکول کھول لیا ہے یا ہفتہ خوش اخلاقی منایا جا رہا ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''دراصل دکانداروں سے بک بک جھک جھک کرنے کے بعد اب اس مختلف لہجے میں بات کرنے کو جی چاہنے لگا ہے''۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو تم نہ کیا کرو بک بک جھک جھک۔ بس سیدھا سیدھا سودا لیا اور چلے آئے''...... عمران نے کہا۔

''وہ مجھے سودا کیوں دیں گے سیدھے بھاؤ۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ دکانداروں نے دکانیں مسلسل ادھار سودا لینے والوں کے لئے کھول رکھی ہیں۔ یہ تو میرا کام ہے کہ بک بک جھک جھک کر کے آخرکار سودا لے ہی آتا ہوں''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا آج بھی ادھار سودا لے آئے ہو''...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''آج کیا روزانہ لاتا ہوں۔ آج کیا سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکلا ہے''...... سلیمان نے اور زیادہ برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پرسوں تمہیں پانچ لاکھ روپے دیئے تھے۔ وہ کہاں ہیں''۔ عمران نے اسی طرح آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''پ۔ پ۔ پرسوں۔ پانچ لاکھ۔ صرف پانچ لاکھ۔ آپ کو معلوم ہے کہ پرسوں سے اب تک کتنے ناشتے، کتنے لنچ، کتنے ڈنر گزر گئے ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ اس وقت مہنگائی کہاں پہنچ چکی ہے اور

آپ کے نخرے کہ یہ نہیں۔ وہ نہیں۔ یہ کیوں نہیں۔ مٹن، چکن تو ایک طرف ٹماٹر، بھنڈیاں ان دنوں انجیر اور زیتون کے بھاؤ مل رہی ہیں اور آپ فرما رہے ہیں کہ پرسوں پانچ لاکھ روپے دیئے تھے۔ آپ بازار جائیں تو پھر پتہ چلے کہ اب پانچ لاکھ میں ایک شاپر بھی سبزی کا بھر کا نہیں لایا جا سکتا''...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ تم نے تو عورتوں کی طرح کوسنے دینے شروع کر دیئے۔ چلو ایک لاکھ اور پڑے ہیں نیلے کوٹ کی جیب میں۔ وہ لے لو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ تو آپ چار دن پہلے مجھے دے چکے ہیں اور صرف نیلے کوٹ کا کیا، سفید شیروانی کی جیب میں آٹھ لاکھ روپے تھے۔ سیاہ جیکٹ کی جیب میں دو لاکھ تھے۔ وہ تو کب کے خرچ ہو گئے۔ آخر ناشتہ بنانا پڑتا ہے۔ حریرے بنانے پڑتے ہیں پھر لنچ ہوتا ہے، پھر ڈنر اور سب سے زیادہ آپ کی چائے''...... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپسی کے لئے مڑ گیا۔

''یہ تو معاملہ خراب ہے۔ سلیمان تو بیگم سے بھی زیادہ خوفناک تلاشیاں لینے لگ گیا ہے۔ اب کیا کیا جائے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے سلیمان واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں چائے کی پیالی تھی۔

''یہ چائے آپ پئیں۔ میں ذرا بڑی بیگم صاحبہ کو فون کر لوں''۔

سلیمان نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مگر کیوں۔ وجہ''...... عمران نے چونک کر اور قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''بڑی بیگم صاحبہ کہہ رہی تھیں کہ جولیا بڑی پیاری بچی ہے اور مسلمان ہے۔ میں نے تو اسے بیٹی بنا لیا ہے۔ میں بڑی بیگم صاحبہ سے کہوں کہ وہ اپنی بیٹی میرا مطلب ہے بہو کو جلد از جلد وداع کر کے اسی فلیٹ پر لے آئیں تاکہ میں کچھ آرام کر سکوں''...... سلیمان نے کہا۔

''یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اماں بی جولیا کے بارے میں یہ سب کچھ کہیں گی۔ کہیں تم نے کوئی خواب تو نہیں دیکھ لیا''۔ عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے سلیمان کی بات پر یقین ہی نہ آیا ہو۔

''کیا یہ آپ غیر ملکی اخبار پڑھ رہے تھے''...... سلیمان نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''اور غیر ملکی رسالے ہی پڑھتے رہتے ہیں آپ''...... سلیمان نے کہا۔

''ہاں۔ ہاں۔ مگر تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... عمران نے قدرے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ کو بین الاقوامی خبروں کا علم ہے۔ آپ کو یہ تو معلوم ہے

کہ پوری دنیا میں اس وقت کیا ہو رہا ہے لیکن آپ کو یہ علم نہیں
ہے کہ آپ کے گھر میں کیا ہو رہا ہے''...... سلیمان نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔
''میرے گھر میں۔ کیا مطلب۔ تمہارا مطلب ہے یہاں فلیٹ
پر یا اماں بی کے گھر''...... عمران کے چہرے پر حیرت اور الجھن کے
تاثرات نمایاں تھے۔ اسے معلوم تھا کہ سلیمان مذاق میں بھی ایسی
بات نہیں کرتا جو جھوٹ پر مبنی ہو۔
''بڑی بیگم صاحبہ کا گھر بھی تو آپ کا گھر ہے اور آپ کی چھوٹی
بہن ثریا کا گھر بھی تو آپ کا ہی گھر ہے''...... سلیمان نے کہا۔
''یہ تم میرے ساتھ چوہے بلی کا کھیل کیوں کھیل رہے ہو۔ کبھی
کہیں پہنچ جاتے ہو اور کبھی کہیں۔ اب ثریا کا گھر کہاں سے آ گیا۔
وہ تو یہاں دارالحکومت میں نہیں رہتی''...... عمران نے اس بار
قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔
''ثریا کے دیور کا گھر ثریا کا گھر ہی ہوا اور ثریا کا گھر آپ کا
گھر ہوا''...... سلیمان نے اور زیادہ الجھی ہوئی بات کر دی۔
''تمہیں تو سفارت کار ہونا چاہئے تھا۔ خواہ مخواہ باورچی بن کر
میری جان عذاب میں ڈال رکھی ہے تم نے۔ ایک الجھن ختم نہیں
ہوتی اوپر سے دوسری الجھن ڈال دیتے ہو۔ کھل کر بتاؤ کیا ہوا ہے
اور ثریا اور اس کے دیور کا کیا تعلق ہے''...... عمران نے غصیلے لہجے
میں کہا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ آپ کو پوری دنیا کا علم ہے لیکن
اپنے گھر میں اپنے بارے میں کچھ نہیں معلوم کہ یہاں دنیا میں بہار
آ چکی ہے۔ ہر طرف پھول اور شگوفے پھوٹ رہے ہیں اور جناب
بیٹھے بس اخبار پڑھے چلے جا رہے ہیں''...... سلیمان بھی عمران کی
طرح بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والوں میں سے تھا۔
''اچھا کچھ ہو گا۔ تم اب جاؤ''...... عمران نے اس سے اصل
بات اگلوانے کا اب دوسرا طریقہ اختیار کیا۔
''میں چلا جاتا ہوں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بڑی بیگم
صاحبہ کے گھر مجھے یہاں سے زیادہ اچھا کھانا ملے گا اور تنخواہ بھی
اور بڑی بیگم صاحبہ میرے آنے کی وجہ بھی پوچھیں گی تو میں کہہ
دوں گا کہ میں نے آپ کی بات کی تو صاحب نے مجھے فلیٹ سے
جانے کا حکم دے دیا''...... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔
''ارے۔ ارے۔ سنو۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم فلیٹ سے
ہی چلے جاؤ۔ میں تو تمہیں کچن میں بھیج رہا تھا''...... عمران نے
بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
''اب باقی بات کچن میں آ کر سن لیجئے۔ آپ کا فائدہ ہی
ہے۔ بات سن کر دل میں لڈو پھوٹیں گے۔ ویسے ان بے چارے
لڈوؤں کا کیا قصور ہے کہ خوشی کے موقع پر اکٹھے ہونے کی بجائے
پھوٹنا شروع ہو جاتے ہیں''...... سلیمان نے کہا تو عمران اس کے
خوبصورت فقرے پر بے اختیار ہنس پڑا۔

''اچھا میں معافی چاہتا ہوں اور اپنا فقرہ واپس لیتا ہوں۔ پیارے آغا سلیمان پاشا۔ آؤ ادھر کرسی پر بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ اصل بات کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ابھی بات سنی نہیں اور یہ حالت ہے تو بات سننے کے بعد تو آپ سڑکوں پر چٹکیاں بجاتے اور دوڑتے نظر آئیں گے''۔ سلیمان نے کہا۔

''تم واقعی ٹیڑھی کھیر ہو۔ بہرحال اب بولو۔ کیا بات ہے''۔ عمران نے حقیقتاً زچ ہو جانے والے انداز میں کہا۔

''آپ کو معلوم ہے کہ ثریا کے دیور کی شادی گزشتہ ماہ تھی''۔ سلیمان نے قدیم دور کے قصہ گوؤں کی طرح بات کا آغاز بہت دور سے کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور میں نے اس شادی میں شرکت بھی کی تھی بلکہ تم بھی ساتھ ہی تھے''...... عمران نے کہا۔

''اس شادی کے سلسلے میں آپ کی بہن ثریا نے اپنے دیور کے گھر ایک دعوت دی اور اس دعوت میں ثریا نے خصوصی طور پر مس جولیا کو بھی شرکت کی دعوت دی۔ آپ کو معلوم ہے کہ ثریا کی شادی سے پہلے بھی ثریا اور جولیا کی گہری چھنتی تھی''...... سلیمان نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ ثریا، جولیا کو اپنے ساتھ یونیورسٹی بھی لے جاتی تھی اپنی سہیلیوں پر رعب ڈالنے کے لئے''...... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''ثریا نے جولیا کو اس تقریب میں شرکت کی دعوت دی۔ جولیا نے اکیلے آنے سے معذرت کر لی اور کہا کہ اگر وہ صالحہ کو بھی دعوت دے تو وہ دونوں اکٹھی آ سکتی ہیں جس پر ثریا نے صالحہ کو بھی دعوت دے دی''...... سلیمان نے قصہ گوؤں کی طرح بات کو لمبا کرتے ہوئے کہا تاکہ سسپنس نہ صرف قائم رہے بلکہ اس میں اضافہ بھی ہو جائے۔

''پھر آگے بھی تو بولو۔ ایک تو تم میں یہ بری عادت ہے کہ سیدھی بات کو گھما پھرا کر کرتے ہو''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ایک بری عادت ہو تو آدمی صبر بھی کر لے۔ اب بہت سی بری عادتیں ہوں تو پھر کیا کیا جائے۔ مثلاً مجھ میں یہ بری عادت ہے کہ میں ادھوری بات چھوڑ کر چلا جاتا ہوں''...... سلیمان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ بیٹھو۔ سوری۔ غلطی ہوگئی۔ تم تو اچھی عادتوں کا مجموعہ ہو''...... عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''اب کیا کیا جائے۔ جب دوسرا مدتوں بعد سچ بولے تو اسے تسلیم کر لینا چاہئے۔ بہرحال اس تقریب میں جولیا اور صالحہ نے شرکت کی اور ثریا نے انہیں دیگر عورتوں کے ساتھ ساتھ اماں بی سے بھی ملوایا اور پھر وہ ہو گیا جس کا میں نے ذکر کیا تھا''۔ سلیمان

بات کرتے کرتے ایک بار پھر پٹڑی سے اتر گیا۔

''کیا ہو گیا تھا''...... عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

''وہاں موجود تمام خواتین جولیا کے حسن اور جامہ زیبی سے اس قدر متاثر ہوئیں کہ انہوں نے برملا اسے پریوں کی شہزادی کی خطاب دے دیا''...... سلیمان نے کہا۔

''وہ تو دینا ہی تھا کیونکہ صالحہ اسے باقاعدہ پری بنا کر لے گئی ہو گی لیکن اماں بی نے کیا کہا۔ یقیناً انہوں نے رسمی انداز میں ملاقات کی ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اماں بی نے وہاں موجود تمام معزز خواتین کے سامنے جولیا کی تعریف کی۔ اس کے مسلمان ہونے پر اسے سب سے قابل احترام قرار دیا اور اسے اپنی بیٹی بنانے کا اعلان کرتے ہوئے جولیا کو گلے سے لگا لیا اور پھر ثریا نے جولیا کے کان میں کہہ دیا کہ اماں بی بہو کو بیٹی ہی کہتی ہیں اور جولیا کے شرمانے نے تو وہاں موجود خواتین کو اس کا گرویدہ بنا دیا''...... سلیمان نے آخرکار اصل بات اگل ہی دی۔

''یہ تم کہہ رہے ہو کہ اماں بی نے جولیا کو بیٹی کہا۔ اسے گلے لگایا اور اسے سب سے قابل احترام کہا۔ اماں بی نے۔ وہ تو غیر ملکی عورتوں کو چاہے وہ مسلمان ہی ہوں، غیر مسلم ہی سمجھتی ہیں''۔ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ بڑی بیگم صاحبہ نے ثریا

سے کہا ہے کہ بس اب جب میں نے جولیا کو بیٹی بنا لیا ہے تو اب میں جلدی ہی اسے بیٹی بنا کر گھر میں لے آؤں گی''...... سلیمان نے کہا۔

''تم نے کیسے سن لیا۔ تم تو گئے نہیں وہاں۔ کیوں۔ یہ سارا ڈرامہ تم نے کیسے بنا لیا''...... عمران نے کہا۔

''آپ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد ورزش کرنے پارک میں چلے گئے تو میں کوٹھی چلا گیا۔ مجھے رات ثریا نے فون کر کے کہا تھا کہ میں صبح کوٹھی پر آؤں۔ وہ مجھ سے کھانا بنانے کی چند ترکیبیں سیکھنا چاہتی ہے۔ چنانچہ میں وہاں چلا گیا۔ ثریا بڑی بیگم صاحبہ کے کمرے میں تھی۔ اس نے مجھے بھی وہیں بلا لیا اور پھر میرے سامنے بڑی بیگم صاحبہ نے کہا اور بعد میں ثریا نے مجھے پوری تفصیل بتا دی''...... سلیمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ اماں بی کی ماہیت قلبی آخر کیسے تبدیل ہو گئی۔ مجھے یقین نہیں آ رہا''...... عمران نے کہا۔

''آپ بے شک صالحہ سے پوچھ لیں''...... سلیمان نے کہا۔

''ارے ہاں۔ واقعی تم مشورے بڑے کام کے دیتے ہو لیکن یہ چائے تو ٹھنڈی ہو گئی ہو گی۔ تازہ بنا لاؤ''...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''آپ میری عدم موجودگی میں بات کرنا چاہتے ہیں تو سیدھی

طرح کہیں“...... سلیمان نے کہا اور چائے کی پیالی اٹھا کر دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”صالحہ بول رہی ہوں“...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے صالحہ کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“۔ عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

”آج آپ کو اپنی چھوٹی بہن کیسے یاد آ گئی عمران صاحب“۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ عمران اسے چھوٹی بہن کہا کرتا تھا۔

”چھوٹی بہنیں جب تقریب میں شرکت کریں تو بڑے بھائیوں کو پوچھنا پڑتا ہے کہ کسی کی نظر تو نہیں لگ گئی۔ ویسے بھی کہتے ہیں کہ خواتین کی نظریں زیادہ تیکھی ہوتی ہیں اس لئے جلد لگ جاتی ہیں“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

”کس تقریب کی بات کر رہے ہیں آپ“...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ثریا کے دیور کی شادی کی تقریب“...... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ آپ کو کس نے بتایا ہے۔ کیا ثریا نے“...... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں۔ ابھی ثریا سے تو بات نہیں ہوئی۔ آغا سلیمان پاشا صبح

کوٹھی گیا تھا۔ وہ نجانے وہاں سے کیا اوٹ پٹانگ سن کر آیا ہے۔ میں نے سوچا کہ چھوٹی بہن سے اصل بات معلوم کر لوں“۔ عمران نے کہا تو صالحہ ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑی۔

”پہلے آپ یہ تو بتائیں کہ سلیمان نے کیا بتایا ہے جسے آپ اوٹ پٹانگ کہہ رہے ہیں“...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے سلیمان کی جولیا کی تعریف کرنے اور اسے اماں بی کے گلے لگانے کے بارے میں بتا دیا۔

”یہ اوٹ پٹانگ کیسے ہو گیا عمران صاحب۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ سلیمان جھوٹ بول رہا ہے“...... صالحہ نے کہا۔

”سلیمان کو جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے لیکن مجھے اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا۔ ضرور اندر کہیں گھپلا موجود ہے“۔ عمران نے جواب دیا تو صالحہ پھر بے اختیار ہنس پڑی اور کافی دیر تک ہنستی رہی۔

”آپ کی بات درست ہے کہ اندر کہیں کوئی ایسی بات موجود ہے جسے آپ گھپلا کہہ رہے ہیں جبکہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت کہتی ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ وہ کیا ہے“...... صالحہ نے کہا۔

”پہلے سلیمان نے بات بناتے ہوئے سسپنس پیدا کر کے میرا آدھا خون خشک کیا اور اب تم باقی آدھا خشک کرنا چاہتی ہو“۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ سب کچھ تفصیل سے آپ کو بتا دیا

جائے''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے جواب دیا۔

''فون پر اتنی نازک باتیں نہیں بتائی جا سکتیں اس لئے میں آپ کے فلیٹ پر آ جاتی ہوں بشرطیکہ آپ خاطرداری کا وعدہ کریں یا پھر آپ میری کوٹھی پر آ جائیں اور اپنے ساتھ دس بارہ مٹھائی کے بڑے ٹوکرے لیتے آئیں''...... صالحہ نے مزے لے لے کر بولتے ہوئے کہا۔

''دس بارہ ٹوکرے۔ کیا پوری کالونی میں مٹھائی تقسیم کرنی ہے تم نے۔ لیکن صفدر کی موجودگی کے بغیر یہ مٹھائی کیسے بانٹی جا سکتی ہے''۔ عمران نے اس کے اور صفدر کے درمیان ہم آہنگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''صفدر کا بھی اس معاملے میں بہت ہاتھ ہے اس لئے بے فکر رہیں۔ میں صفدر اور کیپٹن شکیل سمیت آپ کے فلیٹ پر آ رہی ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''سلیمان۔ تیاری کر لو۔ تمہاری شرارت اب مزید پھیل رہی ہے اور صفدر، صالحہ اور کیپٹن شکیل آ رہے ہیں۔ صالحہ نے کہا ہے کہ ان کی باقاعدہ خاطرداری کی جائے''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

''میں تو ثریا کا منگوایا ہوا سامان لینے بازار جا رہا ہوں۔ آپ

جائیں اور آپ کی ٹیم''...... سلیمان کی آواز دور سے سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ صرف دھمکی ہے۔ سلیمان اب خاطرداری کی تیاری بھرپور انداز میں شروع کر دے گا۔ چنانچہ اس نے دوبارہ اخبار پر نظریں جما دیں۔

شوگران دارالحکومت کے شمالی نواحی علاقے میں ایک سائیڈ پر ہٹ کر بنی ہوئی ایک احاطہ نما عمارت کے سامنے سیاہ رنگ کی کار رکی تو جہازی سائز کے اس گیٹ کے سامنے موجود دو مسلح دربان تیزی سے آگے بڑھے۔

''پھاٹک کھولو''...... کار کی ایک کھڑکی کا شیشہ تھوڑا سا نیچے ہوا اور اندر سے کسی چپٹے ناک اور چوڑے چہرے والے آدمی نے جھانکتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... دونوں دربانوں نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پیچھے ہٹ کر ایک نے پھاٹک کی سائیڈ پر موجود ایک چھوٹے سے بٹن پر ہاتھ رکھا تو دوسرے لمحے جہازی سائز کا پھاٹک خود بخود اندر کی طرف کھلتا چلا گیا اور کار ایک جھٹکے سے بڑھ کر اندر داخل ہوئی اور پھر آگے موجود عمارت کی سائیڈ میں بنے ہوئے گیراج کی

طرف بڑھتی چلی گئی۔

گیراج میں پہلے سے دو سیاہ رنگ کی کاریں موجود تھیں جن پر شوگران کے قومی پرچم موجود تھے۔ آنے والی کار پر بھی قومی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ کار رکتے ہی کار کا عقبی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر شوگرانی جس نے سفید کوٹ اور سیاہ رنگ کی پینٹ پہنی ہوئی تھی باہر آ گیا۔ اس کا چہرہ خاصا چوڑا تھا اور چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔ یہ شوگران کی سرکاری ایجنسی ہوزنگ کا چیف تاؤشی تھا اور یہ احاطہ نما عمارت ہوزنگ کا تنظیمی ہیڈکوارٹر تھا۔ یہاں تاؤشی کا ہیڈکوارٹر بھی تھا۔ میٹنگز رومز بھی تھے اور ایک بڑی لائبریری بھی جس میں دنیا بھر کے سیکرٹ ایجنٹوں، بڑے بڑے بین الاقوامی مجرموں کے بارے میں فائلیں بھی موجود تھیں۔

تاؤشی کار سے نکلتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتا عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ شوگرانی ایک دوسرے کا استقبال کرنے اور اس کارروائی میں وقت ضائع کرنے کے عادی نہ تھے اس لئے کوئی آدمی چیف کے استقبال کے لئے وہاں موجود نہ تھا۔ چیف اپنے عملی ہیڈکوارٹر سے جو ایک ایسی عمارت میں تھا جسے خفیہ رکھا جاتا تھا یہاں ایک ضروری میٹنگ کے لئے پہنچا تھا۔ عمارت میں داخل ہو کر وہ سیدھا میٹنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کے ساتھ میٹنگ کے لئے پاکیشیا سے شوگرانی سفیر کوچاؤ شوگران کی قومی سلامتی کے مشیر ہوپنگ پہلے سے موجود تھے۔ ان دونوں کی سرکاری

کاریں گیراج میں موجود تھیں۔

ایک چھوٹی سی راہداری سے گزر کر چیف تاؤشی ایک بند دروازے کے سامنے پہنچا اوراس نے دروازے کے ایک حصے پر پہلے اپنا دایاں ہاتھ رکھا اور پھر بایاں ہاتھ رکھ کر دبایا تو دروازے کے اوپر جلنے والا سرخ رنگ کا بلب جھماکے سے سبز رنگ میں تبدیل ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خودبخود کھلتا چلا گیا۔ اندر ایک بڑا کانفرنس ہال تھا جس میں ایک مستطیل شکل کی لمبی سی میز کے گرد تقریباً بیس کے قریب کرسیاں موجود تھیں۔ ان میں سے دو کرسیوں پر دو شوگرانی بیٹھے ہوئے تھے۔ چیف تاؤشی کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''تشریف رکھیں''...... چیف تاؤشی نے کہا اور خود وہ ان دونوں کے درمیان اور میز کی چھوٹی سائیڈ پر رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کے بعد وہ دونوں بھی بیٹھ گئے حالانکہ ان میں سے ایک پاکیشیا میں شوگران کا سفیر تھا جبکہ دوسرا قومی سلامتی کا مشیر تھا لیکن شوگران میں شوگران کے صدر اور پرائم منسٹر کے بعد پروٹوکول کے لحاظ سے تیسرا نمبر سرکاری ایجنسی ہوزنگ کے چیف تاؤشی کو دیا گیا تھا اس لئے سفیر اور قومی سلامتی کے مشیر نہ صرف ان کی آمد سے پہلے میٹنگ روم میں موجود تھے بلکہ انہوں نے کھڑے ہو کر چیف تاؤشی کا استقبال کیا تھا۔

''آپ کو یہاں کال کرنے کا ایک مقصد ہے اور وہ یہ کہ یونان

میں ہماری ایک سفارت کار مادام ہوچانگ کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ مجھے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق مادام ہوچانگ نے ایک مسلم تنظیم ضرب مسلم کے اڈوں اور ان کے سربرآوردہ افراد کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ اس تنظیم کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ یہ اس قدر خفیہ ہے کہ اسرائیلی ایجنٹس طویل عرصے سے سرتوڑ کوششوں کے باوجود ان کے بارے میں معمولی سی معلومات بھی حاصل نہیں کر سکے۔ مادام ہوچانگ کو یہ معلومات اتفاقاً مل گئی تھیں۔ اس نے ان معلومات کو شوگران بھجوانے کے بارے میں سوچا تاکہ اگر یہ معلومات شوگران کے کسی مفاد میں استعمال کی جا سکیں تو کی جائیں۔ یہ معلومات ایک مائیکرو ٹیپ میں بند تھیں لیکن اس سے پہلے کہ یہ معلومات وہاں سے بھجوائی جاتیں اسرائیلی ایجنٹوں نے مادام ہوچانگ پر ریڈ کر دیا۔ مادام ہوچانگ کو تحفظ کے لئے ایک مسلم ملک کراکش کے سفارت خانے میں پناہ لینا پڑی لیکن وہاں کسی دوسری پارٹی نے خوفناک انداز میں حملہ کر دیا اور وہ لوگ مادام ہوچانگ کو اغوا کر کے لے جانے میں کامیاب ہو گئے جہاں کراکش سفارت خانے کے محافظ اور سفارت کار ہلاک ہوئے وہاں حملہ آوروں کے بھی کئی افراد ہلاک ہوئے لیکن وہ اپنے ہلاک شدہ افراد کی لاشیں ساتھ واپس لے جانے میں کامیاب ہو گئے۔ ہمیں جب یہ اطلاع ملی تو ہم نے وہاں اپنی ایجنسی کی خصوصی ٹیم بھجوائی لیکن ٹیم کی سرتوڑ کوششوں کے بعد صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ

حملہ آوروں کا تعلق یہودیوں کی کسی خفیہ تنظیم جیوش پاور سے تھا اور بس۔ اس سے زیادہ معلومات نہیں مل سکیں۔ جیوش پاور کے بارے میں بھی کہیں سے کوئی معلومات نہیں مل سکیں اور مادام ہوچانگ کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ مادام ہوچانگ کے بارے میں ان کی فائل میں یہ بات بھی موجود ہے کہ وہ بچپن سے ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہیں اور انہیں زندہ رہنے کے لئے روزانہ اور مستقل طور پر ادویات استعمال کرنا پڑتی ہیں اس لئے ہمیں یقین ہے کہ مادام ہوچانگ کو جب یہ ادویات نہیں ملی ہوں گی تو وہ یقیناً ہلاک ہو چکی ہوں گی لیکن ان کی لاش بھی نہیں مل سکی اور یہ شوگران کی عزت کا معاملہ بن گیا۔ جب میں نے یہ ساری رپورٹ شوگران کے صدر اور وزیراعظم کو پیش کی تو انہوں نے مادام ہوچانگ کو مردہ یا زندہ ہر حالت میں واپس لانے کے احکامات صادر کر دیئے۔ ان احکامات کے بعد ہم نے اپنی ایجنسی کی پوری قوت مادام ہوچانگ کا سراغ لگانے اور انہیں واپس لانے پر جھونک دی لیکن مجھے اعتراف ہے کہ ہم ان کا سراغ لگانا تو ایک طرف اس جیوش پاور کے بارے میں بھی زیادہ معلومات حاصل نہیں کر سکے جس پر میں نے صدر صاحب سے ملاقات کی اور اپنی ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں اپنا استعفیٰ پیش کر دیا لیکن انہوں نے میرا استعفیٰ منظور کرنے کی بجائے مجھے ہدایت کی کہ میں کسی ایسے دوسرے ملک کی ایجنسیوں سے کام لوں جو یہ کام کر سکتی ہوں کیونکہ ان کے مطابق

میرے استعفیٰ سے شوگران کی عزت واپس نہیں لائی جا سکتی۔ میں نے اس سلسلے میں غیر ملکی دوستوں سے مشورہ کیا تو مجھے کہا گیا کہ جیوش پاور کے مقابل اگر کوئی ایجنسی کامیاب ہو سکتی ہے تو وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے جس کا چیف ایجنٹ علی عمران نام کا آدمی ہے لیکن یہ ایجنسی صرف اس صورت میں حرکت میں آ سکتی ہے کہ اس کا خفیہ سربراہ ایکسٹو رضامند ہو جائے اس کے لئے بھی پلاننگ کی گئی اور اتفاق سے ہمیں ایک ایسا آدمی مل گیا جو ضرب مسلم کا نمائندہ ہے کیونکہ ضرب مسلم کو یہ اطلاع مل چکی ہے کہ اس کے اڈے، ٹھکانے اور سربرآوردہ افراد کے بارے میں اطلاعات مادام ہوچانگ کو اتفاقاً مل چکی ہیں اور اسرائیلی ایجنٹ اسے حاصل کرنے کے درپے تھے کہ اچانک مادام ہوچانگ کو کراکش کے سفارت خانے پر حملہ کرنے کے بعد اغوا کر لیا گیا۔ گو انہوں نے وقتی طور پر اپنے اڈے خالی کر دیئے لیکن ابھی تک ان کے اڈوں پر معمولی سا ریڈ بھی نہیں ہوا اور نہ ہی اسرائیلی حکومت یا ایجنٹوں تک معلومات پہنچی ہیں اس لئے ان کا خیال ہے کہ مادام ہوچانگ سے اغوا کنندگان معلومات حاصل نہیں کر سکے لیکن وہ اس بارے میں کنفرمیشن چاہتے ہیں اور ان کی نظریں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس پر جا ٹھہریں۔ چنانچہ انہوں نے ایک بڑے فلسطینی رہنما کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ پاکیشیائی حکومت اور خصوصاً پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کی تکمیل پر آمادہ کرے۔ پھر بات ہوئی اور پاکیشیا کے

سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان جو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے
متعلق ہیں، نے صرف اتنا وعدہ کیا کہ وہ چیف ایکسٹو کو اس پر
آمادہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ مادام ہوچانگ کی واپسی کے لئے
ہم بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حرکت میں لانا چاہتے ہیں اور آپ
دونوں کو اس لئے یہاں بلایا گیا ہے تاکہ تمام حالات آپ کے
سامنے رکھ کر آپ سے درخواست کی جائے کہ آپ سرسلطان کو اس
بات پر حتمی طور پر آمادہ کریں کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
ذریعے مادام ہوچانگ کی مردہ یا زندہ واپسی کرا دیں۔ مجھے معلوم
ہے کہ جناب ہوپنگ اور آپ جناب کوچاؤ کے تعلقات سرسلطان
سے ذاتی حد تک ہیں۔ میں نے پوری تفصیل سے معاملات آپ
کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ اب آپ فرمائیں کہ آپ کیا کہتے
ہیں''...... چیف تاؤشی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا جبکہ اس دوران
کوچاؤ اور ہوپنگ دونوں خاموش بیٹھے سنتے رہے۔

''جناب صدر کے احکامات درست ہیں۔ مادام ہوچانگ کا اغوا
اور ان کی واپسی نہ ہونا پوری دنیا میں شوگران کی بدنامی کا باعث
بنے گا۔ ایسی باتیں چھپی نہیں رہتیں۔ جہاں تک پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا تعلق ہے ہمارا براہ راست اس سے تو کوئی تعلق نہیں ہے
البتہ سرسلطان سے ہمارے بڑے گہرے اور دوستانہ روابط ہیں اور
صرف ہمارے ساتھ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے سفارت کاروں اور
اعلیٰ حکام سے ان کے گہرے روابط ہیں اور وہ بھی ان کی بے حد

عزت کرتے ہیں۔ میں ان سے فون پر درخواست کروں گا کہ وہ
ذاتی دلچسپی لے کر اس مشن میں شوگران کی مدد کریں اور مجھے یقین
ہے کہ وہ یقیناً ہمارے ساتھ تعاون کریں گے''...... قومی سلامتی کے
مشیر ہوپنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ میرے تو سرسلطان سے ذاتی نوعیت کے تعلقات
ہیں اور ہم ایک دوسرے کے گھر فیملی سمیت آتے جاتے رہتے
ہیں۔ میں خود ان کے آفس جا کر ان سے درخواست کروں گا اور
ویسے بھی نہ صرف سرسلطان بلکہ پورے پاکیشیا میں شوگران کی دوستی
کو عزت دی جاتی ہے اس لئے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ میں
سرسلطان کو اس بات پر آمادہ کر لوں گا کہ وہ سیکرٹ سروس کو حرکت
میں لے آئیں۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ یہ کام میری ذمہ داری پر
چھوڑ دیں''...... سفیر کوچاؤ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ مجھ سے رابطہ میں رہیں گے اور سرسلطان کو
میری طرف سے بھی بتا دیں کہ ہم اس مشن کے دوران ان کی ہر
طرح مدد کرنے کے لئے تیار رہیں گے''...... چیف نے اٹھتے
ہوئے کہا تو چاؤ اور ہوپنگ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''یس سر''...... سفیر کوچاؤ نے کہا تو چیف سر ہلاتا ہوا مڑا اور
بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کال بیل کی آواز سنتے ہی عمران سمجھ گیا کہ صالحہ آئی ہو گی۔ جہاں تک صفدر اور کیپٹن شکیل کے آنے کا تعلق تھا تو اسے یقین تھا کہ صالحہ انہیں ساتھ نہیں لائی ہو گی کیونکہ ان کا اس نسوانی تقریب سے کیا تعلق ہو سکتا تھا لیکن جب اس نے دروازہ کھلنے پر صفدر اور کیپٹن شکیل کی آوازیں سنیں جو سلیمان سے سلام دعا کر رہے تھے تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ چند لمحوں بعد صالحہ، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ سٹنگ روم میں داخل ہوئی تو عمران ان کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

''ارے میں تو سمجھا تھا کہ مٹھائی کے ٹوکرے لے کر آؤ گے مگر تم تو خالی ہاتھ آ رہے ہو''...... عمران نے کہا۔

''مٹھائی تو آپ نے منگوانی ہے عمران صاحب''...... صفدر اور کیپٹن شکیل کے بولنے سے پہلے صالحہ بول پڑی۔

''چلو میں کھلا دیتا ہوں۔ چھوٹی بہن کی خوشی بھی تو ہو گی''۔ عمران نے معنی خیز نظروں سے صالحہ اور صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

''صالحہ ہمیں یہ کہہ کر ساتھ لائی ہے کہ آپ کو سلیمان نے شادی کی تقریب کے سلسلے میں ہونے والی دعوت کے بارے میں بتایا ہے اور آپ کو یقین نہیں آ رہا کہ آپ کی اماں بی مس جولیا کو بہو بنا سکتی ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ گو مجھے معلوم ہے کہ صالحہ اور سلیمان دونوں غلط بیانی نہیں کر رہے لیکن میں اپنی اماں بی کو آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ وہ ایسا کر ہی نہیں سکتیں اور نہ ہی ایسے الفاظ کہہ سکتی ہیں۔ وہ ایسی نہیں ہیں کہ ان پر کوئی ضد سوار ہو لیکن ان کی قلبی اور ذہنی کیفیت ہی ایسی ہے کہ وہ غیر ملکیوں کو اور خاص طور پر گورے لوگوں کے ایمان پر یقین ہی نہیں رکھتیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''صالحہ اسی لئے تو ہمیں ساتھ لائی ہے کیونکہ اس ماہیت قلبی کی واردات میں کسی حد تک ہم بھی شریک ہیں''...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے آپ بتائیں کہ سلیمان نے آپ کو کیا بتایا ہے''...... صفدر

نے کہا تو عمران نے سلیمان کی بتائی ہوئی بات دوہرا دی۔

''تو آپ کا خیال ہے کہ آپ کی اماں بی ایسے الفاظ جولیا کے لئے نہیں کہہ سکتیں اور نہ ہی وہ جولیا کو اس طرح کھلے عام اپنی بہو بنانے کا اعلان کرسکتی ہیں''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے سو فیصد یقین ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہمیں صالحہ نے بتایا ہے کہ وہ اور جولیا ثریا کی دعوت پر اس تقریب میں شریک ہوئی تھیں اور وہاں جس طرح جولیا کو سراہا گیا اور جس طرح آپ کی اماں بی نے جولیا کو سراہا اور اسے گلے لگا کر بیٹی بنانے کا اعلان کیا وہ ساری تفصیل ہمیں صالحہ نے بتائی اور پھر ہم نے فون کر کے جب مس جولیا سے بات کی تو مس جولیا کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ وہ اس قدر خوش تھی کہ اتنی خوشی اسے پہلے کبھی نہیں ملی تھی''...... صفدر نے کہا تو عمران کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑ سا گیا۔

''لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ اور تم کہہ رہے تھے کہ تم اور کیپٹن شکیل اس میں شریک رہے ہو۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا''۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ سب سید چراغ شاہ صاحب کی دُعاؤں کا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نتیجہ ہے''...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''سید چراغ شاہ صاحب کی دعاؤں کا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا

نہیں تمہاری بات''...... عمران نے کہا۔

''صالحہ۔ تم پہلے عمران صاحب کو وہ منظر تفصیل سے بتاؤ جو تم نے جولیا کے فلیٹ پر دیکھا تھا''...... صفدر نے کہا۔

''منظر اور جولیا کے فلیٹ پر۔ یہ تم کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو۔ کھل کر بات کرو''...... عمران نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا لیکن اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آ گیا تو صالحہ خاموش رہی۔

''بہت شکریہ سلیمان۔ تم نے کچھ زیادہ ہی تکلف کر دیا ہے''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چلو اس تکلف کا کوئی فائدہ تو مجھے بھی ہو جاتا ہے کہ مجھے بھی کچھ کھانے کو مل جاتا ہے ورنہ تو سوکھی سڑی چائے پیو اور مہنگائی اور مفلسی کا رونا سنو''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اچھے میزبان وہ ہوتے ہیں جو خود کم کھاتے ہیں اور مہمانوں کو زیادہ کھانے کا موقعہ دیتے ہیں اور آپ کو ہر بار سمجھانا پڑتا ہے کہ اچھے میزبان کیسے ہوتے ہیں''...... سلیمان نے کہا اور تیزی سے واپسی کے لئے مڑ گیا اور اس کی بات پر اتنے زور کا قہقہہ پڑا کہ کمرہ گونج اٹھا۔

''سلیمان آپ کی صحبت میں رہ کر اب واقعی بے حد تیز ہو گیا ہے''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''وہ میری صحبت میں رہ کر تیز نہیں ہوا۔ میں اس کی صحبت میں

ره کر اچھا سامع بن گیا ہوں اور کہا جاتا ہے کہ اچھا سامع بہترین خوشامدی ہوتا ہے''...... عمران نے کہا اور کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔

''ہاں تو صالحہ۔ تم جولیا کے بارے میں بتا رہی تھی۔ کیا ہوا تھا جولیا کو''...... عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا تو صالحہ نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جولیا کو فون کرنے سے لے کر اس کے فلیٹ پر جانے اور پھر اس کی حالت کے بارے میں پوری تفصیل سے بتایا تو عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی اور پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

''ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی خطرناک ڈپریشن کی علامات ہیں۔ جولیا تو بے حد میچور ہے۔ پھر''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جولیا بہرحال ایک عورت ہے اور دوسری بات یہ کہ وہ جب بھی ڈپریشن کا شکار ہوتی ہے تو سب سے زیادہ اسے اجنبیت کا احساس ہونے لگ جاتا ہے اور پھر یہ احساس گہرے سے گہرا ہوتا چلا جاتا ہے''...... صالحہ نے جواب دیا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن بہرحال پھر کیا ہوا۔ آگے بتاؤ''...... عمران نے بات کرتے کرتے بات پلٹتے ہوئے کہا تو صالحہ نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے جولیا کے بارے میں مشورے کی تفصیل بتائی اور پھر یہ بھی بتا دیا کہ کیپٹن شکیل کے مشورے پر وہ جولیا کو ساتھ لے کر سید چراغ شاہ صاحب کے پاس چلے گئے۔

''سید چراغ شاہ صاحب اس معاملے میں کیا کر سکتے ہیں۔ وہ کوئی ڈاکٹر یا حکیم تو نہیں ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ ایسے حکیم ہیں عمران صاحب جو بغیر ادویات کے علاج کرتے ہیں اور میرے نقطہ نظر میں جولیا کو کسی ڈاکٹر یا حکیم کے علاج کی ضرورت نہیں تھی جیسا کہ آپ نے پہلے خود کہا ہے کہ جولیا بے حد میچور ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اسے کسی بزرگ کی شفقت اور محبت چاہئے جسے وہ اپنا سرپرست محسوس کر سکے اور اس کے لئے میرے نزدیک سید چراغ شاہ صاحب سے بہتر اور کوئی نہ ہو سکتا تھا''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بہرحال پھر شاہ صاحب نے کیا کہا۔ وہ تو ناراض ہوئے ہوں گے کہ یہ کیا مسئلہ لے آئے ہو''...... عمران نے کہا تو صالحہ، صفدر اور کیپٹن شکیل تینوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

''جی نہیں۔ کیپٹن شکیل کا خیال درست ثابت ہوا اور شاہ صاحب نے نہ صرف جولیا کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا بلکہ اسے اپنی بیٹی کا اعزاز بھی بخش دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کہا کہ آپ کی اور جولیا کی شادی ضرور ہو گی لیکن اس کا ایک وقت مقرر ہے اور جب وہ وقت آئے گا تو پھر تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں گی''...... صالحہ نے کہا۔

''یہ شاہ صاحب نے کہا تھا۔ کیا واقعی''...... عمران کے لہجے میں

واقعی حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

''ہم نے تنویر، آپ کی اماں بی اور قانونی رکاوٹوں کا خاص طور پر ذکر کیا تھا تو انہوں نے بتایا کہ قادر مطلق کا جب حکم نافذ ہوتا ہے تو رکاوٹیں خود بخود دور ہو جاتی ہیں اور انہوں نے کہا کہ قادر مطلق دلوں کو بدلنے کی طاقت رکھتا ہے اس لئے تنویر اور آپ کی اماں بی کا دل وہ جب چاہے بدل سکتا ہے اور قانونی رکاوٹ تو کوئی رکاوٹ ہی نہیں ہے کیونکہ یہ انسانوں کا قانون ہے۔ اسے کسی بھی وقت بدلا جا سکتا ہے''...... صالحہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کی اماں بی کا دل تو اللہ تعالیٰ نے بدل دیا اوراس کا مظاہرہ صالحہ دیکھ چکی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وقت آنے پر تنویر کا دل بھی بدل جائے گا لیکن آپ کے دل کی اب کیا حالت ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا دل ہو گا تو بدلا جائے گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

''تو آپ بغیر دل کے ہیں۔ شاعر تو ایسے تخلص رکھتے ہیں۔ بیدل''...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''شاعر بے چارے اس لئے بیدل ہوتے ہیں کہ وہ اپنا دل کسی کو نذر کر چکے ہوتے ہیں اور یہی حال میرا ہے''...... عمران نے کہا تو اس بار صفدر بھی ہنس پڑا۔

''تم میرے اور تنویر کے دل کو چھوڑ کر یہ بتاؤ کہ تقریب کے

بعد اب جولیا کی کیا حالت ہے''...... عمران نے کہا۔

''جولیا اب بالکل ٹھیک ہے عمران صاحب اور یہ بھی بتا دوں کہ شاہ صاحب اور اماں بی سے ملاقات کے بعد اب جولیا کو سو فیصد یقین ہو گیا ہے کہ وہ پاکیشیا میں اکیلی نہیں ہے اور نہ ہی لاوارث ہے اس لئے اب اس کی بھی ماہیت قلبی تبدیل ہو چکی ہے۔ اب وہ بھی آپ کے مذاق کا ترکی بہ ترکی جواب دے سکتی ہے اس لئے آپ بھی اب ہوشیار رہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ اس کی ماہیت قلبی پہلے کیا تھی اور اب کیا ہے۔ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیا اب جولیا مشن میں اپنی صلاحتیں بروئے کار لانے کے قابل ہو گئی ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو آپ کو جولیا سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ صرف مشن سے دلچسپی ہے''...... صالحہ نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے کسی غیر خاتون سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اماں بی کی جوتیاں بڑی مضبوط ہوتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ آپ کو بھی شاہ صاحب کے پاس لے جانا پڑے گا عمران صاحب''...... صفدر نے بے ساختہ کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) مع ہمراہیان

بول رہا ہوں''...... عمران نے دانستہ ہمراہیان کا لفظ کہہ دیا تھا کہ کہیں بلیک زیرو کا فون نہ ہو۔

''سلطان بول رہا ہوں۔ میں نے تم سے ایک اہم ذاتی معاملے پر فوری بات کرنی ہے۔ کیا میں تمہارے فلیٹ پر آ جاؤں یا تم میرے آفس آ رہے ہو''...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

''ارے۔ ارے۔ پہلے یہاں تین تین مہمان موجود ہیں اور میرا ایک ہفتے کا راشن کھا چکے ہیں۔ اب ایک ہفتہ مجھے فاقے کرنے پڑیں گے اوراب آپ کے آنے کے بعد تو آغا سلیمان پاشا نے مجھے گھر سے نکال دینا ہے اس لئے میں خود حاضر ہو رہا ہوں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جلدی آؤ۔ میں شدت سے انتظار کر رہا ہوں''...... دوسری طرف سے سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''لگتا ہے سرسلطان کو بھی سید چراغ شاہ صاحب کے پاس لے جانا پڑے گا۔ تب اس بڑھاپے میں ذاتی کام سرانجام دیا جا سکتا ہے''۔ عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''ہمیں اجازت دیجئے عمران صاحب''...... صفدر اور اس کے ساتھیوں نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''میری طرف سے اجازت ہے کہ جو کچھ بچ گیا ہے وہ آپ باندھ کر ساتھ لے جا سکتے ہیں'' عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

جیوش پاور کا چیف کرنل شیفرڈ اپنے آفس میں بیٹھا اپنے کاموں میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''شوگران سے ہوچی کی کال ہے چیف''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ کراؤ بات''...... کرنل شیفرڈ نے چونک کر کہا۔ ہوچی شوگران میں جیوش پاور کا ایجنٹ تھا۔

''ہیلو۔ ہوچی بول رہا ہوں شوگران سے''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لیں۔ کرنل شیفرڈ بول رہا ہوں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''چیف۔ ایک اہم اطلاع دینے کے لئے میں نے فون کیا ہے''۔

ہوچی کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''کیسی اطلاع ہے''...... کرنل شیفرڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ شوگران کی سرکاری ایجنسی ہوزنگ کے چیف تاؤشی نے ایک خصوصی میٹنگ کال کی جس میں شوگران کا پاکیشیا میں سفیر کوچاؤ اور شوگران کی قومی سلامتی کے مشیر ہوپنگ نے شرکت کی۔ اس کی ٹیپ میں نے مخصوص ذرائع سے حاصل کی۔ اس ٹیپ کے مطابق شوگرانی ایجنٹوں کی اپنی سفارت کار مادام ہوچانگ کی برآمدگی میں ناکامی کے بعد یہ معاملہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذمے لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور قومی سلامتی کے مشیر اور سفیر کوچاؤ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پاکیشیا کے سیکرٹری وزارت خارجہ سرسلطان جو کہ سیکرٹ سروس کے انتظامی انچارج ہیں، پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مادام ہوچانگ کی برآمدگی کے مشن پر کام کرنے پر آمادہ کریں''...... ہوچی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس سارے سلسلے کا پاکیشیا سے کیا تعلق ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کرے گی''...... کرنل شیفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ ایک تو شوگران اور پاکیشیا کے درمیان انتہائی گہرے دوستانہ روابط اور تعلقات ہیں اور دوسری بات یہ کہ شوگران کی سرکاری ایجنسی کے چیف کو یہ اطلاع مل چکی ہے کہ مادام ہوچانگ کو اغوا کرنے والی یہودی تنظیم ہے۔ گو اس بارے میں انہیں تفصیل

کا علم نہیں ہوا ہے صرف ایجنسی کا نام معلوم ہو سکا ہے کیونکہ ایک اسرائیلی ایجنٹ سے شوگرانی ایجنٹوں نے معلوم کیا ہے کہ یہ کارروائی جیوش پاور کی ہے''...... ہوچی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم ان سے نمٹ لیں گے لیکن تم نے بہرحال مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے چوکنا رہنا ہے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل کو دو بار پریس کر دیا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''ولنگٹن میں آرتھر فرنیک سے بات کراؤ''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں سنا ہوا تھا لیکن کبھی اس کو سنجیدگی سے نہیں لیا تھا جبکہ آرتھر فرنیک ایکریمیا کی ٹاپ سرکاری ایجنسی کا چیف تھا اور آرتھر فرنیک اس کا گہرا اور مخلص دوست بھی تھا اس لئے اس نے سوچا کہ اس بارے میں آرتھر فرنیک سے تازہ ترین معلومات بھی مل سکتی ہیں اور اس سروس کو حرکت میں آنے سے پہلے ختم بھی کرایا جا سکتا ہے لیکن یہ بات اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی کہ شوگران جیسا بڑا، طاقتور اور ترقی یافتہ ملک اپنی کسی ایجنسی کو سامنے لانے کی بجائے تمام تر انحصار پاکیشیا سیکرٹ سروس پر کر رہا ہے اور اس کے سیکرٹری خارجہ کو سفارشیں کرائی جا رہی ہیں۔ یہ بات اس کو سمجھ نہ آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو

اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''جناب آرتھر فرنیک سے بات کریں باس''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ کرنل شیفرڈ بول رہا ہوں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس کرنل۔ میں آرتھر فرنیک بول رہا ہوں۔ آج کیسے یاد کر لیا''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد بے تکلفانہ تھا۔

''آرتھر فرنیک۔ تمہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ معلومات ہیں''...... کرنل شیفرڈ نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... آرتھر فرنیک نے چونک کر پوچھا۔

''ایک معاملے میں شاید ہمارا اس سے ٹکراؤ ہو جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس بارے میں پہلے سے معلومات حاصل کر لوں''...... کرنل شیفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''خاصی تیز اور فعال سروس ہے۔ خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا عمران نامی ایجنٹ خطرناک سمجھا جاتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عمران کے پوری دنیا میں تقریباً ہر فیلڈ کے اہم آدمیوں سے رابطے رہتے ہیں اور وہ ایسی معلومات بھی آسانی سے حاصل کر

لیتا ہے جنہیں حاصل کرنا بظاہر ناممکن سمجھا جاتا ہے''...... آرتھر فرنیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کے حلیوں کے بارے میں تمہارے پاس کوئی تفصیل ہے یا ان کی کوئی تصاویر ہوں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''اس عمران کے بارے میں فائل موجود ہے جس میں اس کے اصل چہرے کی تصاویر بھی ہیں لیکن یہ لوگ ہر قسم کے میک اپ کے ماہر ہیں اس لئے کہا جاتا ہے کہ اکثر یہ لوگ میک اپ میں ہوتے ہیں''...... آرتھر فرنیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اس فائل کی کاپی مجھے بھجوا دو''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں بھجوا دیتا ہوں۔ ویسے تمہیں اگر میری ضرورت ہو تو میں اور میری ایجنسی ہر وقت حاضر ہے''...... آرتھر فرنیک نے کہا۔

''اس پیشکش کا شکریہ۔ ویسے چند پاکیشیائیوں کے لئے میرے آدمی ہی کافی رہیں گے لیکن اگر ضرورت پڑی تو میں تمہیں ضرور تکلیف دوں گا''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''او کے۔ گڈ بائی''...... آرتھر فرنیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل شیفرڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''اگر آرتھر فرنیک جیسا آدمی اس سروس کی تعریف کر رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ سروس کچھ نہ کچھ کام کرتی ہو گی لیکن مجھے

اس کے یہاں آنے سے پہلے ہی اس کا بندوبست کر دینا چاہئے''...... کرنل شیفرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر کریڈل کو دو بار پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''وکٹر جہاں بھی ہو اس سے میری بات کراؤ''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل شیفرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل شیفرڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''وکٹر لائن پر ہیں چیف''...... پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کراؤ بات''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''ہیلو چیف۔ میں وکٹر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''تم اس وقت کہاں موجود ہو''...... کرنل شیفرڈ نے پوچھا۔

''یہیں ناراک میں ہوں چیف''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''کیتھی کہاں ہے''...... کرنل شیفرڈ نے پوچھا۔

''کیتھی بھی یہیں ہے۔ ہم دو روز پہلے لاطینی ایکریمیا سے مشن مکمل کر کے واپس آئے ہیں''...... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیتھی کو ساتھ لے کر میرے آفس میں آ جاؤ۔ تم سے انتہائی ضروری بات کرنی ہے''...... کرنل شیفرڈ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل کو دو بار دبا دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''وکٹر اور اس کی بیوی کیتھی کو میں نے کال کیا ہے۔ انہیں میرے آفس بھجوا دینا''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے عمران کے خاتمے کا مشن وکٹر اور کیتھی کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ دونوں میاں بیوی ایکریمین سرکاری ایجنسی میں کام کرتے تھے لیکن ضرورت پڑنے پر وہ جیوش پاور کے لئے بھی کام کیا کرتے تھے اس کے لئے وہ اپنی سرکاری ایجنسی سے رخصت لے لیا کرتے تھے اور چونکہ اس سرکاری ایجنسی کا چیف بھی کٹڑ یہودی تھا اس لئے وہ بغیر کسی اعتراض کے جیوش پاور کے لئے کام کرنے کی غرض سے انہیں طویل چھٹیاں دے دیا کرتا تھا جبکہ جیوش پاور کی طرف سے بھی ان دونوں کو بھاری تنخواہیں اور الاؤنسز وغیرہ باقاعدگی سے ملتے رہتے تھے۔ ویسے یہ دونوں میاں بیوی ایکریمیا کے ٹاپ ایجنٹوں میں شامل کئے جاتے تھے۔ بے حد ذہین، فعال اور مستعد ایجنٹ تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ایکریمیا میں ایجنٹوں اور مجرموں کی دنیا میں انہیں وائٹ ریزرز کے نام سے پکارا جاتا تھا اور وہ اپنے نام کی طرح تھے بھی سہی۔ دونوں میاں بیوی متناسب

اور ورزشی جسموں کے مالک تھے۔ نشانہ بازی اور مارشل آرٹ میں بھی وہ دونوں میاں بیوی ماہر تھے۔ ہر قسم کا اسلحہ چلانے میں بھی مہارت رکھتے تھے اس لئے وائٹ ریزرز کے ساتھ بے شمار کارنامے منسوب تھے۔ وہ ناراک کے ایک لگژری فلیٹ میں رہتے تھے اور دونوں میاں بیوی کے پاس علیحدہ علیحدہ کاریں تھیں۔ وکٹر سنجیدہ طبع آدمی تھا۔ وہ کسی یونیورسٹی کے پروفیسر کی طرح ہر وقت سوچ میں غرق اور بے حد سنجیدہ نظر آتا تھا جبکہ کیتھی خوش مزاج اور قدرے باتونی طبع کی مالک تھی اس لئے وہ وکٹر کو پروفیسر کہہ کر چھیڑتی تھی۔ دونوں کٹڑ یہودی تھے اور دنیا بھر میں یہودیوں کی سربلندی کے خواب دیکھتے رہتے تھے۔

''کرنل شیفرڈ، وکٹر اور کیتھی کو کال کر کے خود اپنے دوسرے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ پھر نجانے کتنی دیر بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر انٹرکام کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس'' ..... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''وکٹر اور کیتھی حاضری کی اجازت چاہتے ہیں'' ..... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بھجوا دو'' ..... کرنل شیفرڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے موجود فائل کو بند کر کے میز کی دراز میں رکھ کر دراز بند کی ہی تھی کہ دروازہ کھلا اور درمیانے قد اور ورزشی جسم کا ایک آدمی

اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے اس سے قدرے نکلتی ہوئی قد کی ایک ورزشی اور متناسب جسم کی عورت تھی جس کے سر کے بال مردوں کے بالوں کی طرح تراشے ہوئے تھے۔ مرد کے چہرے پر سنجیدگی اور قدرے سوچ کا تاثر نمایاں تھا جبکہ عورت کے چہرے پر ہلکی سی شوخی نمایاں طور پر نظر آ رہی تھی۔ دونوں نے کمرے میں داخل ہو کر مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''آؤ وکٹر اور کیتھی۔ بیٹھو'' ..... کرنل شیفرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ دونوں میز کی دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ وکٹر نے نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور سرخ رنگ کی ٹائی باندھ رکھی تھی جبکہ کیتھی نے جینز کی پینٹ اور گہرے سرمئی رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس پر زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول نمایاں نظر آ رہے تھے۔ کاندھے سے ایک لیدر بیگ لٹکا ہوا تھا جو اس نے کاندھے سے اتار کر کرسی کے ساتھ رکھ دیا تھا۔

''کیا تم دونوں کبھی ایشیا گئے ہو'' ..... کرنل شیفرڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ میں نے کئی مشن وہاں مکمل کئے ہیں'' ..... وکٹر نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو ایشیا اس لئے بھی پسند ہے کہ وہاں کی عورتیں بڑی خوبصورت ہوتی ہیں اور مرد ان کے آگے پیچھے گھومتے نظر آتے ہیں''۔ کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل شیفرڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

''پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کیا ہے تم نے''...... کرنل شیفرڈ نے پوچھا۔

''یس چیف۔ ایک سرکاری مشن وہاں سرانجام دیا تھا۔ ایک سفیر کو اغوا کرنا تھا''...... وکٹر نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تمہارے پاس معلومات ہیں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا تو اس بار وکٹر اور کیتھی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ انہوں نے ایک دوسرے کو ایک لمحے کے لئے معنی خیز نظروں سے دیکھا اور پھر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''یس چیف۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تو کسی کو مکمل معلومات حاصل نہیں ہیں کیونکہ یہ لوگ اور ان کا چیف سب خفیہ رہتے ہیں۔ البتہ ان کے لئے کام کرنے والا ایک ایجنٹ علی عمران بے حد معروف ایجنٹ ہے''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''کیا تمہاری اس سے ذاتی طور پر ملاقات ہوئی ہے''...... کرنل شیفرڈ نے پوچھا۔

''یس چیف۔ ایک بار ہمارا اس سے مقابلہ ہوتے ہوتے رہ گیا تھا۔ چونکہ ہم اپنا مشن پہلے ہی مکمل کر چکے تھے اس لئے ہم نے مقابلہ کرنے کی بجائے وہاں سے واپس آنا زیادہ بہتر سمجھا اور ہم دونوں وہاں سے کافرستان آ گئے لیکن آپ کیوں یہ سب پوچھ رہے ہیں۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کوئی مشن ہے''۔ وکٹر نے کہا۔

''مشن ہمارا نہیں ہے۔ ان کا ہے''...... کرنل شیفرڈ نے جواب دیا تو وکٹر اور کیتھی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

''ان کا مشن کہاں۔ کیا ہے''...... وکٹر نے حیران ہو کر پوچھا۔

''میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور پھر یونان سے شوگرانی سفارت کار مادام ہوچانگ کے اغوا اور اسے کونیا آئی لینڈ کے ہیڈکوارٹر بھجوانا، ضرب مسلم کے بارے میں معلومات کے حصول اور پھر مادام ہوچانگ کی بیماری کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا۔

''اب یہ حتمی اطلاع ملی ہے کہ شوگران حکومت مادام ہوچانگ کی واپسی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کر رہی ہے۔ ابھی یہ اطلاع حتمی نہیں ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس شوگرانی مشن پر کام کرے گی بھی سہی یا نہیں لیکن زیادہ امکان اس بات کا ہے کہ شوگران اور پاکیشیا کے درمیان گہرے تعلقات و روابط کے پیش نظر وہ اس مشن پر کام کرنے کی حامی بھر لیں گے۔ اس پر میں نے سوچا کہ بجائے اس کے کہ وہ لوگ یہاں آئیں اور ہم ان کا مقابلہ کریں کیوں نہ ہم پیشگی حملہ کر کے اس عمران کا خاتمہ کر دیں اور میں نے تمہیں اسی کام کے لئے بلایا ہے''۔ کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''ہمارا وہاں ٹارگٹ صرف عمران کا خاتمہ ہو گا''...... وکٹر نے

پوچھا۔

''ہاں۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس کی سمجھو روح ختم ہو جائے گی۔ باقی لوگ اگر ادھر آئے بھی سہی تو ان کا مقابلہ آسانی سے کرلیا جائے گا''...... کرنل شیفرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ آپ جیسے حکم دیں۔ ہم ویسا کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ سوچ لیں کہ یہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مشن پر کام کرنے پر آمادہ ہوگئی تو یہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کریں گے اس لئے ایسا نہ ہو کہ جب ہم وہاں پہنچیں اور اس عمران کے خاتمہ کے لئے کوئی پلاننگ کریں یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں۔ ویسے بھی میرا خیال ہے کہ انہیں کسی طرح کونیا آئی لینڈ کے بارے میں معلوم ہی نہ ہو سکے گا''...... وکٹر نے کہا۔

''میں بھی وکٹر سے اتفاق کرتی ہوں چیف۔ یہ ہمارا ملک ہے جبکہ پاکیشیا ان کا ملک ہے۔ وہاں انہیں سب سہولیات مہیا ہوں گی جو ہمیں یہاں میسر ہیں اس لئے ان کا یہاں مقابلہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ وہ لامحالہ ایئر پورٹ کے ذریعے ہی یہاں پہنچیں گے۔ ہم مستقل طور پر یہاں ایئر پورٹ پر نگران قائم کر دیتے ہیں اور جب ان پر اچانک فائرنگ ہو گی تو وہ کیسے بچ سکیں گے''...... کیتھی نے کہا۔

''لیکن یہاں وہ کیوں آئیں گے۔ یہاں آنے کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ یہاں وہ کس کے خلاف کام کریں گے''...... کرنل شیفرڈ

نے کہا۔

''چیف۔ عمران بے حد تیز اور فعال آدمی ہے۔ اس نے اگر کونیا آئی لینڈ کے بارے میں معلومات حاصل نہ بھی کیں تو وہ جیوش پاور کے یہاں کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر لے گا کیونکہ اس کے بارے میں بہت سے افراد جانتے ہیں اور پھر یہاں وہ آپ سے کونیا آئی لینڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کی بھی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا وہ یہاں آئے گا یا پھر معلومات مہیا ہونے کی صورت میں وہ براہ راست کونیا آئی لینڈ پہنچ جائے گا۔ ہاں وہ انتہائی تیزی سے کام کرے گا۔ اب آپ جیسے حکم دیں''...... وکٹر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ابھی انہوں نے یہ فیصلہ بھی نہیں کیا کہ کیا وہ اس مشن پر کام بھی کریں گے یا نہیں۔ فیصلے کے بعد ہی انہیں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ بہرحال وقت لگ جائے گا اور تم بھی پوری کام کرنے کے لحاظ سے اس سے کم نہیں ہو۔ ویسے اس وقت وہ ہر لحاظ سے مطمئن ہو گا۔ تم اس کی رہائش گاہ کو میزائلوں سے اڑا دو یا اس کی کار پر میزائل مار سکتے ہو یا پھر اسے سرعام گولی سے اڑا سکتے ہو۔ میں چاہتا تو پاکیشیا میں کسی مجرم گروپ کی خدمات حاصل کر سکتا تھا جو یہ تمام کام آسانی سے کر سکتے ہیں لیکن مجھے مجرم گروپوں کی کارکردگی اور ایجنٹوں کی کارکردگی میں فرق کا اندازہ ہے اس لئے

وہی کام جب تم کرو گے تو تم اور انداز میں کرو گے جبکہ مجرم گروپ اور انداز میں کریں گے''...... کرنل شیفرڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ آپ درست کہہ رہے ہیں''...... وکٹر نے کہا۔

''تو تم فوری طور پر پاکیشیا پہنچ جاؤ۔ عمران کے بارے میں فائل میں نے ایک ایجنسی سے منگوائی ہے۔ وہ یقیناً پہنچ چکی ہو گی۔ میں اسے منگوا لیتا ہوں۔ تم نے جا کر مشن مکمل کرنا ہے اور مجھے کامیابی کی خبر چاہئے۔ یہاں کی فکر مت کرو۔ اگر یہ لوگ یہاں آئے تو میں انہیں آسانی سے سنبھال سکتا ہوں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''آرتھر فرنیک کی طرف سے ایک فائل بھجوائی گئی تھی۔ کیا وہ پہنچ گئی ہے''...... کرنل شیفرڈ نے پوچھا۔

''یس سر۔ ابھی سپیشل میسنجر دے کر گیا ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اسے میرے آفس بھجوا دو لیکن بھجوانے سے پہلے اس کی ایک کاپی بنا لینا تا کہ ہمارے ہیڈکوارٹر کے ریکارڈ روم میں رہ سکے''۔ کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل شیفرڈ نے رسیور رکھ دیا۔

عمران سنٹرل سیکرٹریٹ پہنچ کر براہ راست سرسلطان کے آفس میں داخل ہونے سے پہلے ان کے پی اے کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ پی اے عمران کو دیکھ کر قدرے بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا۔

''ارے۔ ارے۔ بیٹھو۔ میں اتنا اہم آدمی نہیں ہوں کہ تم جیسا اعلیٰ سرکاری افسر مجھے دیکھ کر کھڑا ہو جائے۔ البتہ میری خواہش یہی ہے کہ اعلیٰ افسران عام شہریوں کی اسی طرح عزت کریں۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ سرسلطان آفس میں اکیلے براجمان ہیں یا کوئی اور بھی ان کی کمپنی سے لطف اندوز ہو رہا ہے''...... عمران کی زبان چل پڑی تو ظاہر ہے آسانی سے فل سٹاپ نہیں آ سکتا تھا۔

''جناب۔ پاکیشیا میں شوگران کے آنریبل سفیر محترم کو چاؤ بھی تشریف رکھتے ہیں''...... پی اے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو بین الاقوامی کام ہوا۔ ذاتی تو نہیں رہا ورنہ میں تو سمجھا تھا کہ اب عمران کی بین الاقوامی اہمیت ختم ہو گئی ہے اور وہ اب بڑے افسروں کے ذاتی کام کرنے تک محدود ہو گیا ہے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جی۔ میں سمجھا نہیں جناب''...... پی اے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اسے کیا سمجھ آنی تھی۔

''تم نے کبھی سرسلطان کا کوئی ذاتی کام کیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ باس نے کبھی مجھے تو کیا کسی کو ذاتی کام نہیں بتایا۔ وہ سرکاری ملازم سے ذاتی کام کرانا بددیانتی سمجھتے ہیں''...... پی اے نے جواب دیا۔

''اچھا۔ پھر تو مجھے بھی سرکاری ملازمت کرنا پڑے گی ورنہ۔ چلو چھوڑو۔ بزرگوں کے ذاتی کام عین باعث سعادت ہوتے ہیں''۔ عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر پی اے کے آفس سے باہر آ گیا اور پھر جب وہ سرسلطان کے آفس کے دروازے پر پہنچا تو وہاں موجود چپڑاسی نے اسے بڑے احترام بھرے انداز میں سلام کیا۔

''کیسے ہیں آپ بابا تاج الدین''...... عمران نے رک کر کہا۔

''آپ سب کو اور خاص طور پر بڑے صاحب کو دعائیں دیتا رہتا ہوں''...... تاج الدین نے جواب دیا۔ وہ ریٹائرڈ ہونے کے قریب تھے۔

''چاچی سے دوستی قائم ہے یا نہیں''...... عمران نے جھک کر سرگوشیانہ لہجے میں کہا تو بوڑھا تاج الدین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اس عمر میں کہاں کی دوستی اور کیا دوستی چھوٹے صاحب''۔ بابا تاج الدین نے ہنستے ہوئے کہا۔ عمران کا مطلب تاج الدین کی بیوی سے تھا جسے وہ چاچی کہہ کر پکارتا تھا۔

''اچھا۔ کیوں بڑھاپے میں دشمنی ہو جاتی ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو بابا تاج الدین ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''چھوٹے صاحب۔ نہ دشمنی اور نہ دوستی۔ بس ایک دوسرے کو بچوں کی خاطر سنبھالتے رہتے ہیں''...... بابا تاج الدین نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں کہا تو عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو آفس میں سرسلطان اپنی کرسی پر موجود تھے اور ان کے دائیں ہاتھ پر کرسی پر ایک ادھیڑ عمر شوگرانی بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے اندر داخل ہو کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''آؤ عمران بیٹے۔ میں اور سفیر محترم صاحب کافی دیر سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں''...... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آئی ایم سوری۔ مجھے دراصل پیدل آنا پڑتا ہے اور آپ

جانتے ہیں کہ مجھ جیسے آدمی کے لئے دلچسپی کی چیزیں راستے میں بہت ہوتی ہیں اس لئے دیر ہو جاتی ہے۔ اب بھی میں نجانے کس طرح دل پر جبر کر کے یہاں پہنچا ہوں ورنہ ابھی راستے میں ہی ہوتا''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو شوگرانی سفیر حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا آپ کے پاس کار نہیں ہے جو آپ پیدل چل کر یہاں آئے ہیں''...... سفیر صاحب نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران بیٹے پلیز۔ یہ نہ صرف میری بلکہ ملک کی عزت کا سوال ہے''...... عمران کے بولنے سے پہلے ہی سرسلطان نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''سنٹرل سیکرٹریٹ کی پارکنگ سے یہاں تک تو پیدل ہی آنا پڑتا ہے جناب اور راستے میں بڑی خوبصورت لڑکیاں، کہیں پرسنل سیکرٹری اور کہیں اعلیٰ آفیسر کے طور پر آتی جاتی مل جاتی ہیں''۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو اس بار سفیر صاحب بھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

''آپ کے بارے میں گو سرسلطان نے مجھے بریف کر دیا تھا لیکن آپ کا انداز واقعی دلکش ہے''...... سفیر صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ تو اس لئے آپ کرسی پر بیٹھے بریف سے نظر آ رہے ہیں۔ بہرحال حکم فرمائیں سرسلطان''...... عمران نے سرسلطان

کی آنکھوں میں ابھرتا غصہ دیکھ کر بات پلٹتے ہوئے کہا۔

''عمران بیٹے۔ شوگران کو تمہاری اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات چاہئیں۔ شوگران ہمارا ایسا دوست ملک ہے جو ہر مشکل وقت میں ہمارے کام آتا ہے اس لئے ہمیں بھی مشکل میں ان کا ساتھ ضرور دینا چاہئے''...... سرسلطان نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''بالکل۔ آپ کی بات درست ہے۔ لیکن سرسلطان۔ میں تو مفلس اور قلاش آدمی ہوں۔ میں کیسے مدد کر سکتا ہوں اوز وہ بھی ایک ملک کی''...... عمران نے کہا تو سرسلطان کا چہرہ یکلخت غصے سے بگڑ گیا جبکہ سفیر صاحب کے چہرے کے پر بھی انتہائی خجالت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''تم۔ تم باز نہیں آؤ گے۔ اٹھو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے''۔ سرسلطان یکلخت پھٹ پڑے۔

''ارے۔ آپ تو مجھے فرما رہے تھے کہ میں عمران کی باتوں پر غصہ نہ کھاؤں اور آپ خود غصے ہونے لگے ہیں۔ میں کرتا ہوں بات''...... سفیر صاحب نے سرسلطان سے کہا اور پھر وہ عمران کی طرف متوجہ ہو گئے۔

''عمران صاحب۔ شوگران کے یونانی سفارت خانے کی تھرڈ سیکرٹری مادام ہوچانگ کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی تو انہوں نے مسلم ملک کراکش کے سفارت خانے میں پناہ لے لی لیکن حملہ

آوروں نے اس سفارت خانے پر حملہ کر دیا اور انہوں نے وہاں کے کئی محافظوں کو مار ڈالا اور حملہ آوروں کے بھی کئی ساتھی مارے گئے لیکن وہ اپنے ساتھیوں کی لاشیں ساتھ لے گئے اور مادام ہوچانگ کو بھی ساتھ لے گئے۔ ہم نے اپنی سفارت کار کو واپس لانا ہے اس لئے آپ کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ سرسلطان نے بتایا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف آپ کی بات سب سے زیادہ مانتے ہیں''...... سفیر صاحب نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا مادام ہوچانگ بہت خوبصورت ہیں''...... خاموش بیٹھے عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تم۔ تم۔ پھر''...... سرسلطان نے ایک بار پھر غصے کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''پلیز۔ آپ مجھے بات کرنے دیں''...... سفیر صاحب نے ایک بار پھر سرسلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''آپ نے یہ بات کیوں پوچھی عمران صاحب۔ کوئی خاص وجہ''...... سفیر صاحب نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ واقعی بے حد پختہ کار سفیر تھے اور انہیں معاملات کو ڈیل کرنا آتا تھا۔

''اس لئے جناب کہ آپ نے یہ تو نہیں بتایا کہ مادام ہوچانگ کے اغوا کی خاطر سفارت خانے پر حملے ہوئے۔ محافظ مرے، حملہ آوروں کے ساتھی بھی ہلاک ہوئے لیکن ایسا کیوں ہوا۔ مادام

ہوچانگ میں ایسی کیا خاصیت تھی کہ ان کے لئے حملہ آور گروپ اس حد تک چلے گئے۔ ظاہر ہے ایک ہی صورت ہو سکتی ہے کہ وہ بے حد خوبصورت ہوں گی''...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''یہ بات تم سیدھی طرح نہیں پوچھ سکتے تھے''...... سرسلطان کا غصہ ابھی تک برقرار تھا۔

''پلیز سرسلطان۔ عمران صاحب کی بات درست ہے۔ غلطی میری ہے۔ مجھے وجہ بھی لازماً بتانی چاہئے تھی''...... سفیر صاحب نے کہا۔

''میں اس کے پوچھنے کے انداز کی بات کر رہا ہوں''۔ سرسلطان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ شاید انہیں بھی محسوس ہو گیا تھا کہ عمران کی بات درست تھی۔ جب اغوا کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی تو پھر یہی کہا جا سکتا تھا جو عمران نے کہا تھا۔

''عمران صاحب۔ اصل وجہ یہ ہے کہ ایک مسلم تنظیم ہے جس کا نام ضرب مسلم ہے جس نے یہودیوں کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے اور پہنچا رہی ہے۔ یہ اس قدر خفیہ تنظیم ہے کہ یہودی اور اسرائیلی ایجنٹوں کی بے حد کوششوں کے باوجود وہ اس کے کسی ٹھکانے یا کسی سربرآوردہ سالار کا کھوج آج تک نہیں نکال سکے جبکہ مادام ہوچانگ نے شوگران حکومت کو اطلاع دی کہ اس کے ہاتھ ایک مائیکرو ٹیپ لگی ہے جس میں ضرب مسلم کے ٹھکانے اور سربرآوردہ

شخصیات کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ حکومت نے انہیں اس ٹیپ سمیت فوراً شوگران پہنچنے کا حکم دیا تا کہ اس ٹیپ کی دستیابی کے بارے میں مزید تفصیلات ان سے حاصل کی جا سکیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ شوگران واپس آتیں وہ سفارت خانے سے اپنی رہائش گاہ پر جا رہی تھیں کہ ان کو اغوا کرنے کی کوشش کی گئی جس پر انہوں نے قریب ہی موجود کراکش کے سفارت خانے میں پناہ لے لی لیکن پھر وہی ہوا جو میں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں''...... سفیر صاحب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کس نے انہیں اغوا کیا ہے۔ کیا اسرائیل نے''...... عمران نے پوچھا۔

''صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ دنیا میں یہودیوں کی ایک ایسی تنظیم ہے جس کا نام جیوش پاور ہے۔ یہ تنظیم بھی بے حد خفیہ ہے لیکن اس کی شاخیں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ مادام ہوچانگ کے اغوا میں جیوش پاور ملوث ہے کیونکہ کراکش سفارت خانے پر حملے کے دوران ایک چھوٹا سا بیج کسی حملہ آور کی جیب سے نکل کر گرا ہے۔ یہ بیج جیوش پاور کا مخصوص نشان ہے۔ یہ نشان ہیکل سلیمانی اور اس پر چمکتے ہوئے سورج کا ہے''...... سفیر صاحب نے جیب سے ایک چھوٹا سا بیج نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران نے بیج لے کر اسے غور سے دیکھا اور پھر سامنے میز پر رکھ دیا۔

''تو اب آپ چاہتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس مادام ہوچانگ کی لاش برآمد کرے''...... عمران نے کہا تو سفیر صاحب کے چہرے پر بھی ایک لمحے کے لئے غصے کے تاثرات ابھرے لیکن پھر انہوں نے اپنے آپ پر قابو پا لیا۔

''کیا آپ کا خیال ہے کہ انہوں نے مادام ہوچانگ کو ہلاک کر دیا ہو گا''...... سفیر صاحب نے ہونٹ چباتے ہوئے رک رک کر کہا۔

''مادام ہوچانگ ایک سفارت کار ہیں۔ تربیت یافتہ ایجنٹ نہیں ہیں۔ ان کے پاس ایک مائیکرو ٹیپ ہے اور انہیں اغوا کر لیا گیا ہے اور اس اغوا کے لئے وہ لوگ اس حد تک چلے گئے ہیں کہ انہوں نے کراکش سفارت خانے پر حملہ کر کے اس کے محافظوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے اور ان کے ساتھی بھی ہلاک ہوئے ہیں۔ اس واقعہ کو وقوع پذیر ہوئے ظاہر ہے کچھ روز ہو گئے ہوں گے تو کیا اب تک آپ کا خیال ہے کہ مادام ہوچانگ سے وہ ٹیپ حاصل نہیں کر سکے ہوں گے اور اس ٹیپ کے حصول کے بعد انہوں نے لازماً مادام ہوچانگ کو بھی ہلاک کر دیا ہو گا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سفیر صاحب نے ایک طویل سانس لیا۔

''ہر لمحہ میرے آپ کے متعلق خیالات تبدیل ہوتے جا رہے ہیں۔ آپ واقعی دوراندیش انسان ہیں۔ اب آپ کے سوال کے جواب میں مجھے مزید تفصیل بتانا پڑے گی۔ مادام ہوچانگ بچپن

سے ایک ایسی بیماری میں مبتلا ہیں جس میں انہیں روزانہ اور مستقل ادویات استعمال کرنی پڑتی ہیں اس لئے کہ معمولی سا ڈپریشن، خوف یا دھمکی ان کا ذہن ماؤف کر دیتی ہے جسے ٹھیک ہونے میں کافی عرصہ اور وقت لگ جاتا ہے اس لئے وہ روزمرہ کے معاملات کو نمٹانے کے لئے ادویات استعمال کرتی ہیں اور ظاہر ہے اغوا کے بعد انہیں ادویات میسر نہیں ہوئی ہوں گی اس لئے لامحالہ ان کا ذہن ماؤف ہو چکا ہو گا۔ اگر تو وہ مائیکرو ٹیپ ان کی تحویل میں ہوا تو پھر تو حملہ آوروں کو مل سکتا ہے اور مادام ہوچانگ اس بیماری سے ہٹ کر انتہائی ذہین خاتون ہیں۔ لامحالہ حملہ ہوتے ہی انہوں نے یہ ٹیپ یا تو کہیں چھپا دیا ہو گا یا کسی دوسرے کے حوالے کر دیا ہو گا جس کا ابھی تک ہمیں علم نہیں ہو سکا۔ حملہ آوروں نے لامحالہ ٹیپ ان سے حاصل کرنا ہے اس لئے وہ لازماً ان کا علاج کرائیں گے اور جب وہ تندرست ہوں گی تو پھر ان سے ٹیپ کی بات ہو گی اور انہیں لازماً ایک ڈیڑھ ماہ ٹھیک ہونے میں لگ جائے گا اور بغیر ٹیپ حاصل کئے وہ کسی صورت مادام ہوچانگ کو ہلاک نہیں کر سکتے''۔ سفیر محترم نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''آپ کی بات درست ہے لیکن آپ کی سفارت کار نے ضرب مسلم کے خلاف جانے والی مائیکرو ٹیپ کیوں حاصل کی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ضرب مسلم کے خلاف کام کر رہی تھیں''۔ عمران نے کہا تو سفیر صاحب بے اختیار چونک پڑے۔

''نہیں۔ شوگران کبھی اسرائیل کا دوست نہیں رہا۔ شوگران حکومت ویسے تو غیر جانبدار رہتی ہے لیکن ضرورت پڑنے پر وہ یہودیوں اور اسرائیل کی بجائے فلسطینیوں اور دیگر مسلمانوں کا ساتھ دیتی ہے۔ اگر مادام ہوچانگ ضرب مسلم کے خلاف کام رہی ہوتی تو وہ اس ٹیپ کو خود ہی اسرائیلی حکومت یا اسرائیلی ایجنٹوں کو دے دیتی۔ انہیں اس سے ٹیپ حاصل کرنے کے لئے ان پر اس انداز میں حملہ نہ کرنا پڑتا''...... سفیر صاحب نے باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد ذہین اور تربیت یافتہ سفارت کار تھے۔

''آپ کی بات درست ہے سفیر صاحب اور آپ نے اپنے دلائل سے واقعی مجھے مطمئن کیا ہے۔ میں تفصیلی رپورٹ چیف کو پیش کر دوں گا اور ساتھ ہی اپنی سفارشات بھی۔ مجھے یقین ہے کہ چیف اس مشن پر کام کرنے کے لئے آمادہ ہو جائیں گے''۔ عمران نے کہا تو سامنے بیٹھے سر سلطان کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا کیونکہ صرف وہی جانتے تھے کہ اصل مسئلہ عمران کی آمادگی کا ہے۔

''عمران بیٹے۔ میری طرف سے بھی اپنے چیف کو کہہ دینا۔ انہیں یقیناً مجھ سے بھی زیادہ شوگران اور پاکیشیا کے روابط کا علم ہو گا''...... سر سلطان اپنا غصہ بھول چکے تھے اس لئے ان کے لہجے میں ہلکی سی مسرت کا عنصر بھی نمایاں تھا۔

''آپ میرے بڑے ہیں سر سلطان۔ آپ چاہیں تو مجھے جوتے بھی مار سکتے ہیں۔ جہاں تک آپ کے غصے کی بات ہے تو آپ کا

غصہ بھی میرے لئے باعث سعادت ہے اور میرے نا کردہ گناہ لازماً جھڑ جائیں گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نا کردہ گناہ۔ کیا مطلب''...... سر سلطان نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''ہمارے ایک بہت بڑے شاعر نے اپنے ایک شعر میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کی ہے کہ یارب اگر تو میرے کردہ گناہوں پر مجھے سزا دے رہا ہے تو میرے ان نا کردہ گناہوں کی حسرت کی بھی ضرور داد دینا جو میں کرنا چاہتا تھا لیکن حسرت ہی رہ گئی''...... عمران نے جواب دیا تو اس بار سر سلطان کے ساتھ ساتھ سفیر صاحب بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

پاکیشیائی دارالحکومت کی ایک کالونی کی کوٹھی کے کمرے میں اس وقت وکٹر اور کیتھی دونوں بیٹھے شراب نوشی میں مصروف تھے۔ وہ آج ہی پاکیشیا پہنچے تھے اور یہاں ایک گروپ کی مدد سے انہوں نے یہ کوٹھی جس میں ہر قسم کا سامان موجود تھا اور ایک جدید ماڈل کی کار بھی حاصل کی تھی۔

''میرا خیال ہے کہ آج رات جب عمران اپنے فلیٹ میں سو رہا ہو گا تو اس فلیٹ کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے اس طرح وہ یقینی موت مارا جائے گا''...... کیتھی نے کہا۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم پہلی بار عمران کو ہلاک کرنے کا پلان بنا رہے ہیں اور اس کے فلیٹ پر ایسے کوئی انتظامات نہیں ہوں گے کہ جن سے میزائل وغیرہ کو روکا جا سکے''...... وکٹر نے کہا تو کیتھی بے اختیار چونک پڑی۔

''اوہ۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ میں تو اسے عام سے انداز میں لے رہی تھی۔ پھر تمہارا کیا پروگرام ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''ہمیں اس کے لئے باقاعدہ پلاننگ کرنا پڑے گی۔ میں نے اس کی فائل پڑھی ہے اور اس کے بارے میں معلومات بھی حاصل کی ہیں۔ یہ شخص حد درجہ شاطر، عیار اور محتاط آدمی ہے۔ اگر ہمارا حملہ ناکام رہا تو یہ ہمارے پیچھے بھوت کی طرح پڑ جائے گا اور ہمیں اس کے ہاتھ آنے کی بجائے خودکشی کرنا پڑے گی''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''تم ضرورت سے زیادہ اسے اہمیت دے رہے ہو۔ تمہارے ذہن اور اعصاب پر سوار ہو گیا ہے یہ شخص۔ ایک آدمی کو جسے اپنے پر حملہ ہونے کی خبر ہی نہ ہو اس پر کسی وقت بھی وار کیا جا سکتا ہے۔ چلو ٹھیک ہے کہ اس نے فلیٹ میں حملہ روکنے کے انتظامات کئے ہوں گے لیکن اب وہ ہر لمحہ زرہ بکتر تو پہنے نہ پھر رہا ہو گا۔ اس کی کار کو میزائل سے اڑایا جا سکتا ہے۔ اسے کسی ہوٹل میں داخل ہوتے یا نکلتے یا اس کے فلیٹ سے باہر آتے یا اندر جاتے ہوئے گولی ماری جا سکتی ہے''...... کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن ہم نے خود کو بھی بچانا ہے۔ ہم دور مار رائفل کہاں چھپائیں گے اور حملے کے بعد کیسے چھپ کر واپس آئیں گے۔ یہ ساری پلاننگ بے حد ضروری ہے اور اس کے لئے ہمیں عمران کی باقاعدہ نگرانی کرنا پڑے گی تاکہ اس کے

معمولات کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں اور پھر ان حاصل کردہ معلومات کی بنیاد پر کوئی پلاننگ کی جا سکے''...... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اپنی عادت کے مطابق لمبی باتیں سوچنے پر مجبور ہو۔ تم یہاں بیٹھے ترکیبیں سوچتے رہو۔ میں اس کے فلیٹ پر جا کر اس سے ملتی ہوں اور پھر اچانک اس پر مشین پسٹل کا فائر کھول دوں گی۔ وہ اکیلا رہتا ہے اور اس کے ساتھ اس کا باورچی ہوتا ہے۔ اسے بھی ہلاک کر دوں گی اور پھر اطمینان سے واپس آ جاؤں گی۔ خواہ مخواہ تم نے اسے ہوا بنا لیا ہے''...... کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اگر تم ایسا کرنا چاہتی ہو تو ایک کام اور کرو''...... وکٹر نے کہا۔

''کون سا کام''...... کیتھی نے چونک کر پوچھا۔

''ایس ایس ٹین ساتھ لے جاؤ۔ اگر تم اسے کسی بھی وجہ سے ہلاک نہ کر سکو تو اسے وہاں پھینک آنا۔ پھر اسے باہر سے ڈی چارج کریں گے تو باہر سے حملے کو روکنے والا کوئی بھی نظام ہو وہ کام نہیں کرے گا اور اندر سے سارا فلیٹ مع وہاں رہنے والوں کے راکھ بن جائے گا۔ اس طرح معاملات یقینی ہو جائیں گے''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''ایس ایس ٹین یہاں سے مل جائے گا''...... کیتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مل جائے گا۔ یہاں خفیہ مارکیٹ سے ہر چیز مل جاتی ہے لیکن تم عمران سے اپنا تعارف کیا کراؤ گی۔ وہ تمہاری طرف سے فوراً چوکنا ہو جائے گا''...... وکٹر نے کہا۔

''کچھ بھی کہا جا سکتا ہے''...... کیتھی نے بے پرواہی سے کہا۔

''پھر بھی۔ کچھ تو بتاؤ''...... وکٹر نے کہا۔

''میں نے ابھی سوچا ہی نہیں اور میں پیشگی سوچنا بھی نہیں چاہتی۔ عین موقع پر جو سوجھ جائے وہ بہتر ہوتا ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''جبکہ میں نے ایک پلان سوچا ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''وہ کیا''...... کیتھی نے پوچھا۔

''میں عمران کے فلیٹ کے باہر کسی بھی بلڈنگ سے اس کے فلیٹ کو دور مار رائفل سے ٹارگٹ بناؤں گا اور پھر جیسے ہی عمران فلیٹ سے باہر آئے گا یا اندر جائے گا اسے نشانہ بنا دوں گا اور تمہیں معلوم ہے کہ میرا نشانہ کسی صورت خطا نہیں ہوتا''...... وکٹر نے کہا۔

''لیکن کیا تم نے عمران کے فلیٹ کا جائزہ لیا ہے تاکہ اپنے پلان پر عمل کر سکو''...... کیتھی نے کہا۔

''نہیں۔ ویسے بھی مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔ میں اطمینان سے یہ کام کرنا چاہتا ہوں تاکہ مشن کامیاب رہے''...... وکٹر نے کہا۔

''اور اگر تمہارے اس اطمینان کی وجہ سے عمران ایکریمیا پہنچ

گیا تو پھر''...... کیتھی نے کہا۔

''دراصل میں یہی بات چاہتا ہوں کیونکہ یہاں کی نسبت وہاں اس کو ہلاک کرنا ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا''...... وکٹر نے کہا۔

''وہ میک اپ کا ماہر ہے۔ ہم وہاں اسے ٹریس کیسے کر سکیں گے''...... کیتھی نے کہا۔

''آخر ہم نے ساری عمر یہی کام تو کیا ہے۔ اب بھی کر لیں گے''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''تم مجھے بے وقوف بنا رہے ہو۔ اٹھو چلو۔ پہلے مارکیٹ چلیں۔ وہاں سے ضروری اسلحہ خریدیں اور پھر جا کر اس عمران کا فلیٹ چیک کریں اور پھر مشن مکمل کر کے واپس چلے جائیں۔ اٹھو''...... کیتھی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''خفیہ مارکیٹ کا ہمیں علم نہیں ہے اور ہمیں انہوں نے اسلحہ فروخت بھی نہیں کرنا۔ یہ کام بھی ہیوگر ہی کرے گا۔ وہی ہیوگر جس نے یہ کوٹھی ہمیں دلائی ہے''...... وکٹر نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''گولڈن کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ہیوگر سے بات کراؤ۔ میں وکٹر بول رہا ہوں''...... وکٹر نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہوگئی۔

''ہیلو۔ ہیوگر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مگر کھردری سی آواز سنائی دی۔

''وکٹر بول رہا ہوں۔ انڈس کالونی سے''...... وکٹر نے اس کالونی کا نام لیتے ہوئے کہا جس میں اس وقت وہ دونوں موجود تھے۔

''اوہ یس۔ حکم کیجئے''...... دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہم نے یہاں کنگ روڈ کے ایک فلیٹ کا جائزہ لینا ہے اس لئے کوئی ایسا ڈرائیور بھیج دو جو کنگ روڈ کے پورے علاقے کو بخوبی جانتا ہو اور دوسری بات یہ کہ ہم نے کچھ حساس اسلحہ خریدنا ہے اس لئے اس ڈرائیور کو اس مارکیٹ کے بارے میں بھی معلوم ہونا چاہئے''...... وکٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں سمتھ کو بھیج رہا ہوں۔ وہ آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا اور آپ اس پر سو فیصد اعتماد کر سکتے ہیں''۔ ہیوگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بھیج دو''...... وکٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ سن لو کہ مشن آج رات تک مکمل ہونا چاہئے کیونکہ جتنی دیر ہو گی اتنا ہی ناکامی کا خطرہ بڑھتا جائے گا اور میں ناکام ہو کر جیوش پاور سے ملنے والی مراعات سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتی''...... کیتھی نے

کہا تو وکٹر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو وکٹر اٹھ کر بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

''کون ہے''...... وکٹر نے پھاٹک کے قریب پہنچ کر اونچی آواز میں کہا۔

''میں سمتھ ہوں۔ گولڈن کلب سے آیا ہوں''...... باہر سے مردانہ آواز سنائی دی تو وکٹر نے چھوٹا پھاٹک کھول دیا اور ایک درمیانے قد کا آدمی اندر آ گیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے اور کافی تجربہ کار اور گھاگ آدمی ہے۔

''میرا نام وکٹر ہے اور میری بیوی کیتھی بھی یہاں موجود ہے اور تم نے اب ہمارے ساتھ کام کرنا ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''یس سر''...... سمتھ نے کہا اور باقاعدہ وکٹر کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''ادھر گیراج میں کار موجود ہے۔ چابیاں اس کے اندر ہی ہیں اسے چیک کرو اور صاف کر کے باہر لے آؤ۔ تم نے ہمیں پہلے اس مارکیٹ میں لے جانا ہے جہاں خفیہ طور پر حساس اسلحہ فروخت ہوتا ہے۔ اس کے بعد ہمیں کنگ روڈ پر لے جانا ہے۔ وہاں ہم نے ایک فلیٹ کا جائزہ لینا ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''یس سر''...... سمتھ نے کہا اور مڑ کر اس طرف کو بڑھ گیا جدھر گیراج موجود تھا۔ گیراج کا گیٹ کھلا ہوا تھا۔ گیراج میں موجود کار

نظر آ رہی تھی جبکہ وکٹر واپس عمارت کے اندر کی طرف بڑھ گیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وکٹر اور کیتھی کار میں سوار کنگ روڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہ پہلے اسلحہ مارکیٹ سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل، ایس ایس نین اورایک دور مار رائفل لے چکے تھے۔ اس رائفل کو پارٹس کی صورت میں ایک بیگ میں رکھا گیا تھا اور بیگ بالکل عام سا بیگ دکھائی دیتا تھا۔

''آپ نے کس فلیٹ کا جائزہ لینا ہے جناب''...... سمتھ نے ایک موڑ سے کار کوٹرن دیتے ہوئے کہا۔

''کنگ روڈ پر فلیٹ نمبر دو سو''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''آپ کا مطلب عمران صاحب کا فلیٹ ہے''...... سمتھ نے کہا تو وکٹر اور کیتھی دونوں ہی چونک پڑے۔

''کیا تم جانتے ہو عمران کو اور تم نے اسے صاحب کیوں کہا ہے''...... وکٹر نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''صاحب۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ نام کے ساتھ صاحب کہنا میری عادت ہے اور جہاں تک عمران کا تعلق ہے اسے کون نہیں جانتا۔ خاص طور پر انڈر ورلڈ سے تعلق رکھنے والا تو ہر فرد اسے جانتا ہے''...... سمتھ نے کہا۔

''کیوں۔ کیا وہ انڈر ورلڈ کا آدمی ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''نہیں جناب۔ اس کا شاگرد ٹائیگر انڈر ورلڈ کا آدمی ہے لیکن وہ تو صرف بین الاقوامی سطح پر کام کرتا ہے اور چونکہ وہ ہوٹلوں اور

کلبوں میں بہت آتا جاتا ہے اس لئے سب اسے اچھی طرح جانتے ہیں''...... سمتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی اور پھر اسے مخصوص انداز میں بیک کر کے اس نے ایک گلی میں اسے روک دیا۔

''وہ سامنے فلیٹ عمران صاحب کا ہے جناب''...... سمتھ نے سامنے موجود ایک بلڈنگ کی سائیڈ پر جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''عمران کے پاس کار تو ہو گی''...... وکٹر نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ جدید ماڈل کی سپورٹس کار ہے''...... سمتھ نے جواب دیا۔

''وہ کار کہاں کھڑی کرتا ہے''...... وکٹر نے پوچھا۔

''وہ سامنے سیڑھیوں کے ساتھ جو گیٹ نظر آ رہا ہے یہی اس کا گیراج ہے''...... سمتھ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ چلو واپس''...... وکٹر نے کہا۔

''مجھے یہیں اتار دو۔ میں ذرا ادھر ادھر گھوم پھر کر خود ہی پہنچ جاؤں گی''...... کیتھی نے کہا۔

''ہم یہاں موجود ہیں۔ تم جا کر گھوم پھر لو''...... وکٹر نے کہا۔

''صاحب۔ اگر آپ عمران کو ٹارگٹ بنانا چاہتے ہیں تو اس پر یہاں سے نہ حملہ کار سے ہو سکے گا اور نہ اس کے فلیٹ کے اندر جا کر۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ آپ دائیں ہاتھ پر جو بلڈنگ ہے

اس کے عقب سے اس کے اوپر پہنچ جائیں اور وہاں موجود بڑے پبلسٹی بورڈ کی آڑ لے کر دور مار رائفل سے اس وقت اس پر حملہ کریں جب وہ فلیٹ سے باہر آ رہا ہو یا فلیٹ میں جا رہا ہو ورنہ وہ بے حد محتاط، ہوشیار اور ہر طرف سے چوکنا رہنے والا آدمی ہے۔ وہ آسانی سے نہیں مارا جا سکتا اور اگر ایک بار وہ بچ گیا تو پھر وہ بھوت کی طرح آپ کے پیچھے پڑ جائے گا''...... سمتھ نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

''تم ضرورت سے زیادہ ہی ہوشیار لگ رہے ہو۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے''...... وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''جناب۔ باس ہیوگر نے مجھے آپ کے پاس صرف ڈرائیونگ کے لئے نہیں بھیجا۔ باس ہیوگر کے پاس پیشہ ور قاتلوں کا ایک گروپ ہے اور میں اس کا انچارج ہوں۔ میں نے سینکڑوں افراد کو ہلاک کیا ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ کون آدمی کس طرح مارا جا سکتا ہے''...... سمتھ نے کہا۔

''اگر ہم تمہیں معاوضہ دیں تو کیا تم عمران کو ہلاک کر سکتے ہو''۔ وکٹر نے کہا۔

''پیشہ ور قاتل تو خود اپنا بھی دشمن ہوتا ہے۔ آپ معقول معاوضہ دیں تو میں اپنے آپ کو بھی گولی مار سکتا ہوں۔ عمران کی کیا حیثیت ہے''...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بولو۔ کتنا معاوضہ لو گے۔ لیکن یہ سن لو کہ ناکامی کی رپورٹ

نہیں سنی جائے گی اور میں پہلے ہیوگر سے اس معاملے کو کنفرم کروں گا''...... وکٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہ آپ کا حق ہے۔ ویسے بھی آپ یہاں اجنبی ہیں اس لئے آپ کو ہر طرح سے محتاط رہنا ہو گا۔ ویسے تو شاید میں یہ کام نہ لیتا کیونکہ عمران انتہائی خطرناک آدمی ہے لیکن آپ سے چونکہ وعدہ کر لیا ہے اس لئے میں آپ سے صرف دس لاکھ ڈالر لوں گا اور سارا پیشگی۔ بے شک آپ باس ہیوگر سے بات کر لیں''۔ سمتھ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ یہاں قریب کوئی فون بوتھ ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''یہاں قریب ہی ہے۔ آیئے میرے ساتھ''...... سمتھ نے کار سے اترتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وکٹر بھی کار سے اتر گیا جبکہ کیتھی کار میں ہی بیٹھی رہی۔ سائیڈ پر تھوڑا سا آگے بڑھنے پر چوک کے قریب ایک پبلک فون بوتھ موجود تھا۔ سمتھ نے قریبی دکاندار کو نوٹ دے کر اس سے سکے لئے اور پھر یہ سکے وکٹر کو دے دیئے۔ وکٹر نے سکے فون سیٹ میں بنے ہوئے مخصوص خانے میں ڈالے اور سبز بلب کے جلتے ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''گولڈن کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''وکٹر بول رہا ہوں۔ ہیوگر سے بات کراؤ''...... وکٹر نے کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ہیوگر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ہیوگر کی آواز سنائی دی۔

''وکٹر بول رہا ہوں۔ آپ کا بھیجا ہوا آدمی سمتھ پہنچ گیا ہے۔ ہم اسے ایک ٹارگٹ دینا چاہتے ہیں۔ وہ اس ٹارگٹ کو کور کرنے کا دس لاکھ ڈالر مانگ رہا ہے۔ کیا اسے ٹارگٹ اور رقم دے دی جائے یا نہیں''...... وکٹر نے کہا۔

''آپ نے کس کو ہلاک کرانا ہے''...... ہیوگر نے پوچھا۔

''یہاں اسی لئے تو میں نے ٹارگٹ کا لفظ بولا ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''کسے۔ مجھے کھل کر بتائیں''...... ہیوگر نے کہا۔

''ایک آدمی ہے عمران اور وہ کنگ روڈ پر فلیٹ میں رہتا ہے''۔ وکٹر نے کہا۔

''عمران۔ اوہ مائی گاڈ۔ آپ سمتھ سے میری بات کرائیں''۔ ہیوگر نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ اسے منع کرنا چاہتے ہیں''...... وکٹر نے چونک کر کہا۔

''نہیں۔ میں اسے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چاہے وہ کامیاب ہو یا ناکام لیکن پھر کچھ عرصہ کے لئے دارالحکومت چھوڑ جائے ورنہ اگر وہ

عمران یا اس کے ساتھیوں کے ہاتھ آ گیا تو پھر نہ رہے گا گولڈن کلب اور نہ ہیوگر۔ سب کچھ تباہ ہو جائے گا''...... ہیوگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ویسے بھی میرا وسیع تجربہ ہے۔ لگتا تو وہ قابل بھروسہ اور درست آدمی ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''سمتھ بہترین نشانہ باز ہے اور وہ یقیناً کامیاب رہے گا لیکن بہرحال ناکامی بھی کامیابی کے ساتھ ہی لگی رہتی ہے''...... ہیوگر نے کہا تو وکٹر نے باہر کھڑے سمتھ کو اشارے سے بلایا اور رسیور اس کی طرف بڑھا دیا۔

''یس باس۔ سمتھ بول رہا ہوں''...... سمتھ نے رسیور لے کر کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ سمتھ کبھی ناکام نہیں رہا۔ اب بھی نہیں رہے گا''...... سمتھ نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''بس۔ آؤ کوٹھی چلیں۔ وہاں تمہیں گارنٹڈ چیک دیا جا سکتا ہے''۔ وکٹر نے کہا تو سمتھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''آپ کچھ سنجیدہ نظر آ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''پرائی آگ میں جب کودنا پڑے تو پھر ایسی ہی حالت ہوتی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

''پرائی آگ۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے سرسلطان کے پاس جانے اور وہاں ہونے والی بات چیت دوہرا دی۔

''سرسلطان کہتے تو درست ہیں۔ شوگران سے ہمارے بے حد

گہرے دوستانہ تعلقات ہیں اور شوگران نے ہمیشہ پاکیشیا کی آڑے وقت میں مدد کی ہے''...... بلیک زیرو نے الٹا سرسلطان کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''یہ بھی دیکھو کہ ان کی سفارت کار ضرب مسلم کے خلاف کام کر رہی تھی۔ تب ہی اس کے ہاتھ وہ ٹیپ لگی ہے اور مسلمان بہرحال جہاں بھی ہوں ہمارے لئے شوگران اور دوسرے تمام ملکوں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا کیونکہ جب وہ یہاں موجود ہو تو فون وہ خود ہی سنتا تھا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں''...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران اور بلیک زیرو دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ اشد ضرورت کے بغیر سلیمان یہاں فون نہیں کرتا تھا۔

''عمران بول رہا ہوں۔ کیوں فون کیا ہے یہاں''...... عمران نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''صاحب۔ یونان سے ایک صاحب ابوعبداللہ کا فون آیا ہے۔ وہ کسی تنظیم ضرب مسلم کے بارے میں آپ سے بات کرنا چاہتے

ہیں۔ انہوں نے فون نمبر دیا ہے۔ آپ فون کر لیں''...... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران ضرب مسلم اور یونان کے الفاظ سن کر چونک پڑا۔

''کراؤ نوٹ''...... عمران نے کہا اور سامنے پڑا ہوا پیڈ اپنے سامنے گھسیٹ کر قلمدان سے بال پوائنٹ نکال لیا۔ پھر سلیمان فون نمبر لکھواتا رہا اور عمران لکھتا رہا۔

''دوبارہ دوہراؤ نمبر''...... عمران نے کہا تو سلیمان نے نمبر دوبارہ دوہرا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بتایا کہ یہ نمبر یونان کا ہے۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے پہلے انکوائری آپریٹر سے یونان کا رابطہ نمبر معلوم کیا اور پھر اس نے پہلے رابطہ نمبر اور پھر سلیمان کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

''ورلڈ وائیڈ ٹریڈرز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں۔ اگر اس نمبر پر ابوعبداللہ صاحب ہیں تو ان سے بات کرا دیں''۔ عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ میں ابوعبداللہ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خالصتاً عربیوں جیسا تھا۔

''آپ نے پاکیشیا میں میرے فلیٹ پر فون کیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''جناب آپ کے بارے میں ہم بہت پہلے سے واقف تھے لیکن آپ سے نہ کبھی ملاقات ہوئی تھی اور نہ ہی آپ سے پہلے کبھی فون پر بات ہوئی تھی۔ اب چونکہ ہمیں آپ کی خدمات کی ضرورت پڑی ہے اس لئے ریڈ ایگل کے سربراہ ابو خالد سے آپ کے فلیٹ کا نمبر لیا اور وہاں فون کیا تو وہاں سے آپ کے باورچی سلیمان نے فون اٹنڈ کیا۔ آپ موجود نہ تھے جس پر میں نے اسے اپنا نمبر دے کر درخواست کی کہ آپ سے بات کرا دی جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ نے مہربانی کی ہے اور فون کیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ابو خالد ہمارے محسن اور مربی ہیں۔ آپ فرمائیں کیا حکم ہے''۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ضرب مسلم کے بارے میں آپ کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسرائیل کے خلاف ضرب مسلم ایک کھلی جنگ کر رہی ہے اور اسرائیل کا ناطقہ بند کر دیا گیا تھا۔ ہماری یہ تنظیم اس قدر خفیہ ہے کہ آج تک اسرائیلی ایجنٹ ہر ممکن کوشش کے باوجود اس بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکے لیکن بدقسمتی سے ہمارے ایک آدمی کی حماقت کی وجہ سے ایک ایسی مائیکرو ٹیپ باہر نکل گئی ہے جس میں ہمارے خاص اڈوں اور سربرآوردہ

شخصیات کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔ یہ مائیکرو ٹیپ خفیہ طور پر تیار کی گئی تھی لیکن ہمیں اس کا علم ہو گیا اور ہم نے اس آدمی سے اسے برآمد کر لیا اور پھر اسے واش کرنے کے لئے جس آدمی کے ذریعے خصوصی لیبارٹری میں بھیجا گیا اس آدمی کو ہلاک کر دیا گیا اور ٹیپ غائب ہو گئی۔ پھر ہمیں اطلاع ملی کہ یہ ٹیپ شوگران کے ایک ایجنٹ کے ہاتھ لگ گئی ہے اور اس نے اسے سفارت خانے کی تھرڈ سیکرٹری مادام ہوچانگ کو پہنچا دیا ہے کیونکہ یونان میں تمام شوگرانی ایجنٹوں کو وہی ڈیل کرتی ہے۔ پھر اس سے پہلے کہ ہم اس مادام ہوچانگ سے یہ ٹیپ واپس حاصل کرتے، اس پر سفارت خانے سے رہائش گاہ پر جاتے ہوئے حملہ کر دیا گیا۔ مادام ہوچانگ نے کراکش کے سفارت خانے میں پناہ لے لی لیکن حملہ آور وہاں بھی چڑھ دوڑے اور مادام ہوچانگ کو اغوا کر لیا گیا لیکن کراکش سفارت خانے میں مادام ہوچانگ نے خود بتایا کہ اس نے خطرے کے پیش نظر اس ٹیپ کو کسی خفیہ جگہ پہنچا دیا ہے جس کا علم اس کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہے۔ مادام ہوچانگ کے اغوا کے بعد ہم نے اپنے طور پر حملہ آوروں کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ یہودیوں کی ایک انتہائی خفیہ تنظیم جیوش پاور نے یہ کام کیا ہے لیکن باوجود کوشش کے ہم جیوش پاور کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکے۔ البتہ ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ شوگرانی ایجنٹ بھی جیوش پاور کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں ناکام

رہے ہیں اور شوگران حکومت نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرنے کی کوششیں شروع کر دی ہیں کیونکہ یہ بات طے ہے کہ یہودیوں کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمیشہ کامیاب رہی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میں مین کردار آپ کا ہے۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا تھا کہ آپ اگر یہ ٹیپ برآمد کر لیں تو برائے مہربانی اسے شوگران حکومت کے حوالے نہ کریں بلکہ یہ ہمیں واپس کر دیں تا کہ ہماری تنظیم کے اڈے اور بڑی شخصیات خطرے سے بچ سکیں''...... ابوعبداللہ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تعریف کی ہے۔ ویسے فلسطینیوں نے ہمیشہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بے لوث مدد کی ہے اس لئے فلسطینیوں کی مدد کر کے ہمیں دلی خوشی ہوتی ہے۔ آپ نے ابو خالد کا ریفرنس دیا ہے وہ اپنی جگہ مگر ہمارے دلوں میں تو اس وقت سے ضرب مسلم کے لئے بے حد جگہ ہے جب ابوحیش مسلم نے ضرب مسلم کی بنیاد رکھی تھی۔ ابوحیش مسلم سے میری براہ راست بات ہوتی رہتی تھی۔ پھر وہ شہید ہو گئے تو یہ رابطہ ختم ہو گیا اور اب دوبارہ آپ کے ذریعے یہ رابطہ ہو رہا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں ابوحیش کا چھوٹا بھائی ہوں اور یونان میں ضرب مسلم کا انچارج ہوں''...... ابوعبداللہ نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ لیکن یہ بتائیں کہ اب تک تو جیوش پاور مادام ہوچانگ

سے اس ٹیپ کے بارے میں معلومات حاصل کر چکی ہو گی۔ ایسی صورت میں اب مزید کیا، کیا جا سکتا ہے''..... عمران نے کہا۔

''ہمیں یہ تو معلوم نہیں ہے کہ اب تک ایسا کیوں نہیں ہوا لیکن یہ بات درست ہے کہ اب تک ٹیپ جیوش پاور کے ہاتھ نہیں لگی ورنہ وہ لامحالہ ہمارے آدمیوں اور اڈوں پر ریڈ کر چکے ہوتے۔ مگر ہم نے فوری طور پر پرانے اڈوں کو خالی کر دیا ہے اور شخصیات کو بھی شفٹ کر دیا ہے لیکن بہرحال ہمارے لئے یہ اڈے اور شخصیات بے حد اہم ہیں''..... ابو عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ابھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے اس مشن پر کام کرنے کا فیصلہ نہیں کیا کیونکہ وہ پہلے حتمی معلومات حاصل کریں گے کہ کیا واقعی ابھی تک ٹیپ جیوش پاور حاصل نہیں کر سکی۔ پھر اس مشن پر کام کریں گے ورنہ اس مشن پر کام کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا''..... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف جیوش پاور کے خلاف کام نہیں کریں گے حالانکہ یہودیوں کی یہ تنظیم مکڑی کے جالے کی طرح پوری دنیا میں پھیلتی جا رہی ہے اور جس قدر یہ طاقتور ہوتی جائے گی فلسطین تو ایک طرف پوری دنیا کے مسلمانوں کے وجود کو اس سے خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ ایسی تنظیم کا خاتمہ تو ضروری ہو جاتا ہے اور یہ کام پوری دنیا میں صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی کر سکتی ہے۔ اس کے لئے ہم سے جو مدد ممکن ہو سکے گی

اس کے لئے ہم تیار ہیں''..... ابو عبداللہ نے جواب دیا۔

''آپ کے خیالات واقعی قابل قدر ہیں۔ میں آپ کے خیالات اور جذبات چیف تک پہنچا دوں گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس مشن پر کام کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے''..... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ابو عبداللہ کی بات عمران کی سمجھ میں آ گئی ہے۔

''بے حد شکریہ جناب۔ آپ کو ہماری کسی بھی مدد کی ضرورت ہو تو اسی فون نمبر پر آپ مجھ سے بات کر سکتے ہیں''..... ابو عبداللہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا یہ فون محفوظ ہے''..... عمران نے پوچھا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ آپ کی میرے درمیان چار واسطوں سے بات ہو رہی ہے''..... ابو عبداللہ نے جواب دیا۔

''او کے۔ شکریہ۔ اللہ حافظ''..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''بات تو ابو عبداللہ کی ٹھیک ہے۔ اس جیوش پاور کا واقعی خاتمہ ہونا چاہئے''..... عمران نے کہا۔

''لیکن اس کے بارے میں معلومات کہاں سے ملیں گی''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات واقعی سوچنے کی ہے۔ کراس ورلڈ آرگنائزیشن کے پاس ایسا سیکشن ہے جو ایسی تنظیموں کے بارے میں معلومات

رکھتا ہے۔ سرخ ڈائری دینا ذرا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے سرخ جلد والی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے ڈائری لے کر اسے کھولا اور پھر کافی دیر تک ورق الٹتا رہا۔ پھر اس نے ایک صفحے کو چند لمحے غور سے دیکھا اور ڈائری بند کر کے اس نے اپنے سامنے میز پر رکھی اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کراس ورلڈ آرگنائزیشن''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ سپیشل ممبر۔ میری سپیشل سیکشن کے اولڈ ہنری سے بات کراؤ''......عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کافی دیر تک لائن پر خاموشی طاری رہی۔ شاید عمران کی ممبر شپ کمپیوٹر پر چیک کی جا رہی تھی۔

''سپیشل سیکشن سے ہنری بول رہا ہوں''...... ایک بلغم زدہ آواز سنائی دی۔

''اولڈ ہنری کہو۔ یہ خالی ہنری کیا ہوتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کون بول رہے ہو''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''تمہیں میرا تعارف نہیں کرایا گیا یا تمہاری یادداشت اتنی کمزور

ہو گئی ہے کہ چند لمحوں بعد ہی تمہیں نام پوچھنا پڑ گیا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے کہا گیا ہے کہ پاکیشیا سے کوئی سپیشل ممبر مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''پھر اس رابطہ کار لڑکی کی یادداشت کو داد دینی چاہئے۔ بہرحال میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ یہ تم ہو ناٹی بوائے۔ بڑے طویل عرصے بعد اولڈ ہنری کو یاد کیا ہے تم نے''...... اس بار چیختے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہر بار خوف کے مارے میں نے فون نہیں کیا کہ کہیں اولڈ ہنری مزید اولڈ ہونے کی وجہ سے مجھے پہچاننے سے ہی انکار کر دے''۔ عمران نے جواب دیا تو اولڈ ہنری نے زوردار قہقہہ لگایا۔

''تم کیسے بھول سکتے ہو ناٹی بوائے۔ بولو۔ کیسے فون کیا ہے۔ کیا معلومات چاہئیں تمہیں''...... اولڈ ہنری نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم یہودی نہیں ہو اس لئے تم سے پوچھ رہا ہوں۔ جیوش پاور یہودیوں کی کوئی بین الاقوامی تنظیم ہے اور ایسی تنظیموں کا کراس ورلڈ آرگنائزیشن کا سپیشل سیکشن اور خصوصاً اولڈ ہنری خصوصی خیال رکھتا ہے''......عمران نے کہا۔

''ہمارے ریکارڈ میں تو اس بارے میں سب کچھ واش کر دیا گیا

ہے۔ صرف اس تنظیم کا نہیں بلکہ یہودیوں سے متعلق تمام تنظیموں کے بارے میں۔ ظاہر ہے مالکان کو جب ادھر سے معقول معاوضہ مل جاتا ہے تو پھر اپنے آپ کو تباہ کرانا ضروری تو نہیں ہے''۔ اولڈ ہنری نے گول مول سی بات کرتے ہوئے کہا۔

''ریکارڈ سے تو واش ہو سکتا ہے لیکن اولڈ ہنری کی یادداشت کو تو واش نہیں کیا جا سکتا''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اولڈ ہنری ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''اولڈ ہنری کی یادداشت۔ اس معاملے میں صرف ناٹی بوائے کے لئے تو کام دے سکتی ہے اور کسی کے لئے نہیں۔ لیکن اولڈ ہنری کو اس بارے میں اپنے طور پر معلومات ہیں اور وہ یہ بھی کہ اس تنظیم کو وجود میں آئے چار سال ہوئے ہیں۔ اس کا بانی ایکریمیا کا کا ایک فیلڈ ایجنٹ کرنل شیفرڈ ہے جو ایکریمین ایجنسی سے ہٹا دیا گیا تو اس نے دنیا بھر کے مالدار یہودیوں سے رابطہ کر کے بے پناہ فنڈ اکٹھا کیا اور جیوش پاور قائم کر لی اور خود اس کا چیف بن گیا اور ابھی تک چیف ہے اور صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس کا آفس ناراک میں ہے۔ کہاں ہے۔ اس کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں ہے اور اس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں بھی صرف اتنا معلوم ہے کہ کسی جزیرے میں ہے۔ ویسے پوری دنیا میں اس کے ایجنٹ پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ تنظیم پوری دنیا میں یہودی غلبے کے لئے کام کر رہی ہے انتہائی خفیہ تنظیم ہے لیکن بے حد طاقتور بھی ہے۔ اس کے اندر

زیادہ تر ایکریمین یہودی ایجنٹ کام کرتے ہیں''..... اولڈ ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن ناراک جیسے شہر میں کرنل شیفرڈ کو کیسے تلاش کیا جائے۔ اس کا کوئی فون نمبر یا کوئی مزید اتہ پتہ''..... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ اس سے زیادہ معلوم نہیں ہے ورنہ میں کم از کم تم سے تو نہ چھپاتا اور یہ کچھ بھی صرف مجھے معلوم ہے اور شاید کسی کو اتنا بھی معلوم نہ ہو''..... اولڈ ہنری نے جواب دیا۔

''اوکے۔ تھینک یو اینڈ گڈ بائی''..... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے گڈبائی کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''اس سے تو ظاہر ہے کہ کوئی ٹارگٹ نہیں بنایا جا سکتا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ صرف نام سے تو کچھ نہیں ہوتا۔ میرا خیال ہے کہ میں سرسلطان سے کہوں کہ وہ شوگران حکومت سے بات کریں۔ شاید ان کے پاس کچھ بہتر معلومات ہوں''..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اب آپ فلیٹ پر جا رہے ہیں''..... بلیک زیرو نے احتراماً اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ویسے تم فارن ٹیم کے لئے کاغذات وغیرہ تیار کراؤ۔ معلومات ملتے ہی ہم فوری روانہ ہو جائیں گے''..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تمہیں کیا ہو گیا ہے وکٹر۔ تم بزدلوں کی طرح مشن سے گھبرا کیوں رہے ہو''...... رہائش گاہ پر پہنچتے ہی کیتھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں گھبرا نہیں رہا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ہمیں سامنے نہیں آنا چاہئے اور اگر سمتھ یہ کام کر دے تو ہمیں سامنے آنے کی ضرورت نہیں ہے''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''یہ اور تمہارا ہیوگر دونوں مل کر ہمیں احمق بنا رہے ہیں اور سمتھ نے اتنی بھاری رقم لے کر فرار ہو جانا ہے اور اس ہیوگر نے الٹا ہمیں بلیک میل کرنا ہے''...... کیتھی نے کہا تو وکٹر کے ہونٹ بھنچ گئے۔

''تو پھر اب کیا کریں۔ اب تو میں سمتھ اور ہیوگر دونوں کو کہہ بیٹھا ہوں۔ اب اگر ہم پیچھے ہٹے تو یہ دونوں ہمارے بارے میں

اطلاع دینے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کریں گے''...... وکٹر نے کہا۔

''تم اس سمتھ کو اندر بلاؤ۔ میں خود اس سے بات کرتی ہوں''۔ کیتھی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو وکٹر سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو سمتھ اس کے پیچھے تھا۔

''سمتھ۔ تم کب اس عمران پر حملہ کرو گے اور کیسے''...... کیتھی نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

''میں فلیٹ کے سامنے چھپ جاؤں گا اور جیسے ہی عمران آئے گا میں اس پر فائر کھول دوں گا اور وہ ہلاک ہو جائے گا''...... سمتھ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

''جبکہ تم نے وکٹر کو مشورہ دیا تھا کہ بلڈنگ کے اوپر لگے ہوئے پبلسٹی بورڈ کی اوٹ لے کر فائر کیا جائے اور تم نے کہا تھا کہ دور مار رائفل بھی اسے دے دی جائے۔ اب تم دوسری بات کر رہے ہو''...... کیتھی نے کہا۔

''میڈم۔ آپ غیر ملکی ہیں۔ آپ کھلے عام ایسا نہیں کر سکتے جبکہ میں یہاں کا رہنے والا ہوں اس لئے میری وہاں موجودگی کا کسی نے نوٹس نہیں لینا''...... سمتھ نے جواب دیا۔

''او کے''...... کیتھی نے ایسے لہجے میں کہا کہ سمتھ کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے لیکن دوسرے لمحے

کمرہ سٹک سٹک کی آوازوں اور سمتھ کے حلق سے نکلنے والی چیخوں
سے گونج اٹھا اور وہ اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔ کیتھی نے
جیب سے سائیلنسر لگا جدید ترین مشین پسٹل نکال کر فائر کھول دیا
تھا اور گولیاں چونکہ سیدھی سمتھ کے دل میں گھس گئی تھیں اس لئے
وہ نیچے گر کر چند لمحوں سے زیادہ نہ تڑپ سکا اور ساکت ہو گیا جبکہ
ایک سائیڈ پر کھڑا وکٹر حیرت سے پلکیں جھپکا رہا تھا۔

''میں تو یہی سمجھا تھا کہ تم سمتھ کی باتوں سے مطمئن ہو گئی ہو
لیکن اب اس کی لاش ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گی''...... وکٹر
نے کہا۔

''کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کار میں ڈال کر اسے کسی بھی ویران جگہ
پر پھینک دیں گے لیکن اس وقت جب ہم اس عمران کا خاتمہ کر لیں
گے۔ اس کی لاش اگر پہلے ہیوگر کو مل گئی تو وہ سمجھ جائے گا کہ ہم
نے یہ کام کیا ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''حیرت ہے۔ لگتا ہے کہ پاکیشیا کی آب و ہوا نے تمہیں ذہین
بنا دیا ہے''...... وکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور تمہیں احمق''...... کیتھی نے جواب دیا تو وکٹر بے اختیار ہنس
پڑا۔

''اب کیا کرنا ہے۔ یہ بتاؤ''...... وکٹر نے چند لمحوں بعد پوچھا۔

''کرنا کیا ہے۔ سمتھ نے درست کہا تھا۔ تم عقبی طرف سے
چھت پر چڑھ جاؤ اور پبلسٹی بورڈ کی اوٹ لے کر فلیٹ کی سیڑھیوں

کو نشانہ بناؤ۔ میں خود اندر جا کر اس سے ملتی ہوں اور اسے گولی
ماروں گی لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا تو میں کوشش کروں گی کہ اسے باہر
لے آؤں اور تم اسے ہلاک کر دینا۔ ہمیں دونوں طرف سے بھرپور
وار کرنا چاہئے''...... کیتھی نے کہا۔

''اس کی اصل تصویر تو ہم نے دیکھی ہوئی ہے اس لئے ہم
اسے پہچان تو لیں گے لیکن جب تک میں چھت پر پہنچ کر تمہیں
کاشن نہ دوں تم نے فلیٹ میں نہیں جانا''...... وکٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم کار اس گلی میں روک دینا۔ میں گلی میں ہی
رہوں گی جبکہ تم رائفل والا بیگ اٹھا کر اس گلی کے عقبی طرف جا کر
اس بلڈنگ کے عقب میں پہنچ جاؤ۔ وہاں ایسی جگہ لازماً ہو گی جہاں
سے تم اوپر پہنچ سکو ورنہ یہ سمتھ تمہیں ایسا مشورہ نہ دیتا۔ پھر مجھے
ریڈ کاشن دے دینا۔ میں کار سے اتر کر فلیٹ کی طرف بڑھ جاؤں
گی۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... کیتھی نے باقاعدہ ماہرانہ انداز
میں منصوبہ بندی کرتے ہوئے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وکٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... وکٹر نے مختصر بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہیوگر بول رہا ہوں۔ گولڈن کلب سے''...... دوسری طرف
سے ہیوگر کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ وکٹر بول رہا ہوں''...... وکٹر نے اس بار اپنا نام لیتے
ہوئے کہا۔ چونکہ ہیوگر کا نام سن کر اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر

دیا تھا اس لئے ہیوگر کی آواز اب کیتھی تک بھی پہنچ رہی تھی۔

''سمتھ کہاں ہے'' ...... ہیوگر نے پوچھا۔

''کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کوئی خاص بات ہے''۔ وکٹر نے چونک کر پوچھا۔

''میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ وہ سامنے کے رخ سے عمران پر حملہ کرنے کی بجائے اس بلڈنگ کے عقبی طرف موجود باغ میں داخل ہو کر بڑی کھڑکی سے فلیٹ کے اندر جائے۔ اس طرح وہ یقینی کامیابی حاصل کر لے گا'' ...... ہیوگر نے جواب دیا۔

''وہ تو چیک لے کر ابھی ابھی واپس چلا گیا ہے'' ...... وکٹر نے کیتھی کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ ویسے وہ خاصا ہوشیار آدمی ہے اس لئے یقیناً وہ اپنے مشن میں کامیاب رہے گا۔ گڈ بائی'' ...... دوسری طرف سے جلدی جلدی کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو وکٹر نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''اگر واقعی عقبی طرف سے کوئی راستہ ہے تو ہم زیادہ آسانی سے فلیٹ کے اندر داخل ہو کر اس عمران کے سر پر پہنچ سکتے ہیں''۔ وکٹر نے کہا۔

''نہیں۔ اس طرح ہم زیادہ خطرے میں پڑ جائیں گے۔ وہ خطرناک آدمی اور انتہائی تربیت یافتہ ہے اس لئے اس نے لامحالہ عقبی راستے کی خصوصی حفاظت کا انتظام کیا ہو گا۔ ہم جتنی سادگی

سے کام کریں گے اتنا ہی یقینی طور پر کامیاب رہیں گے'' ...... کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو پھر تمہارا براہ راست اس کے فلیٹ پر جانا بھی خطرناک ہے۔ تمہیں بھی کچھ ہو سکتا ہے'' ...... وکٹر نے کہا تو کیتھی بے اختیار ہنس پڑی۔

''تمہارا یہ ریمارک مجھے مجبور کر دے گا کہ تمہیں گولی مار دوں لیکن بطور بیوی مجھے تمہارا یہ ریمارک پسند آیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں میری موت و زندگی سے فرق پڑتا ہے'' ...... کیتھی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میں مذاق نہیں کر رہا۔ سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں'' ...... وکٹر نے کہا۔

''کیا تم بھول گئے ہو کہ میں مارشل کوئین ہوں۔ عمران جیسے دس کے لئے اکیلی کافی ہوں اور تم قطعاً فکر مت کرو۔ میں اس کے سنبھلنے سے پہلے اسے گولی مار دوں گی اور میرا نشانہ خطا نہیں ہو سکتا'' ...... کیتھی نے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''آؤ چلیں'' ...... وکٹر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور کیتھی بھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

عمران نے فلیٹ میں پہنچ کر سرسلطان کو فون کیا کہ وہ شوگران حکام سے جیوش پاور کے بارے میں مزید معلومات اگر ان کے پاس ہوں تو معلوم کر لیں اور پھر سرسلطان نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ابھی اس سلسلے میں بات کرتے ہیں اور پھر وہ خود اسے فلیٹ پر فون کریں گے اس لئے عمران اب سٹنگ روم میں کرسی پر بیٹھا سرسلطان کی طرف سے آنے والے فون کا شدت کا انتظار کر رہا تھا جبکہ سلیمان کسی کام کے لئے مرکزی مارکیٹ گیا ہوا تھا اور کہہ کر گیا تھا کہ اس کی واپسی شام کو ہو گی جبکہ عمران کرسی پر بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ جیوش پاور کے بارے میں حتمی معلومات کہاں سے حاصل کرے۔ اولڈ ہنری نے صرف ناراک اور کرنل شیفرڈ کے بارے میں بتایا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ ناراک جیسے بین الاقوامی شہر میں کرنل شیفرڈ کو صرف اس کے نام سے تلاش کرنا تقریباً ناممکن

ہے۔ ویسے بھی شیفرڈ ایکریمینز کا مقبول عام نام ہے اور ناراک میں سینکڑوں نہیں تو بے شمار شیفرڈ موجود ہوں گے۔ ابھی وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے''...... دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

''کچھ معلوم ہوا سرسلطان''...... عمران نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

''نہیں عمران بیٹے۔ وہ جیوش پاور کے بارے میں کوئی تفصیل نہیں جانتے۔ صرف اتنا انہیں معلوم ہے کہ اس کا ہیڈکوارٹر بحراوقیانوس کے کسی جزیرے پر ہے لیکن کہاں ہے یہ معلوم نہیں ہے''...... سرسلطان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ اب تم اس پر کام نہیں کرو گے''۔ سرسلطان نے چونک کر کہا۔

''نہیں سرسلطان۔ کام تو بہرحال کرنا ہے کیونکہ شوگران کے ساتھ ساتھ ضرب مسلم کے سربراہ ابوعبداللہ کا بھی فون آیا ہے۔ وہ

بھی اس ٹیپ کے بارے میں بے حد متفکر ہیں لیکن انہوں نے ایک
ایسی بات کر دی ہے جس سے مجھ پر طاری تذبذب یکلخت دور ہو
گیا''...... عمران نے کہا۔

''کون سی بات''...... سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

''میں نے جب انہیں کہا کہ اب تک یہودی مادام ہوچانگ
سے وہ ٹیپ حاصل کر چکے ہوں گے اس لئے اب ان کے پیچھے
بھاگنا حماقت ہی ہو گا تو انہوں نے کہا کہ جیوش پاور صرف ضرب
مسلم کے خلاف کام نہیں کر رہی بلکہ وہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے
خلاف کام کر رہی ہے اس لئے پوری دنیا کے مسلمانوں کے تحفظ
کے لئے اس کے ہیڈکوارٹر کا خاتمہ ضروری ہے اور یہ بات میرے
دل کو لگی اس لئے میرا مشن پر کام کرنے یا نہ کرنے کا تذبذب ختم
ہو گیا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بات تو ان کی ٹھیک ہے لیکن تم اس ہیڈکوارٹر کا سراغ کیسے
لگاؤ گے''...... سر سلطان نے کہا۔

''اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ میری مدد کرے اور اللہ تعالیٰ
بڑا رحیم و کریم ہے۔ جب سب راستے بند نظر آئیں تو خلوص دل
سے اگر دعا کی جائے تو بند راستے خودبخود کھل جاتے ہیں''۔ عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب و کامران کرے اور تمہاری حفاظت
کرے۔ اللہ حافظ''...... سر سلطان نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں

کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ایک
طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر تک وہ بیٹھا سوچتا
رہا کہ آخر کس طرح جیوش پاور کے بارے میں معلومات حاصل
کرے کیونکہ اب بات الجھ گئی تھی۔ پہلے اسے کراس ورلڈ
آرگنائزیشن کے اولڈ ہنری نے بتایا تھا کہ جیوش پاور کا ہیڈکوارٹر
ناراک میں ہے اور کرنل شیفرڈ اس کا چیف ہے لیکن اب سر سلطان
نے بتایا ہے کہ شوگران کے مطابق جیوش پاور کا ہیڈکوارٹر بحراوقیانوس
کے کسی جزیرے پر واقع ہے۔ عمران اب بیٹھا مسلسل یہی سوچ رہا
تھا لیکن کوئی بات کسی صورت واضح نہ ہو رہی تھی۔ اس بارے میں
معلومات حاصل کرنے کے لئے کوئی ذریعہ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا
تھا جبکہ مشن کی نوعیت انتہائی فوری تھی۔ جب وہ سوچتے سوچتے
تھک گیا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر وہ
باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ وضو کر
کے دو نفل پڑھے گا اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا کہ وہ کوئی
راستہ ظاہر کر دے۔ یہ نسخہ اس کی اماں بی نے اسے بتایا تھا اور
ہزاروں نہیں تو سینکڑوں بار وہ اس کا تجربہ کر چکا تھا اس لئے اسے
اب بھی یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے کوئی نہ کوئی راستہ اسے
ضرور دکھائے گا۔ دو نفل پڑھنے اور خلوص دل سے دعا کرنے کے
بعد اس کے بے چین دل کو جیسے سکون مل گیا اور پھر اس نے الماری
سے ایک کتاب نکالی اور اسے پڑھنے کے لئے وہ واپس کرسی پر بیٹھا

ہی تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔

''اس وقت کون آ گیا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کتاب ہاتھ میں پکڑے وہ اسی طرح بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ کال بیل ایک بار پھر بجی تھی۔

''کون ہے''...... عمران نے عادت کے مطابق کنڈی کھولنے سے پہلے اونچی آواز میں پوچھا۔

''میرا نام کیتھی ہے اور میں ایکریمین ہوں۔ مجھے مسٹر عمران سے ملنا ہے''...... دروازے کی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین ہی تھا اس لئے عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ کسی کیتھی سے واقف نہ تھا۔ بہرحال اس نے کنڈی ہٹائی اور دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک قدرے لمبے قد اور مردانہ بالوں کی مالک لڑکی کھڑی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ پر لیڈیز لیدر جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

''آپ عمران ہیں''...... اس عورت نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ آیئے''...... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

''شکریہ''...... کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اندر داخل ہو گئی۔ عمران نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ کیتھی کو ساتھ لے کر ڈرائنگ روم میں آ گیا۔

''مجھے افسوس ہے مسٹر عمران''...... یکلخت عمران کو عقب سے

کیتھی کی آواز سنائی دی کیونکہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے وہ رہنمائی کے لئے آگے تھا جبکہ کیتھی اس کے عقب میں تھی۔ کیتھی کی آواز میں ایسا تاثر تھا کہ عمران تیزی سے مڑا اور اسی لمحے اس نے سامنے کھڑی کیتھی کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اسے شعلہ چمکتا نظر آیا تو وہ اپنی تربیت کے مطابق لاشعوری طور پر یکلخت غوطہ کھا کر سائیڈ پر ہوا اور گولی سامنے دیوار سے جا ٹکرائی۔ مشین پسٹل شاید ڈبل سیٹنگ کا تھا کہ جب چاہو اس میں سے ریوالور کی طرح ایک گولی نکلے اور جب چاہو مشین پسٹل کی طرح گولیوں کا برسٹ باہر آئے اور شاید اس وقت مشین پسٹل سنگل پر ایڈجسٹ کیا گیا تھا کہ اس میں سے ایک گولی نکلی تھی۔ بہرحال عمران کے غوطہ لگاتے ہی کیتھی نے اپنا ہاتھ موڑا تو عمران ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس بار بھی گولی اس کو تقریباً چھوتی ہوئی نکل گئی لیکن اس کے ساتھ ہی عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب اس کے ہاتھ سے نکل کر پوری قوت سے کیتھی کے اس ہاتھ پر لگی جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔ مشین پسٹل ہاتھ سے نکلتے ہی کیتھی اسے اٹھانے کے لئے مڑی۔

''بس رک جاؤ ورنہ''...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو کیتھی مڑتے مڑتے رک گئی لیکن اس کے چہرے پر عمران کے

ہاتھ میں مشین پسٹل دیکھ کر کوئی گھبراہٹ پیدا نہ ہوئی۔

''میرا نام کیتھی ہے۔ گو میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم میری توقع سے زیادہ پھرتیلے ہو لیکن''...... کیتھی نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتی وہ یکلخت کسی پھرکی کی طرح گھومی اور اس کی لات پوری قوت سے عمران کے اس ہاتھ پر پڑی جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا اور مشین پسٹل عمران کے ہاتھ سے نکل کر دور کونے میں جا گرا۔

''اب سنبھلو''...... کیتھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر پھرکی کی طرح گھومی اور اس نے لات عمران کی پسلیوں پر مارنے کی کوشش کی لیکن عمران اب پوری طرح تیار تھا اس لئے کیتھی کے گھومتے ہی وہ یکلخت ایک قدم اچھل کر پیچھے ہٹا اور اس کے ساتھ ہی کیتھی کی گھومتی ہوئی لات جیسے ہی اس کے سامنے سے گزری عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کی پنڈلی پر مخصوص انداز میں تھپکی دی تو کیتھی تھپکی کی وجہ سے اپنی لات کو بروقت کنٹرول نہ کر سکی اور وہ ایک اور چکر کھا گئی لیکن دوسرے لمحے عمران کی لات حرکت میں آئی اور اس بار کیتھی چیختی ہوئی پہلو کے بل پوری قوت سے عقبی دیوار سے جا ٹکرائی اور پھر نیچے قالین پر گر گئی۔ عمران نے اس کے بے قابو چکر کے دوران اس کی پشت پر لات کی ضرب لگا دی تھی جس کے نتیجے میں وہ اچھل کر عقبی دیوار سے پوری قوت سے

ٹکرائی اور نیچے قالین پر جا گری تھی لیکن عمران اس کی قوت برداشت پر اس وقت حیران رہ گیا جب وہ نیچے گرتے ہی اس طرح اچھلی جیسے بند سپرنگ اچانک کھل جانے پر اچھلتا ہے اور پلک جھپکنے میں وہ ڈرائینگ روم کے دروازے سے باہر راہداری میں جا کھڑی ہوئی۔ عمران اس کے پیچھے لپکا لیکن کیتھی تو ہوا کے گھوڑے پر سوار تھی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی دروازے تک پہنچی اور حیرت انگیز طور پر اس نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھولا اور باہر نکل گئی۔ عمران اسے پکڑنے کے لئے اچھل کر آگے بڑھا اور پھر جیسے ہی وہ اس کے پیچھے دوڑتا ہوا سیڑھیاں اترنے لگا اس کی آنکھوں میں دور سے چمک پڑی تو وہ ایک بار پھر لاشعوری طور پر غوطہ لگا کر نیچے زمین پر جا گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور دوسرے لمحے اس کا جسم فضا میں رول ہوتا ہوا سائیڈ دیوار کو کراس کر کے عقبی باغ کے ایک حصے میں جا گرا۔ چمک کے فوراً بعد دور مار رائفل چلنے کی مخصوص آواز اسے ہلکی سی سنائی دی تھی اور گولی اس کے جسم کے قریب سے نکل گئی تھی۔ دوسرا فائر اس وقت ہوا جب وہ عقبی باغ میں گرنے کے لئے رول کی صورت میں فضا میں اڑتا ہوا جا رہا تھا۔ اس بار بھی گولی اس کے قریب سے گزر گئی تھی۔ باغ میں گرتے ہی عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر دوڑتا ہوا عقبی باغ کے دوسرے دروازے کی طرف بڑھا جو سائیڈ روڈ پر نکلتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس پر جس انداز میں حملہ کیا گیا

ہے وہ لوگ آخری لمحوں تک جدوجہد کرنے کے قائل ہوتے ہیں اس لئے دیوار کے اوپر سے بھی کوئی بم پھینکا جا سکتا ہے یا مزید کوئی کارروائی کی جا سکتی ہے اس لئے اس نے سوچا تھا کہ جب وہ انہیں نظر نہیں آئے گا تو لامحالہ یہ لوگ فرار ہونے کی کوشش کریں گے اور وہ انہیں آسانی سے چیک کر لے گا اس لئے وہ دوڑتا ہوا عقبی دروازے سے سائیڈ روڈ پر پہنچا اور پھر وہاں سے وہ واپس چوک پر پہنچا تو اس کی نظریں سامنے ایک گلی سے نکلتی ہوئی سفید رنگ کی کار پر پڑ گئیں۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ایکریمین بیٹھا ہوا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر کیتھی تھی۔ کار گلی سے نکلتے ہی تیزی سے مڑی اور دوڑتی ہوئی آگے چوک سے بائیں ہاتھ پر مڑ کر اس کی نظروں سے غائب ہو گئی۔ عمران چند لمحے وہیں رکا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ لیکن محتاط انداز میں چلتا ہوا اپنے فلیٹ کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اسے خدشہ تھا کہ سامنے والی بلڈنگ پر ابھی تک دور مار رائفل سے نشانہ لگانے والا موجود نہ ہو لیکن سیڑھیاں چڑھ کر جب اس نے چھت کا جائزہ لیا تو چھت خالی تھی۔ عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا اوپر فلیٹ پر آیا اور پھر دروازہ اندر سے لاک کر کے وہ تیزی سے سٹنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''وہیکل رجسٹریشن آفس کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

''وہیکل رجسٹریشن آفس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ سپاٹ تھا۔

''ملٹری انٹیلی جنس سے کرنل شہزاد بول رہا ہوں''...... عمران نے لہجہ بدل کر اور بارعب بناتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت نرم پڑ گیا تھا۔

''ایک کار کا نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ نمبر کس کے نام رجسٹرڈ ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ بتائیں سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اس کار کا رجسٹریشن نمبر بتا دیا جس میں اس نے کیتھی کو بیٹھے دیکھا تھا۔

''ہولڈ کریں سر۔ میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتا ہوں''۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... تھوڑی دیر بعد وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے کہا۔

''سر۔ یہ کار گولڈن کلب کے مالک ہیوگر کے نام رجسٹرڈ ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اچھی طرح چیک کر لیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اس بارے میں معمولی سی لیکیج تمہاری موت کا باعث بن سکتی ہے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر۔ آپ بے فکر رہیں سر''۔ دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر عقبی الماری میں سے اس نے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر اپنے سامنے میز پر رکھ کر اس نے اس پر ٹائیگر کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کالنگ۔ اوور''...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''تم اس وقت کہاں ہو۔ اوور''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''ہنی مون کلب میں باس۔ اوور''...... ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گولڈن کلب اور ہیوگر کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔ اوور''۔ عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ گارڈن روڈ پر بڑا مشہور کلب ہے اور ہیوگر اس کا مالک اور مینجر ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ ہیوگر اپنے آفس میں موجود ہوگا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''کیا تم وہیں سے اس سے معلومات حاصل کر سکتے ہو یا اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس لانا ہوگا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''کس قسم کی معلومات باس۔ اوور''...... ٹائیگر نے پوچھا تو عمران نے اسے اپنے اوپر ہونے والے قاتلانہ حملے اور پھر کار میں اس لڑکی کو جاتے دیکھنے کے بارے میں بتا کر یہ بھی بتا دیا کہ وہیکل رجسٹریشن آفس نے بتایا ہے کہ یہ کار گولڈن کلب کے ہیوگر کے نام رجسٹرڈ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ قاتل ہیوگر سے متعلق ہیں۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ یقیناً یہ کار اس نے کسی ایکریمین گروپ کو دی ہوگی یا پھر اس نے انہیں رہائش گاہ مہیا کی ہوگی اور یہ کار بھی اس رہائش گاہ پر ہوگی اس لئے اس سے اس کے آفس میں ہی معلومات حاصل کرنا ہوں گی۔ اگر ایسا ہے تو ان حملہ آوروں پر فوری حملہ کیا جا سکے۔ اوور''...... ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''کیا اس کے آفس میں اس سے تمام معلومات مل جائیں گی۔

اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے اس لئے میں اس سے مل بھی لوں گا اور معلومات بھی حاصل کر لوں گا۔ اوور''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ اس طرح نہیں۔ میں جوانا کو بھیج رہا ہوں۔ تم ہیوگر کو وہاں سے اغوا کر کے رانا ہاؤس لے آؤ۔ بس اتنی احتیاط کرنا کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس کو میں نے اغوا کرایا ہے۔ تم بھی اپنا میک اپ کر لینا تاکہ تمہیں وہاں پہچانا نہ جا سکے۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''یس باس۔ آپ جوانا کو گارڈن روڈ پر گولڈن کلب بھجوا دیں۔ میں وہاں موجود ہوں گا۔ مجھے اس کے آفس کے عقبی راستے کا علم ہے۔ میں جوانا کے ساتھ اسے اٹھا لاؤں گا۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ساتھ ہی پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رانا ہاؤس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں۔ جوانا کہاں ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یہیں ہے باس''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اسے بلاؤ فون پر''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور علیحدہ رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

''یس ماسٹر۔ میں جوانا بول رہا ہوں''...... کچھ دیر بعد جوانا کی آواز سنائی دی۔

''جوانا۔ گارڈن روڈ پر ایک کلب ہے گولڈن کلب۔ ٹائیگر وہاں موجود ہو گا۔ اس کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہیوگر ہے۔ اسے تم نے زندہ اور صحیح سلامت اٹھا کر رانا ہاؤس لے آنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس ماسٹر''...... جوانا نے جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر ڈریسنگ روم میں چلا گیا تاکہ لباس تبدیل کر سکے۔ لباس تبدیل کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک اسے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ کچھ اور لوگ بھی اسے نشانہ بنانے کے لئے باہر موجود ہوں اور یہ ضروری نہیں کہ ہر بار آدمی بچ جائے اس لئے اس نے بیرونی دروازے کو اندر سے اس انداز میں بند کیا کہ سوائے سلیمان کے اور کوئی اسے باہر سے نہ کھول سکے اور پھر وہ عقبی راستے سے ہوتا ہوا فلیٹ سے باہر آیا اور عقبی باغ میں سے گزر کر وہ سائیڈ روڈ سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اگلے ہی چوک سے اسے خالی ٹیکسی مل گئی تو اس نے اسے اس روڈ پر چلنے کا کہہ دیا جس روڈ پر رانا ہاؤس موجود تھا۔

کیتھی اور وکٹر دونوں اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ ان دونوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔

''یہ بہت برا ہوا۔ میں نے اسی خدشہ کے پیش نظر سمتھ کو آگے کرنے کی کوشش کی تھی۔ اب وہ پوری طرح ہوشیار ہو گیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارا سراغ لگا کر یہاں ہمارے سروں پر پہنچ جائے''...... وکٹر نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اور شاید میری زندگی کا پہلا آدمی ہے جو مجھ سے بچ گیا ہے لیکن کب تک۔ میں اس کا پیچھا اس وقت تک نہیں چھوڑوں گی جب تک وہ ختم نہیں ہو جاتا''...... کیتھی نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا۔

''تم نے بتایا نہیں کہ اندر ہوا کیا تھا کہ تمہیں بھاگ کر باہر آنا

پڑا''...... وکٹر نے کہا۔

''بس لاشعوری طور پر ایک چھوٹی سی حماقت ہو گئی جس کا نتیجہ ہمارے خلاف نکلا ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''کیسی حماقت''...... وکٹر نے چونک کر پوچھا۔

''وہ عمران مجھے لے کر اپنے کمرے میں داخل ہوا۔ میں اس کے عقب میں تھی اور میں نے مشین پسٹل نکال لیا لیکن گولی مارنے سے پہلے میں نے اسے کہا کہ مسٹر عمران۔ مجھے افسوس ہے''۔ ابھی میں نے فقرہ مکمل نہ کیا تھا کہ وہ تیزی سے پلٹ پڑا۔ میں نے گولی چلائی مگر وہ غوطہ کھا گیا اور اس طرح وہ گولی سے بچ گیا پھر اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب مار کر میرے ہاتھ سے مشین پسٹل نکال دیا۔ میں نے اس پر حملہ کر دیا لیکن وہ مجھ سے بھی زیادہ مہارت سے مڑا اور جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ پر قابو پا لے گا تو میں نے اسے باہر لا کر تمہاری رائفل کا نشانہ بنانے کا سوچا اور پھر وہ میرے پیچھے باہر بھی آ گیا لیکن تمہارا نشانہ بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا اور وہ غائب ہو گیا''...... کیتھی نے کہا۔

''وہ ہوا میں رول ہوتا ہوا ایک دیوار کی دوسری طرف باغ میں جا گرا اور پھر غائب ہو گیا۔ میں نے دوبارہ اسے نشانہ بنایا لیکن وہ تو انسان کی بجائے چھلاوہ بنا ہوا تھا''...... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب کیا کرنا ہے۔ ہم نے بہرحال اس کا خاتمہ کرنا ہے۔ میرا

خیال ہے کہ میں میک اپ کر لوں کیونکہ اس نے مجھے دیکھ لیا ہے اور ساتھ ہی خاموشی سے رہائش گاہ بھی چھوڑ دیں کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ وہ ہمارا سراغ لگاتا ہوا یہاں تک پہنچ جائے گا''۔۔۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔تم میک اپ کرو۔ میں ہیوگر سے بات کرتا ہوں''۔ وکٹر نے کہا۔

''ہیوگر کے علاوہ تمہارے پاس اور کوئی ٹپ نہیں ہے''۔۔۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

''کیوں۔ ہیوگر تو سامنے نہیں آیا''۔۔۔۔۔۔ وکٹر نے کہا۔

''جاتے ہوئے میں نے سمتھ کی لاش ویران علاقے میں پھینک دی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ اب تک وہ دستیاب ہو چکی ہو اور ہیوگر ہم پر بھی شک کر سکتا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم خاموشی سے یہ کوٹھی چھوڑ دیں ورنہ وہ عمران کو بھی ہمارے بارے میں اطلاع دے سکتا ہے یا کوئی اور اقدام ایسا کر سکتا ہے جس سے ہمیں نقصان پہنچے''۔۔۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

''اوکے۔ ایک اور ٹپ بھی ہے آرتھر کی۔ میں اس سے بات کرتا ہوں''۔۔۔۔۔۔ وکٹر نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ویسٹرن کلب کا نمبر دیں''۔۔۔۔۔۔ وکٹر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور وکٹر نے مزید کچھ کہے بغیر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ویسٹرن کلب''۔۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''مسٹر آرتھر سے بات کرائیں''۔۔۔۔۔۔ وکٹر نے کہا۔

''آپ کہاں سے بول رہے ہیں''۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''ناراک سے''۔۔۔۔۔۔ وکٹر نے جواب دیا۔

''اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''۔۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ہیلو۔ آرتھر بول رہا ہوں''۔۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''مسٹر آرتھر۔ میرا نام وکٹر ہے۔ کرنل شیفرڈ نے آپ کو کال کی ہو گی''۔۔۔۔۔۔ وکٹر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یس سر۔ حکم سر''۔۔۔۔۔۔ آرتھر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہم اس وقت انڈس کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود ہیں۔ ہمیں آپ اس کالونی یا کسی قریبی کالونی میں ایک رہائش گاہ مہیا کر دیں

جہاں کار بھی موجود ہو''..... وکٹر نے کہا۔

''کیا آپ یہاں پاکیشیا کے دارالحکومت میں ہیں''..... آرتھر نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں اور میری بیوی کیتھی۔ ہم دونوں یہاں ہیں اور ہم نے ایک رئیل اسٹیٹ کے ذریعے یہ کوٹھی حاصل کی تھی لیکن اب ہم اسے خاموشی سے چھوڑ کر فوری طور پر کسی اور کوٹھی میں شفٹ ہونا چاہتے ہیں۔ آپ کو انتہائی معقول معاوضہ مل سکتا ہے''..... وکٹر نے کہا۔

''یس سر۔ اس کالونی سے ملحقہ مون لائٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے میں آپ شفٹ ہو جائیں۔ وہاں ایک آدمی موجود ہے۔ اس کا نام گرانڈ ہے۔ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ وہ آپ کی خدمت بھی کرے گا۔ میں اسے فون کر دیتا ہوں۔ آپ اپنا نام بتائیں گے تو وہ آپ کو خوش آمدید کہے گا''..... آرتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تم گرانڈ کو فون کر دو۔ ہم وہاں پہنچ رہے ہیں''۔ وکٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ کیتھی اس دوران دوسرے کمرے میں جا کر میک اپ کر چکی تھی اور اب اس کے بالوں کا رنگ اور چہرے کے نقوش خاصی حد تک تبدیل ہو چکے تھے۔

''ٹھیک ہے۔ اب تمہیں آسانی سے نہیں پہچانا جائے گا۔ آؤ سامان لے لو۔ ہم نے مون لائٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے

میں شفٹ ہونا ہے''..... وکٹر نے کہا۔

''بہت دور ہے یا قریب ہی ہے یہ کالونی''..... کیتھی نے پوچھا۔

''اس سے ملحقہ کالونی بتائی گئی ہے''..... وکٹر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ پھر تو دونوں کے درمیان کافی فاصلہ ہے۔ ہمیں ٹیکسی میں جانا ہوگا''..... کیتھی نے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں ٹیکسی دیکھتا ہوں''..... وکٹر نے کہا اور پھر وہ کوٹھی سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اسے ایک خالی ٹیکسی مل گئی۔ وہ واپس کوٹھی میں آیا اور اس نے سامان وغیرہ ٹیکسی میں رکھا اور پھر کیتھی اور وکٹر دونوں ٹیکسی میں سوار ہوکر مون لائٹ کالونی کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ مون لائٹ کالونی میں داخل ہو گئے اور پھر کچھ دیر کی تلاش کے بعد وہ مطلوبہ کوٹھی کے سامنے پہنچ گئے۔ وکٹر ٹیکسی سے نیچے اترا اور اس نے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک دبلا پتلا لیکن پھرتیلا سا آدمی باہر آ گیا۔

''تمہارا نام گرانڈ ہے''..... وکٹر نے اس کے جثے کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ آپ کون ہیں''..... گرانڈ نے پوچھا۔

''میرا نام وکٹر ہے۔ ویسٹرن کلب کے آرتھر نے تمہیں فون کیا

ہو گا''...... وکٹر نے کہا۔

''اوہ۔ یس سر۔ آیئے سر۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ گاڑی اندر لے آئیں''...... گرانڈ کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر پھاٹک کے اندر چلا گیا تو وکٹر واپس ٹیکسی میں آ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے بڑا پھاٹک کھل گیا تو وکٹر کے اشارے پر ٹیکسی ڈرائیور ٹیکسی پھاٹک کے اندر لے گیا اور پھر سامان وغیرہ اتارنے میں گرانڈ نے بھی ڈرائیور کی مدد کی اور چند لمحوں بعد خالی ٹیکسی واپس چلی گئی تو گرانڈ نے پھاٹک بند کر دیا۔

''وکٹر نے کوٹھی کے اندر پہنچ کر پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگایا اور پھر اس نے گرانڈ سے شراب لانے کا کہہ کر سٹنگ روم کا رخ کیا جہاں وہ کیتھی کو چھوڑ گیا تھا۔

''اب کوٹھی بھی بدل لی ہے اور میک اپ بھی میں نے کر لیا ہے لیکن اب اس عمران کا خاتمہ کیسے ہو گا''...... کیتھی نے کہا۔

''ابھی کچھ مت کہو۔ گرانڈ شراب دے جائے پھر تبصرہ کریں گے''...... وکٹر نے کہا تو کیتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد گرانڈ اندر داخل ہوا۔ اس نے شراب کی بوتل اور دو گلاس اٹھائے ہوئے تھے۔ اس نے بوتل کھول کر دونوں گلاسوں کو آدھا آدھا بھرا اور پھر بوتل بند کر کے میز پر رکھی اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ کچھ دیر تک وکٹر اور کیتھی اپنے اپنے خیالات میں گم شراب پیتے رہے۔

''ہاں۔ پھر کیا پروگرام بنایا ہے تم نے''...... کیتھی نے کہا۔

''اب ہمیں باہر سے ہی فائر کرنا ہو گا۔ اب فلیٹ کے اندر جانے کا تو سکوپ ختم ہو گیا''...... وکٹر نے کہا۔

''یہاں اس کے کافی آدمی ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے باہر اپنے آدمیوں کو تعینات کر دیا ہو''...... کیتھی نے کہا۔

''تو پھر تم بتاؤ کہ کیا کیا جائے۔ اس پوری بلڈنگ کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے''...... وکٹر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ دوسرا ناکام حملہ کرنے کی بجائے ہمیں دو تین روز بالکل خاموش رہنا چاہئے۔ وہ مطمئن ہو جائے گا اور نگرانی وغیرہ بھی ختم ہو جائے گی تو اچانک اس پر کاری وار کیا جائے''۔ کیتھی نے کہا۔

''میرا بھی یہی خیال ہے۔ یہ ملک اس کا ہے۔ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور اس پر بڑا سخت حملہ ہوا ہے اس لئے ابھی وہ ہر لحاظ سے خبردار ہو گا اور ہم یہاں محفوظ ہیں اس لئے دو تین روز آرام سے گزر جائیں گے پھر حملہ کریں گے''...... وکٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ارے یہ کیا۔ میرا سر کیوں گھوم رہا ہے''۔ اچانک کیتھی نے چونک کر کہا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا شراب کا گلاس میز پر رکھ دیا تھا۔

''اوہ۔ شراب میں کوئی گڑبڑ ہے''...... وکٹر نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس نیچے گر گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اسے تیزی سے چلنے والے چھت کے پنکھے سے باندھ دیا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ چند لمحوں بعد اس کے گھومتے ہوئے ذہن پر سیاہ پردہ پھیلتا چلا گیا۔

ٹائیگر نے کار گولڈن کلب کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ کلب کے اندر جانے کی بجائے کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا تاکہ جوانا کے آنے پر اس سے ملاقات کر سکے اور پھر اسے وہاں کھڑے چند ہی لمحے گزرے تھے کہ جوانا کی بحری جہاز نما کار اس کے قریب آ کر رک گئی۔

''کہاں سے اٹھانا ہے اسے''...... جوانا نے کار کا دروازہ کھول کر باہر آتے ہوئے ٹائیگر سے کہا۔

''عقبی دروازے سے اسے لانا ہوگا لیکن اس سڑک پر کار کو روکا نہیں جا سکتا کیونکہ وہاں پارکنگ کی اجازت نہیں ہے۔ پولیس لفٹر گاڑیاں اٹھا کر لے جاتے ہیں اس لئے کار تم پارکنگ میں ہی روکو۔ اسے بے ہوش کرنے کے بعد میں واپس آ کر اپنی کار وہاں لے آؤں گا''...... ٹائیگر نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تو جوانا سر ہلاتا ہوا

واپس کار میں بیٹھا اور دوسرے لمحے کار کمپاؤنڈ گیٹ سے ہو کر پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی جبکہ ٹائیگر وہیں کمپاؤنڈ پھاٹک کے پاس ہی کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا واپس آیا تو ٹائیگر اسے ساتھ لے کر ایک لمبا چکر کاٹ کر کلب کی عقبی طرف ایک سڑک پر آ گیا۔ یہاں فٹ پاتھ خاصا بڑا تھا اور لوگ آ جا رہے تھے۔ ٹائیگر ادھر ایک دروازے کے سامنے رک گیا۔

''یہ عقبی راستہ ہے''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے پر زور زور سے ہاتھ مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد دروازے کے اوپر والے حصے میں ایک چوکور کھڑکی سی کھل گئی۔ اس کھڑکی پر بھی فولادی سلاخیں لگی ہوئی تھیں اور کسی سخت چہرے والے آدمی نے اس کھڑکی سے باہر جھانکا۔

''ریڈ پسٹل ڈبل فائر''...... ٹائیگر نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی وہ کھڑکی بند ہوئی اور پھر دروازہ کھل گیا۔ اندر ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ دروازے کے پاس ایک مسلح آدمی موجود تھا جبکہ موڑ کے پاس بھی مسلح آدمی کھڑا تھا۔ ٹائیگر اور جوانا دونوں اندر داخل ہوئے تو ان کے عقب میں دروازہ بند کر دیا گیااور جب وہ دونوں راہداری کے ایک موڑ کے پاس پہنچے تو وہاں موجود دربان نے بازو آگے کر کے انہیں روک دیا۔ جوانا کے چہرے پر یکلخت آگ کا الاؤ سا ابھرا لیکن پھر وہ نارمل ہو گیا۔

''ریڈ فائر ڈبل پسٹل''...... اس بار ٹائیگر نے پہلے سے الٹ بات کی تو دربان نے بازو ہٹا لیا اور ٹائیگر اور جوانا دونوں آگے بڑھ گئے۔

''اتنی مغز ماری کی بجائے ان دونوں کی گردنیں زیادہ آسانی سے توڑی جا سکتی تھیں اور ویسے بھی انہیں ختم ہی کرنا ہے''...... جوانا نے آگے بڑھتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ ہمیں ایسے حالات مل جائیں کہ ہم یہیں ہیوگر سے پوچھ گچھ کر لیں''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ راہداری مڑ کر آگے ایک کھلے دروازے پر ختم ہوئی اور وہ دونوں اس دروازے کو کراس کر کے ایک بڑے ہال میں آ گئے جہاں علیحدہ علیحدہ چار میزیں لگی ہوئی تھیں اور ان پر تقریباً غیر ملکیوں کی اکثریت موجود تھی جو کارڈز کھیلنے میں مصروف تھے۔ ایک سائیڈ پر راہداری تھی جس کے آخر میں ایک بند دروازہ تھا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا لیکن راہداری میں کوئی دربان موجود نہ تھا۔

''آؤ جوانا۔ یہاں کوئی دربان نہیں ہے''...... ٹائیگر نے مڑ کر جوانا سے کہا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے بند دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ٹائیگر نے دروازے کی سائیڈ میں دیوار پر لٹکے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور اس پر موجود سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

''یس''...... ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر ہوں ہیوگر۔ دروازہ کھولو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ ایک منٹ''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو ٹائیگر نے رسیور ہک پر لٹکا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازے کے اوپر جلتا ہوا سرخ رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خودبخود جھٹکے سے ڈھیلا پڑ گیا تو ٹائیگر نے آہستہ سے دروازے کو دبایا تو وہ کھلتا چلا گیا۔

''آؤ''...... ٹائیگر نے مڑے بغیر کہا اور اندر داخل ہو گیا۔ جوانا اس کے ساتھ تھا۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں آفس ٹیبل کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے پر سختی اور قدرے سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔

''یہ کون ہے''...... ہیوگر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے جوانا کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا ساتھی ہے جوانا۔ سنیک کلرز کا چیف ہے''...... ٹائیگر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''سنیک کلرز۔ ہاں۔ کبھی یہ نام بہت مشور ہوا تھا''...... ہیوگر نے کہا اور پھر ٹائیگر اور جوانا سے مصافحہ کر کے اس نے انہیں صوفوں پر بیٹھنے کے لئے کہا اور خود اپنی کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز کی سائیڈ پر موجود کوئی بٹن پریس کیا تو دروازہ کھٹاک کی آواز سے خودبخود بند ہو گیا اور دروازے کے اوپر اندرونی طرف موجود سرخ

رنگ کا بلب جل اٹھا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ کہ بغیر پیشگی اطلاع کے کیسے آنا ہوا''۔ ہیوگر نے کہا۔

''تمہاری میری دوستی کو کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔ ہیوگر''...... ٹائیگر نے کہا۔

''دس بارہ سال تو ہو گئے ہوں گے۔ کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... ہیوگر نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ تم مجھے اتنے سالوں سے بخوبی جانتے ہو اس لئے میں جو معلوم کرنا چاہتا ہوں اگر تم خود ہی بتا دو گے تو ہم خاموشی سے اٹھ کر یہاں سے چلے جائیں گے ورنہ تم بہتر سمجھتے سکتے ہو کہ کیا ہو سکتا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو ہیوگر بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے دھمکی دے رہے ہو''...... ہیوگر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ٹائیگر۔ وقت ضائع مت کرو۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے''۔ جوانا نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا، اچانک بولتے ہوئے کہا۔

''تم۔ تم یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو''...... ہیوگر نے یکلخت انتہائی مشتعل لہجے میں جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک ہاتھ میز کی کھلی دراز میں چلا گیا۔

''میں جا رہا ہوں ٹائیگر۔ تم نے تو کہا تھا کہ ہوگر تمہارا دوست ہے لیکن''...... جوانا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے سامنے بیٹھے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتا اچانک اس کا دیوہیکل جسم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ ہوگر کے حلق سے نکلنے والی گھٹی گھٹی چیخ اور پھر دھماکے سے گونج اٹھا۔ جوانا نے یکلخت تیزی سے مڑ کر ہاتھ بڑھایا تھا اور پلک جھپکنے میں ہوگر میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا ایک دھماکے سے دونوں صوفوں کے درمیان کھلی جگہ پر قالین پر دھماکے سے آ گرا تھا۔ اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن ٹائیگر جو یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اس نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اس کو تیزی سے اوپر کی طرف موڑ دیا اور ہوگر کا اٹھتا ہوا جسم ایک دھماکے سے نیچے گرا اور اس کا چہرہ تیزی سے بگڑتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے پیر کو ذرا نیچے کر کے دباؤ کم کیا تو ہوگر کا بگڑا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

''بولو۔ میرے استاد علی عمران پر قاتلانہ حملہ کے لئے تم نے سپورٹ مہیا کی تھی۔ بولو''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''کک۔کون۔کون علی عمران''...... ہوگر نے رک رک کر کہا۔

''بکواس مت کرو۔ سچ بتاؤ ورنہ''...... ٹائیگر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پیر کو دبا کر اوپر کیا تو

ہوگر کی حالت زیادہ خراب ہوتی چلی گئی۔ ٹائیگر نے پیر کو پیچھے کیا اور ساتھ ہی دباؤ کم کیا تو ہوگر کی تکلیف کی شدت سے آدھے سے زیادہ باہر نکل آنے والی آنکھیں واپس اندر چلی گئیں۔

''بولو۔ ورنہ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''مم۔ مجھے مت مارو۔ میں سب بتا دیتا ہوں۔ مجھے مت مارو''...... اس بار ہوگر نے کراہتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی حالت واقعی خراب ہو گئی تھی۔

''بولو۔ سب کچھ بتا دو۔ میرا وعدہ کہ تمہیں ہلاک نہیں کیا جائے گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''پیر ہٹاؤ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ سب کچھ بتا دوں گا''۔ ہوگر نے کہا تو ٹائیگر نے پیر ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جھک کر فرش پر پڑے ہوگر کو بازو سے پکڑا اور ایک زور دار جھٹکے سے اٹھا کر سائیڈ صوفے پر ڈال دیا۔ ہوگر نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے گلے کو مسلنا شروع کر دیا۔

''سب کچھ بتا کر اپنی جان بچا لو ہوگر۔ یہ غیر ملکی تمہارے کام نہیں آ سکیں گے اور نہ ہی ان سے لی ہوئی دولت۔ بولو''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''اگر اب یہ ہچکچائے تو مجھے بتانا''...... جوانا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''تم۔تمہارا انداز پیشہ ور قاتلوں کا ہے۔ کیا تم پیشہ ور قاتل ہو''۔

ہیوگر نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ جوانا ہے۔ ایکریمیا کے سب سے خوفناک پیشہ ور قاتلوں کے گروپ ماسٹر کلرز کا جوانا''...... ٹائیگر نے کہا تو ہیوگر کے چہرے پر انتہائی مرعوبیت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ ماسٹر کلرز۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ گروپ انتہائی معروف گروپ تھا ایکریمیا کا۔ پھر یکلخت پورا گروپ غائب ہو گیا''...... ہیوگر نے کہا۔

''اس گروپ کے تتر بتر ہونے کی وجہ میرا استاد علی عمران تھا۔ اس گروپ نے اس کے قتل کی اس طرح بکنگ کر لی تھی جس طرح تم نے کی ہو گی اور پھر پورا گروپ میرے استاد سے ٹکرا کر ختم ہو گیا۔ جوانا نے عمران صاحب کے مقابلے میں شکست تسلیم کر لی اور اب یہ عمران صاحب کا ساتھی ہے''...... ٹائیگر نے اسے مرعوب دیکھ کر مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ سنو۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ ایکریمیا کی ایک خطرناک خفیہ یہودی تنظیم ہے جس کا نام جیوش پاور ہے اور اس کا چیف کرنل شیفرڈ ہے۔ وہ ناراک میں رہتا ہے لیکن کہاں رہتا ہے اس بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ ایکریمیا میں ایک رونالڈ کلب ہے۔ اس کلب کا مالک رونالڈ میرا گہرا دوست ہے۔ اس نے کرنل شیفرڈ سے کہہ کر مجھے پاکیشیا میں اپنا ایجنٹ مقرر کرا دیا تھا۔ پھر مجھے ناراک سے کرنل شیفرڈ کا فون آیا کہ اس کے دو سپر ایجنٹ

ایک عورت اور ایک مرد وکٹر نامی پاکیشیا آ رہے ہیں۔ ان کی رہائش کے اور دوسرے تمام انتظامات کرنے ہیں۔ میں نے انڈس کالونی کی کوٹھی نمبر ون ون سیون اے ان کے لئے بک کرا لی اور ایک کار بھی وہاں پہنچا دی۔ وہ دونوں ایجنٹ آ گئے۔ انہوں نے مجھے فون کیا کہ انہوں نے کنگ روڈ کا جائزہ لینا ہے۔ اس لئے انہیں کوئی ڈرائیور بھجوا دیا جائے۔ میں نے سمتھ کو بھجوا دیا۔ سمتھ بھی پیشہ ور قاتل ہے۔ اسے جب معلوم ہوا کہ یہ دونوں کنگ روڈ پر رہنے والے خطرناک آدمی علی عمران کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس نے ان سے رقم وصول کرنے کا پلان بنایا اور پھر وہ ان سے دس لاکھ ڈالر لے اڑا۔ اس نے مجھے فون کیا تو میں نے اسے کہا کہ وہ خاموشی سے شہر چھوڑ جائے۔ جب یہ دونوں واپس چلے جائیں گے تو میں اسے واپس کال کر لوں گا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے۔ اس سے زیادہ معلوم نہیں''...... ہیوگر نے خود ہی تمام تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کار کا نمبر کیا ہے جو تم نے انہیں دی تھی۔ کس کمپنی کی اور کس رنگ کی کار ہے''...... ٹائیگر نے پوچھا تو ہیوگر نے تفصیل بتا دی۔

''او کے۔ جوانا۔ میں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ اسے ہلاک نہیں کیا جائے گا لیکن تم نے اس سے کوئی وعدہ نہیں کیا''...... ٹائیگر نے ساتھ کھڑے جوانا سے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ہیوگر کچھ بولتا تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ہیوگر چیختا ہوا اچھل کر پہلے

صوفے پر پہلو کے بل گرا اور پھر الٹ کر نیچے قالین پر آ گرا۔ اس کے سینے سے خون فوارے کی طرح ابل رہا تھا۔ وہ چند لمحے پھڑکتا رہا اور پھر ساکت ہو گیا۔

"میں دروازہ کھولوں۔ اب ہم نے واپس جانا ہے اور راستے میں موجود دونوں دربانوں کی گردنیں بھی توڑنی ہیں تاکہ وہ ہمارے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتا سکیں"..... ٹائیگر نے میز کی سائیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تاکہ میز کی سائیڈ پر موجود بٹن پریس کر کے دروازہ کھول سکے اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ٹائیگر نے بٹن پریس کیا تو دروازے پر جلتا ہوا سرخ بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی کٹک کی آواز کے ساتھ ہی دروازے کا لاک کھل گیا۔ جوانا نے اس دوران ہیوگر کو اٹھا کر صوفے کے پیچھے پھینک دیا تاکہ دروازہ کھلتے ہی سامنے اس کی لاش نظر نہ آئے۔ اب جب تک صوفہ نہ ہٹتا اس وقت تک لاش سامنے نہ آ سکتی تھی۔ وہ دونوں دروازہ کھول کر باہر آ گئے۔ ٹائیگر نے دروازے کو کھینچ کر اس طرح بند کر دیا جیسے وہ پوری طرح بند ہو لیکن اوپر موجود بلب تو بجھا ہوا تھا۔ ظاہر ہے جب تک اندر سے بٹن پریس نہ کیا جاتا بلب نہ جل سکتا تھا۔ ہال میں موجود افراد اپنے اپنے کاموں میں اس قدر مگن تھے کہ کسی نے بھی ٹائیگر اور جوانا کو شاید غور سے بھی نہ دیکھا تھا اور جوانا اور ٹائیگر اطمینان سے چلتے ہوئے راہداری کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا جوزف کی کال کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے جوزف کو فون کر کے کہہ دیا تھا کہ جب بھی ٹائیگر اور جوانا گولڈن کلب کے ہیوگر کو اٹھا کر لے آئیں تو وہ اسے بلیک روم میں کرسی پر جکڑ کر اسے فلیٹ پر اطلاع دے لیکن کافی وقت گزر چکا تھا لیکن جوزف کا فون نہ آیا تھا۔ ایک دو بار تو اس نے سوچا کہ خود ہی جوزف کو فون کر کے پوچھ لے لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ جیسے ہی یہ لوگ آئیں گے جوزف ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اسے فون کر دے گا۔ اس کا مطلب تھا کہ ابھی تک ٹائیگر اور جوانا، ہیوگر کو ساتھ لے کر رانا ہاؤس نہیں پہنچے تھے۔ اس کا ایک ہی مطلب ہو سکتا تھا کہ ہیوگر کلب میں موجود نہ ہو گا اور اس کی واپسی کا انتظار کیا جا رہا ہو گا اور پھر دو گھنٹے سے زیادہ وقت گزر گیا تو عمران کو پریشانی لاحق ہونے لگی۔ اس نے اٹھ کر الماری سے

ٹرانسمیٹر نکالا تا کہ ٹائیگر کو کال کر سکے کہ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران تیزی سے مڑا۔ اس نے ٹرانسمیٹر میز پر رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جوزف بول رہا ہوں باس۔ ٹائیگر اور جوانا ایک غیر ملکی مرد اور ایک عورت کو لے آئے ہیں۔ یہ دونوں ہی بے ہوش ہیں۔ میں نے انہیں بلیک روم میں راڈز میں جکڑ دیا ہے''...... جوزف نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''ٹائیگر کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''باہر موجود ہے باس''...... جوزف نے کہا۔

''اسے بلاؤ اور میری بات کراؤ اس سے''...... عمران نے کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے کہا اور پھر رسیور علیحدہ رکھنے کی آواز سنائی دی۔

''ہیلو باس۔ میں ٹائیگر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''جوزف بتا رہا ہے کہ تم ایک غیر ملکی مرد اور ایک عورت کو لے آئے ہو۔ کون لوگ ہیں یہ اور ہیوگر کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ ہیوگر سے ہم نے اس کے آفس میں ہی پوچھ گچھ کر لی تھی۔ اس نے بتایا کہ جیوش پاور کے دو ایجنٹوں کو اس نے انڈس

کالونی میں ایک رہائش گاہ اور ایک کار دی تھی اور وہ کنگ روڈ کا جائزہ لینے جانا چاہتے تھے اس لئے اس ہیوگر نے ایک آدمی سمتھ کو بھجوا دیا۔ وہ پیشہ ور قاتل تھا۔ اس نے جب آپ کا نام سنا کہ یہ دونوں آپ کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو اس نے اپنی پیشکش کر دی کہ دس لاکھ ڈالر اسے دیئے جائیں تو وہ آپ کو ہلاک کر دے گا جبکہ وہ آپ کے بارے میں جانتا تھا۔ اس نے ہیوگر سے بات کی تو ہیوگر نے اسے کہا کہ وہ ان سے دس لاکھ ڈالر لے کر خاموشی سے شہر چھوڑ جائے اور پھر جب یہ دونوں غیر ملکی واپس چلے جائیں گے تو وہ اسے کال کر لے گا۔ بس ہیوگر کو اتنا ہی معلوم تھا۔ ہم نے اسے ہلاک کیا اور پھر اس کے کلب کے عقبی دروازے سے نکل کر اور چکر کاٹ کر کلب کے سامنے کے رخ اندر آ گئے اور پارکنگ سے اپنی کاریں لے کر انڈس کالونی پہنچ گئے۔ وہاں کوٹھی نمبر ون ون سیون اے بتائی گئی تھی لیکن وہ کوٹھی خالی تھی لیکن اس کا ماحول بتا رہا تھا کہ کوٹھی حال ہی میں خالی کر دی گئی تھی۔ وہ کار بھی وہاں موجود تھی۔ ہم باہر آئے اور پھر ٹیکسی سٹینڈ سے معلومات حاصل کیں تو ایک ٹیکسی ڈرائیور نے بتایا کہ اس کوٹھی سے دو غیر ملکی ایک مرد اور ایک عورت کو وہ مون لائٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے میں چھوڑ آیا ہے۔ ہم مون لائٹ کالونی پہنچے اور پھر کوٹھی نمبر اٹھارہ اے کے سامنے پہنچ گئے۔ میری کار میں ڈبل زیرو ڈبل ایکس موجود تھا۔ میں نے اس کے ذریعے چیکنگ کی تو کوٹھی کے اندر ایک مرد اور

ایک عورت کی نشاندہی کی گئی جس پر میں نے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر ان دونوں کو کار میں ڈال کر ہم رانا ہاؤس لے آئے''...... ٹائیگر نے فون پر ہی پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ان کا سامان لے آئے ہو یا نہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس میں داخل ہو رہی تھی۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا جبکہ باہر ٹائیگر موجود تھا۔ ٹائیگر نے اسے سلام کیا تو عمران نے سلام کا جواب دیا اور پھر اسے اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر وہ بلیک روم میں داخل ہوا تو وہاں ایک مرد اور ایک عورت بے ہوشی کے عالم میں راڈز میں جکڑے ہوئے کرسیوں پر موجود تھے۔ گو اس عورت کا چہرہ اس عورت سے یکسر مختلف تھا جو عمران پر حملہ کرنے کے لئے فلیٹ میں آئی تھی لیکن اس کا چہرہ دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ وہ میک اپ میں ہے۔ مرد کو اس نے پہلے بغور دیکھا نہ تھا لیکن اس کے چہرے پر بھی موجود میک اپ وہ پہچان گیا تھا۔

''جوانا''...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا جو پہلے سے بلیک روم میں موجود تھا۔

''یس ماسٹر''...... جوانا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''الماری میں سے میک اپ واشر نکال کر ان دونوں کے میک اپ واش کرو''...... عمران نے کہا۔

''یس ماسٹر''...... جوانا نے کہا اور پھر وہ ہال کے کونے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ میک اپ واشر کو استعمال میں لانے کے بعد واپس الماری کی طرف لے جا رہا تھا تو دونوں غیر ملکیوں کے چہرے بدل چکے تھے اور اب اس عورت کا چہرہ سامنے تھا جس نے عمران کے فلیٹ میں داخل ہو کر اس پر حملہ کیا تھا۔ اس عورت نے اپنا نام کیتھی بتایا تھا۔

''اب ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ''...... عمران نے کہا تو جوانا نے جیب سے ایک لمبی گردن والی نیلے رنگ کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھول کر اس نے بوتل کا دہانہ پہلے اس مرد کی ناک سے لگایا اور پھر چند لمحوں بعد آگے بڑھ کر اس عورت کی ناک سے لگا دیا اور پھر بوتل ہٹا کر اس نے بوتل کا ڈھکن لگایا اور اسے جیب میں ڈال کر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس دوران جوزف بھی بلیک روم میں آ کر عمران کے عقب میں کھڑا ہو گیا تھا جبکہ ٹائیگر عمران کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

''اس مرد کا کیا نام بتایا تھا ہیوگر نے''...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''وکٹر''...... ٹائیگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا

دیا۔ چند لمحوں بعد ان دونوں نے کسمساتے ہوئے انداز میں آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو ان کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی لیکن پھر یکلخت شعور کی چمک ابھری اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے لاشعوری طور پر جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئے۔ عمران خاموش بیٹھا انہیں یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہا تھا اور پھر جیسے ہی ان دونوں کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر پڑیں تو وہ دونوں نمایاں طور پر چونک پڑے۔

''یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب''...... پہلے کیتھی نے بولتے ہوئے کہا۔

''ہم کہاں ہیں''...... وکٹر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''کیتھی اور وکٹر۔ تم دونوں مجھے پہچان تو گئے ہو گے۔ تم دونوں جیوش پاور کے سپر ایجنٹ ہو اور اس قدر دلیر بھی کہ کھلے عام میرے فلیٹ میں داخل ہو کر مجھے ہلاک کر سکتے ہو اور کھلے عام دور مار رائفل سے مجھ پر فائر کھول سکتے ہو۔ اس کے باوجود معصوم بچوں کی طرح حیرت ظاہر کر رہے ہو''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ ہم تو تمہیں پہچانتے بھی نہیں۔ ہم تو اپنی رہائش گاہ میں تھے۔ پھر یہاں کہاں آ گئے''...... کیتھی نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''تم دونوں یہ سمجھ رہے ہو کہ تم ابھی میک اپ میں ہو لیکن تم

دونوں ایک دوسرے کی شکلیں دیکھ کر تو ایک دوسرے کو بتا سکتے ہو کہ تمہارے میک اپ واش کر دیئے گئے ہیں''..... عمران نے کہا تو دونوں نے ایک دوسرے کو اس طرح دیکھا جیسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہے ہوں۔

''تم کون ہو اور ہم کہاں ہیں''..... وکٹر نے اس بار خاصے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور مجھے فخر ہے کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں اور میرے ساتھ میرا شاگرد ٹائیگر ہے۔ میرے عقب میں میرے ساتھی جوزف اور جوانا ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ تم نے جو کار مجھ پر حملے کے لئے استعمال کی تھی اس کے رجسٹریشن نمبر سے معلوم ہوا تھا کہ اس کار کا تعلق گولڈن کلب کے ہیوگر سے ہے۔ چنانچہ ٹائیگر اور جوانا، ہیوگر کے سر پر پہنچ گئے اور پھر اسے بتانا پڑا کہ اس نے تمہیں انڈس کالونی میں رہائش گاہ نمبر ون ون سیون اے دی ہے اور یہ کار بھی اس رہائش گاہ کے ساتھ شامل ہے اور تمہارے نام وکٹر اور کیتھی ہیں۔ تم دونوں جیوش پاور کے سپر ایجنٹ ہو۔ تم نے یہاں آ کر ہیوگر گروپ کے ایک پیشہ ور قاتل سمتھ کو دس لاکھ ڈالر دے کر میرے قتل کے لئے بکنگ کرائی لیکن ہیوگر کو معلوم نہ تھا کہ سمتھ کی بجائے سپر ایجنٹوں نے مجھ پر حملہ کر کے مجھے عزت بخشی ہے۔ بہرحال ہیوگر کو آف کر کے ٹائیگر اور جوانا انڈس کالونی پہنچے تو وہاں

کوٹھی خالی تھی لیکن اندر کار موجود تھی۔ ٹائیگر اور جوانا دونوں کوٹھی سے باہر آئے اور قریب ہی چوک پر ٹیکسی سٹینڈ سے معلومات حاصل کیں تو وہاں ایک ٹیکسی ڈرائیور نے بتایا کہ تم دونوں کو اس کوٹھی سے اٹھا کر مون لائٹ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے میں چھوڑ آیا ہے تو ٹائیگر اور جوانا وہاں پہنچ گئے۔ پھر ٹائیگر نے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر تم دونوں کو بے ہوشی کے عالم میں اٹھا کر یہاں لے آئے۔ اب تم یہاں موجود ہو۔ میں نے یہ ساری تفصیل اس لئے بتا دی ہے کہ تم جیسے یہ ایجنٹ زیادہ دیر تک حیران ہوتے رہیں تو ان کی سپر ایجنسی کا گراف نیچے گرنا شروع ہو جاتا ہے''..... عمران نے کہا تو وکٹر اور کیتھی دونوں نے بے اختیار ایک طویل سانس لئے۔

''تم کیا چاہتے ہو''..... وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''صرف اتنا کہ تم اپنی ٹانگ کرسی کے عقب میں لے جا کر بٹن تلاش کرنے کی کوشش چھوڑ دو۔ اس سے تمہیں کوئی فائدہ نہ ہو گا کیونکہ اب جدید کرسیاں آ گئی ہیں جو باقاعدہ تکنیک سے کھلتی اور بند ہوتی ہیں''..... عمران نے کہا تو وکٹر کے بھینچے ہوئے ہونٹ مزید بھنچ گئے۔

''سنو وکٹر اور کیتھی۔ جس طرح تم دونوں کو ٹریس کر کے بے ہوش کیا گیا تھا تم دونوں کو گولی بھی ماری جا سکتی تھی جیسا کہ ہیوگر سے پوچھ گچھ کر کے اسے گولی مار دی گئی ہے کیونکہ اس نے پاکیشیا

میں رہتے ہوئے پاکیشیا کے مفادات کے خلاف کام کیا تھا لیکن تم دونوں نے ابھی تک سوائے مجھ پر قاتلانہ حملہ کرنے کے اور کچھ نہیں کیا اور نہ ہی ابھی تک تمہارے ہاتھوں کوئی پاکیشیائی ہلاک ہوا ہے اور تم دونوں ایجنٹ چاہے یہودی ایجنٹ ہی سہی اور میں چونکہ اپنے اوپر حملوں کا انتقام لینے کا عادی نہیں ہوں اس لئے میں تمہیں آزاد کر سکتا ہوں لیکن تمہیں یہ بتانا ہو گا کہ ناراک میں کرنل شیفرڈ کا آفس کہاں ہے''..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تم زیادہ سے زیادہ ہمیں ہلاک کر دو گے۔ کر دو۔ لیکن بحیثیت ایجنٹ ہم اپنے چیف سے غداری نہیں کر سکتے۔ یہ بات ذہن میں بٹھا لو اور یہ بھی بتا دوں کہ ہم دونوں نے کارسوما کا عمل کیا ہوا ہے اس لئے تم جبراً یا مینٹل چیکنگ مشین کے ذریعے بھی ہم سے کچھ معلوم نہ کر سکو گے''..... کیتھی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''مجھے تمہاری وفاداری پسند آئی ہے۔ گڈ شو۔ ایجنٹ کو واقعی ایسا ہی ہونا چاہئے لیکن چلو تم کرنل شیفرڈ کا فون نمبر تو بتا سکتے ہو۔ اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہزاروں لوگوں کو یہ نمبر معلوم ہو گا''۔ عمران نے کہا۔

''تم اس نمبر کا کیا کرو گے''..... وکٹر نے پوچھا۔

''ایک بین الاقوامی تنظیم کے چیف کا فون نمبر مجھے معلوم ہو جائے گا۔ یہ اعزاز کیا کم ہے''..... عمران نے کہا۔

''اگر ہم فون نمبر تمہیں بتا دیں تو کیا تم واقعی ہمیں چھوڑ دو گے''۔ وکٹر نے کہا۔

''احمق ہو گئے ہو وکٹر۔ کبھی قابو میں آئے ہوئے دشمن ایجنٹ کو بھی کسی نے چھوڑا ہے جو یہ ہمیں چھوڑے گا۔ بس ہم ناکام رہے ہیں اور ناکامی کی سزا ہمارے پیشے میں موت ہی ہوتی ہے''۔ کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ کیتھی۔ تم واقعی بے حد بہادر ہو اور بہادری تو میری پسندیدہ خصوصیت ہے لیکن میں نے پہلے بھی تمہیں بتایا ہے کہ تم نے صرف میری ذات پر حملہ کیا ہے اور کچھ نہیں کیا اور میں اپنی ذات پر حملوں کا انتقام نہیں لیا کرتا اور تم نے اور کوئی ایسا کام نہیں کیا جو پاکیشیا کے مفادات کے خلاف ہو اس لئے میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے بشرطیکہ تم کرنل شیفرڈ کا فون نمبر مجھے بتا دو''۔۔۔۔ عمران نے کہا تو وکٹر کی آنکھوں میں یکلخت تیز چمک ابھر آئی۔

''مسٹر وکٹر۔ تمہاری آنکھوں میں ابھرنے والی چمک بتا رہی ہے کہ تمہارے ذہن میں یہ خیال آیا ہے کہ تم کوئی بھی فرضی نمبر بتا کر مجھے احمق بنا سکتے ہو لیکن میں یہ بھی بتا دوں کہ تمہیں یہ نمبر کنفرم بھی کرانا ہو گا''۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

''کنفرم کیسے۔ کیا مطلب''۔۔۔۔ وکٹر نے چونک کر کہا۔

''تم جو نمبر بتاؤ گے میں وہ نمبر ڈائل کر کے رسیور تمہیں دے

دوں گا۔ تم اپنے چیف سے جو بات بھی کرو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں کنفرم ہونا چاہتا ہوں کہ تم نے نمبر درست بتایا ہے''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ملاؤ نمبر۔ میں نمبر بتاتا ہوں''۔۔۔۔ وکٹر نے کہا۔

''وکٹر۔ تم غداری کر رہے ہو''۔۔۔۔ کیتھی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جذباتی مت بنو کیتھی۔ سیٹلائٹ نمبر معلوم ہو جانے کے باوجود یہ شخص کچھ نہیں کر سکتا اور مجھے اس کے لہجے سے ہی اندازہ ہو گیا ہے کہ یہ ہمیں زندہ چھوڑ دے گا اس لئے احمقانہ انداز میں مرنا ضروری نہیں ہے''۔۔۔۔ وکٹر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو کیتھی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی اور وکٹر نے نمبر بتانے شروع کر دیئے۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری سے ناراک کا رابطہ نمبر معلوم کرنے کے بعد اس نے رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد وکٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے اور آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہوتے ہی دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے جوزف کو اشارہ سے بلا کر رسیور اس کے حوالے کر دیا اور جوزف نے رسیور وکٹر کے کان سے لگا دیا۔ اسی لمحے دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس''۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''وکٹر بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ چیف سے بات کراؤ''۔ وکٹر نے کہا۔

''ہولڈ کریں''..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''یس۔ کرنل شیفرڈ بول رہا ہوں''..... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور سخت آواز سنائی دی۔

''وکٹر بول رہا ہوں چیف۔ پاکیشیا سے''..... وکٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''..... کرنل شیفرڈ نے پوچھا۔

''چیف۔ میں اور کیتھی نے عمران پر علیحدہ علیحدہ قاتلانہ حملے کئے ہیں لیکن وہ نہ صرف ہم دونوں کے حملوں سے بچ گیا ہے بلکہ اب وہ نظر بھی نہیں آ رہا۔ لگتا ہے وہ یا تو کافرستان چلا گیا ہے یا کہیں اور۔ اس کے فلیٹ میں تالا لگا ہوا ہے''..... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ وہ یقیناً تم دونوں کو ٹریس کرنے کے چکر میں ہو گا۔ تمہاری ناکامی سے معاملات بے حد سنجیدہ ہو گئے ہیں۔ تم فوراً واپس آ جاؤ کیونکہ اب وہ تمہارے پیچھے یہاں آئے گا۔ پھر اسے یہاں کور کیا جا سکتا ہے''..... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''ویسے بھی چیف ہو سکتا ہے کہ وہ مادام ہوچانگ کے مشن پر نکل گیا ہو''..... وکٹر نے کہا۔

''وہ اس وقت تک مشن پر نہیں نکلے گا جب تک وہ مشن کو ٹارگٹ نہیں کرے گا اور ہمارے بارے میں اسے معلومات کبھی نہیں

مل سکتیں۔ اور ہاں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ تمہیں گھیر کر تم سے معلومات حاصل کرے اس لئے تم فوراً واپس آ جاؤ''..... کرنل شیفرڈ نے چونک کر اور تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف''..... وکٹر نے کہا تو دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر جوزف نے بھی رسیور وکٹر کے کان سے ہٹایا اور پھر اسے سائیڈ پر پڑی ہوئی تپائی پر موجود فون سیٹ پر رکھ دیا۔

''تمہارا چیف میرے بارے میں کافی کچھ جانتا ہے''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چیف کے لئے معلومات کے بہت سے ذرائع ہو سکتے ہیں''..... وکٹر نے جواب دیا۔

''ویسے میں تو احمق ہوں ہی لیکن تمہارا چیف مجھ سے بھی بڑا احمق ہے''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چیف احمق نہیں ہے''..... اس بار وکٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''احمق ہے۔ ثابت کر سکتا ہوں''..... عمران نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہارا خیال ہے کہ وہ احمق ہے۔ وہ بے حد ہوشیار آدمی ہے''..... وکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اس نے تم دونوں کو یہاں بھیج کر بہت بڑی حماقت کی ہے اس لئے کہ میں جیوش پاور کے بارے میں مکمل اندھیرے میں تھا۔ میں نے کافی کوشش کی کہ کوئی سراغ مل سکے لیکن میری تمام

کوششیں ناکام ثابت ہوئیں تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور میری دعا قبول ہو گئی اور اسی وقت کیتھی میرے فلیٹ پر پہنچ گئی۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ سب تمہیں معلوم ہے اور اب تم نے چیف کا فون نمبر بتا دیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے ازخود اپنے چیف کے بارے میں مجھے معلومات مہیا کر دی ہیں۔ اب میں تمہارے چیف کے فون نمبر سے اس کے بارے میں معلومات خود ہی حاصل کر لوں گا''۔۔۔ عمران نے کہا تو وکٹر کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی ٹائیگر بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''جوزف۔ ان دونوں کو بے ہوش کر کے کسی ویران جگہ پر پھینک دینا۔ ہوش میں آ کر یہ خود ہی اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائیں گے''۔۔۔ عمران نے افریقی زبان میں جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اس پر قاتلانہ حملہ کریں۔ اسے ہلاک کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور وہ ہم پر قابو پا لینے کے باوجود ہمیں نہ صرف زندہ چھوڑ دے بلکہ نہ ہمارے جسموں میں کوئی آلہ نصب کرے اور نہ ہی ہمارا تعاقب کیا جائے۔ یہ تو انسانی فطرت کے خلاف ہے''۔۔۔ شراب پیتے ہوئے کیتھی نے خودکلامی کے سے انداز میں کہا۔

''میں تو اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ وہ احساس برتری کا شکار ہے۔ وہ ہم پر یہ ثابت کرنا چاہتا تھا کہ اسے ہماری کوئی پرواہ نہیں ہے''۔۔۔ وکٹر نے شراب کا گھونٹ لینے سے پہلے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں اس وقت ناراک میں اپنے رہائشی لگژری فلیٹ پر موجود تھے۔ عمران کسی نامعلوم زبان میں اپنے دیوہیکل حبشی ساتھی سے بات کر کے کمرے سے چلا گیا تو اس افریقی حبشی جس کا نام

عمران نے جوزف بتایا تھا، نے کونے میں موجود الماری سے ایک سپرے گن نکالی اور مڑ کر وہ ان دونوں کے قریب آیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے اس نے ان دونوں کے چہروں پر نامانوس سی بو والی گیس کا سپرے کر دیا اور وہ دونوں کے ذہن سپرے ہوتے ہی یکلخت گہری تاریکی میں ڈوبتے چلے گئے۔ پھر جب ان کی آنکھیں کھلیں تو وہ دونوں ایک ہسپتال میں موجود تھے۔ وہاں انہیں بتایا گیا کہ وہ دونوں ایک پارک کے کونے میں بے ہوش پڑے ہوئے پارک کے مالی کو نظر آئے تو اس نے ان کے غیر ملکی ہونے کی وجہ سے پولیس کو کال کر لیا اور پولیس نے انہیں ہسپتال میں داخل کرا دیا اور اب انہیں ہوش آیا ہے اور وہ دونوں سمجھ گئے کہ عمران نے اپنی بات پوری کرتے ہوئے انہیں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ پھر ہسپتال کے عملے اور پولیس کو ایک فرضی کہانی سنا کر ان دونوں نے نجات حاصل کر لی اور واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ کر ان دونوں نے ایئر پورٹ سے پہلی فلائٹ کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اتفاقاً ایک گھنٹے بعد فلائٹ ناراک جا رہی تھی جس میں سیٹیں بھی مہیا تھیں۔ چنانچہ وہ دونوں رہائش گاہ سے نکل کر ٹیکسی کے ذریعے ایئرپورٹ پہنچے اور پھر طویل فلائٹ نے انہیں یہاں ناراک پہنچا دیا اور ایئرپورٹ سے ٹیکسی کے ذریعے وہ اس پلازہ پر پہنچ گئے جہاں ان کا فلیٹ تھا اور اس وقت وہ دونوں بیٹھے شراب پینے کے ساتھ ساتھ عمران اور اس کے رویئے کے بارے میں

باتیں کر رہے تھے۔

”لیکن وکٹر۔ جس انداز میں ہم اس کے قابو آ چکے تھے اول تو وہ ہمیں چھوڑ نہ سکتا تھا۔ پھر میرا خیال تھا کہ یقیناً اس نے ہمارے جسم میں کوئی چیکنگ چپ نصب کی ہو گی لیکن ہم نے رہائش گاہ پر پہنچ کر مکمل چیکنگ کی تھی۔ ایسی کوئی ڈیوائس نہ تھی۔ پھر میں نے خاص طور پر اپنی نگرانی کو چیک کیا لیکن نہ ایئر پورٹ پر ہماری نگرانی یا چیکنگ کی تھی اور نہ ہی یہاں ناراک ایئر پورٹ پر ہماری چیکنگ یا نگرانی کی گئی۔ یوں لگتا ہے کہ اس عمران نے واقعی اپنا وعدہ سچ کر دکھایا ہے“...... کیتھی نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے بھی نگرانی کو چیک کیا ہے لیکن واقعی ایسا نہیں ہے جیسا ہم نے سوچا تھا“...... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ایک بات مجھے کھٹک رہی ہے کہ جب تم نے اسے چیف کا نمبر بتایا اور چیف سے تمہاری بات چیت ہوئی تو عمران کے چہرے پر عجیب سے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ نجانے ایسا کیوں تھا“...... کیتھی نے کہا تو وکٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

”تو تم اس کا مقصد نہیں سمجھ سکی حالانکہ یہ اوپن بات تھی کہ اس کا خیال تھا کہ وہ فون نمبر سے ایکس چینج میں چکر چلا کر چیف کے آفس کا مقام معلوم کر لے گا جہاں پر یہ فون نصب ہے“...... وکٹر نے کہا تو کیتھی بے اختیار اچھل پڑی۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی ایسا ہو گا لیکن کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب

ہو سکتا ہے''..... کیتھی نے کہا۔

''نہیں۔ وہ اپنے آپ کو بے حد ہوشیار سمجھتا ہے لیکن ہوشیار ہے نہیں کیونکہ چیف کا یہ نمبر سپیشل سیٹلائٹ نمبر ہے۔ اسے کسی صورت چیک نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کسی کو اس کے سپیشل ایکس چینج کا علم ہے۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ سیٹلائٹ اسرائیلی ہے اور اسرائیل حکومت نے اس کا خفیہ ایکس چینج ایکریمیا میں بنا رکھا ہے اور صرف دو نمبر جیوش پاور کو دیئے گئے ہیں۔ ایک چیف کو اور دوسرا عملی ہیڈکوارٹر کو جو جہاں بھی بنایا گیا ہے''..... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ میں نے واقعی اس پر غور نہیں کیا تھا۔ بہرحال اب ہم اس کی حماقت کہیں یا دریا دلی یا احساس برتری۔ ہم اس کے چنگل سے بچ کر یہاں پہنچ چکے ہیں۔ اب کیا کرنا ہے''..... کیتھی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کرنا کیا ہے۔ چیف کو اطلاع پہنچا دیں پھر وہ جیسے حکم دے''۔ وکٹر نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دینا''..... کیتھی نے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس''..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''وکٹر بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ''..... وکٹر نے کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ کریں''..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ کرنل شیفرڈ بول رہا ہوں''..... چند لمحوں بعد کرنل شیفرڈ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''وکٹر بول رہا ہوں چیف۔ ناراک سے۔ میں اور کیتھی ابھی ایک گھنٹہ پہلے یہاں پہنچنے والی فلائٹ سے واپس پہنچے ہیں''..... وکٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تمہارا تعاقب یا نگرانی تو نہیں کی گئی''..... کرنل شیفرڈ نے پوچھا۔

''نو سر۔ میں اور کیتھی ہم دونوں نے خصوصی طور پر اس بات کو چیک کیا ہے''..... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے وہاں پاکیشیا میں کس گروپ کی مدد حاصل کی تھی''۔ کرنل شیفرڈ نے پوچھا تو وکٹر کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھی کیتھی بھی چونک پڑی۔

''ہم نے پہلے ہیوگر کی مدد حاصل کی۔ گولڈن کلب کے ہیوگر کی۔ پھر جب ہمارے حملے ناکام رہے تو ہم نے خاموشی سے ہیوگر کی دی ہوئی رہائش گاہ چھوڑ دی اور ویسٹرن کلب کے آرتھر سے فون پر بات کر کے دوسری رہائش گاہ حاصل کی اور پھر آپ کے حکم پر ہم اسے بھی خاموشی سے چھوڑ کر یہاں واپس آ گئے''..... وکٹر

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم بروقت وہاں سے نکل آئے ہو کیونکہ میں نے ہیوگر کو کال کیا تھا۔ وہاں سے بتایا گیا کہ ہیوگر کو اس کے کلب کے آفس میں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے ناکام حملوں کے بعد عمران نے کسی طرح سے ہیوگر کا سراغ لگا لیا اور اس نے تمہاری رہائش گاہ کی نشاندہی کر دی اور اسے وہیں آفس میں ہی ہلاک کر دیا گیا لیکن تم اس لئے بچ گئے کہ تم پہلے ہی خاموشی سے یہ رہائش گاہ چھوڑ چکے تھے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس چیف۔ لیکن اب ہمارے بارے میں کیا حکم ہے''۔ وکٹر نے جواب دیا۔ ظاہر ہے اب وہ چیف کو اصل بات تو نہیں بتا سکتا تھا کہ ان کے خاموشی سے رہائش گاہ چھوڑنے کے باوجود عمران کے آدمی کس طرح ان تک پہنچ گئے اور پھر انہیں بے ہوش کر کے کس طرح لے جایا گیا اور پوچھ گچھ کی گئی تھی۔

''ہیوگر میرے بارے میں جانتا تھا لیکن صرف نام کی حد تک اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس عمران نے ہیوگر سے میرے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں اور اب وہ میرے خلاف کارروائی کرنے یہاں پہنچ جائے اس لئے تم نے ایئر پورٹ پر مستقل نگرانی کرانی ہے۔ ویسے میں پاکیشیا میں آرتھر کو کہہ دوں گا کہ وہ ایئر پورٹ پر اپنے آدمی مستقل لگا دے تاکہ جب یہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں سے روانہ ہوں تو وہ ہمیں اطلاع کر دے۔ پھر تم

آسانی سے انہیں ختم کر سکو گے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''چیف۔ ہیوگر نے مجھے بتایا تھا کہ آپ کا کوئی نمبر اس کے پاس ہے تو میں بڑا حیران ہوا تھا اس لئے ایسا نہ ہو کہ عمران نے ہیوگر سے آپ کا فون نمبر لے لیا ہو اور پھر اس فون نمبرز کے ذریعے وہ آپ تک پہنچ جائے''...... وکٹر نے ذہن میں مستقل طور پر کلبلاتے ہوئے سوال کو آخرکار نکال ہی دیا۔ ظاہر ہے اس کے دل میں چور موجود تھا کہ وہ عمران کو کرنل شیفرڈ کا فون نمبر بتا چکا ہے۔ گو اسے یقین تھا کہ عمران اس نمبر کے ذریعے کسی صورت کرنل شیفرڈ کے ہیڈکوارٹر کو ٹریس نہیں کر سکتا لیکن پھر بھی اس کے ذہن میں یہ بات کچوکے دے رہی تھی کہ کہیں عمران تلاش نہ کر لے اس لئے آخرکار اس نے یہ بات اوپن کر دی۔

''ایسی کوئی بات نہیں۔ فون نمبر معلوم ہو جانے کے باوجود وہ ہیڈکوارٹر ٹریس نہیں کر سکتا کیونکہ یہ نمبر خصوصی اسرائیلی خلائی سیارے سے حاصل کیا گیا ہے اس لئے اس نمبر کے ذریعے سوائے اسرائیلی صدر کے اور کوئی اس مقام کو ٹریس نہیں کر سکتا''...... کرنل شیفرڈ نے جواب دیا تو وکٹر کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھی ہوئی کیتھی کے چہرے پر بھی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''اوکے چیف۔ اب ہم اپنی تمام تر توجہ ایئر پورٹ پر مرکوز کر دیں گے''...... وکٹر نے کہا۔

''ہاں۔ اپنے گروپ کے آدمی وہاں تعینات کر دو اور خصوصاً

انہوں نے پاکیشیا یا کافرستان سے آنے والی فلائٹ کو چیک کرنا ہو
گا''...... کرنل شیفرڈ نے کہا تو وکٹر بے اختیار چونک پڑا۔
''کافرستان سے آنے والی فلائٹ کیوں چیک ہو گی چیف''۔
وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
''یہ عمران بے حد شاطر آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ پاکیشیا سے
پہلے کافرستان جائے اور پھر کافرستان سے ناراک آئے۔ اس طرح
ہم پاکیشیا سے آنے والی فلائٹس کو چیک کرتے رہ جائیں اور وہ
کافرستان سے آنے والی فلائٹ کے ذریعے یہاں پہنچ جائے''۔
کرنل شیفرڈ نے کہا۔
''یس سر۔ آپ درست کہہ رہے ہیں''...... وکٹر نے جواب دیا۔
''آرتھر سے کوئی رپورٹ ملی تو میں تمہیں اطلاع دے دوں گا۔
ویسے تم نے بے حد چوکنے اور ہوشیار رہنا ہے''...... کرنل شیفرڈ نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو وکٹر نے رسیور رکھ دیا۔
''چلو یہ اطمینان تو ہوا کہ عمران کو نمبر بتانے سے وہ ہمارے
خلاف کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا''...... کیتھی نے کہا۔
''ہاں۔ میرے ذہن میں موجود خلش بھی دور ہو گئی ہے''۔ وکٹر
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
''تم گیبرڈ کو فون کر کے کہہ دو کہ وہ ایئر پورٹ پر اپنے آدمی
تعینات کر دے''...... کیتھی نے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلاتے
ہوئے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے وکٹر اور کیتھی کو زندہ چھوڑ کر زیادتی
کی ہے۔ انہیں اپنے انجام تک پہنچنا چاہئے تھا''...... بلیک زیرو نے
سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ یہ دانش منزل کا
آپریشن روم تھا اور عمران ابھی یہاں آ کر بیٹھا تھا اور اس نے بلیک
زیرو کو خود بتایا تھا کہ کس طرح ٹائیگر اور جوانا نے ہیوگر سے
معلومات حاصل کر کے وکٹر اور کیتھی کو ٹریس کیا اور پھر کس طرح ان
دونوں کو رانا ہاؤس لایا گیا جہاں عمران نے ان سے پوچھ گچھ کے
بعد انہیں بے ہوش کر کے ایک پارک میں ڈلوایا تھا۔
''میں نے تمہیں بتایا بھی ہے اور تم طویل عرصے سے دیکھ بھی
رہے ہو کہ میں اپنی ذات پر ہونے والے حملوں کا انتقام نہیں لیا
کرتا۔ انہیں چھوڑ دیتا ہوں کیونکہ یہ چھوٹا پن ہے''...... عمران نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ کی ذات اب صرف آپ کی ذات نہیں رہی۔ آپ نہ صرف پاکیشیا کے سولہ کروڑ شہریوں بلکہ پوری دنیا کے اربوں مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہیں“...... بلیک زیرو اپنی بات پہ بضد تھا۔

”یہ سب باتیں ہیں بلیک زیرو۔ میں کیا ہوں۔ یہ میں جانتا ہوں۔ جو کچھ ہے صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی عزت ہے ورنہ کیتھی نے جس طرح میری پشت پر موجود رہ کر مشین پسٹل نکالا تھا وہ بغیر بولے اگر فائر کر دیتی تو میں ڈاج کھا جاتا۔ اس طرح وکٹر کی طرف سے دور مار رائفل سے بچ جانا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہربانی ہے ورنہ میں اب تک قبر میں کئی راتیں گزار چکا ہوتا“......عمران نے کہا۔

”آپ نے بتایا ہے کہ آپ نے وکٹر سے کرنل شیفرڈ کا فون نمبر معلوم کیا تھا۔ اس سے کیا فائدہ اٹھایا آپ نے“...... بلیک زیرو نے شاید قبر اور موت کا موضوع بدلنے کے لئے دوسری بات کر دی۔

”میں نے اپنے طور پر بے حد کوشش کی ہے کہ اس خلائی سیارے کے بارے میں تکنیکی معلومات حاصل کر سکوں جس سے فون لائن اٹیچ ہے لیکن مجھے ناکامی ہوئی ہے“......عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”وہ عمرو عیار کی زنبیل مجھے دو۔ میرا خیال ہے کہ ناراک میں ل جیوش پاور کو چیک کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی نام سامنے آ ہی ائے گا“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے وئے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اندر موجود سرخ جلد والی خیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے اسے کھولا ر پھر ورق گردانی شروع کر دی۔ کافی دیر تک وہ صفحات الٹتا پلٹتا ہا۔ پھر اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں اور اس کے چہرے پر ک سی آ گئی۔ اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور پھر رسیور ٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی ی۔

”یہاں سے ایکریمیا کا رابطہ نمبر۔ پھر ایکریمین ریاست کونیا کا ابطہ نمبر دے دیں“...... عمران کہا تو دوسری طرف سے چند لمحوں کی اموشی کے بعد دونوں نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا ر پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر یئے۔ دو بار گھنٹی بجنے کے بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

”کراؤن کلب“...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین ا۔

”کون سا کراؤن۔ گولڈ کراؤن یا آئرن کراؤن“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کون ہیں آپ۔ کہاں سے بول رہے ہیں''...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

''پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''یس پرنس۔ آپ کو کون سا کراؤن چاہئے''...... چند لمحوں بعد بڑے سنجیدہ لہجے میں پوچھا گیا۔

''پیپر کراؤن''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا کر رسیور رکھ دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کراؤن کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن یہ لہجہ پہلے سے یکسر مختلف تھا۔

''پیپر کراؤن سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو۔ پیپر کراؤن مارک بول رہا ہوں''...... اس بار ایک دوسری آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ فرام پاکیشیا سپیشل ممبر''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ فرمائیں آپ کو کیا معلومات چاہئیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ناراک میں جیوش پاور کا ہیڈکوارٹر ہے۔ اس کی تفصیل چاہئیں مجھے''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ ہمارے پاس اس بارے میں تفصیلات موجود نہیں ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اچھا۔ ایک فون نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ ناراک میں یہ نمبر کہاں نصب ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ نوٹ کرائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے نمبر لکھوا دیا۔

''ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ سب کیا چکر ہے عمران صاحب۔ گولڈن کراؤن۔ آئرن کراؤ اور پیپر کراؤن۔ یہ سب کیا ہے''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ بھی معلومات مہیا کرنے والی ایک تنظیم ہے۔ یہ مختلف فیلڈ میں معلومات مہیا کرتی ہے۔ گولڈن کراؤن کا مطلب ہے کہ ہر قسم کی اسمگلنگ اور اس میں ملوث تنظیموں کے بارے میں معلومات مہیا

کرتا ہے۔ آئرن کراؤن جرائم پیشہ تنظیموں کے بارے میں معلومات مہیا کرتا ہے جبکہ پیپر کراؤن ان سے ہٹ کر باقی عام فیلڈز میں کام کرتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے سے زائد وقت گزر گیا تو عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر پیپر کراؤن مارک سے اس کا رابطہ ہو گیا۔

''کیا رپورٹ ہے مسٹر پیپر کراؤن''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یہ فون لائن اسرائیل کے خصوصی مواصلاتی سیارے آرگوان سے منسلک ہے اور اس سلسلے میں اسرائیل سے اس سیارے کے بارے میں تکنیکی معلومات ہمارے پاس پہنچنے والی ہیں۔ اس کے بعد آپ کو رپورٹ دی جا سکتی ہے۔ آپ ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کریں''...... پیپر کراؤن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''یہ جیوش پاور کہیں اسرائیل کی سرکاری تنظیم نہ ہو''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میرا خیال ہے ایسا نہیں ہے۔ البتہ کٹڑ اور مالدار یہودیوں کی یہ تنظیم ہے۔ ایسی کئی اور تنظیمیں بھی ہیں کیونکہ یہ جرائم کا دھندہ بھی ساتھ ساتھ کرتی ہیں جبکہ سرکاری تنظیمیں جرائم میں ملوث نہیں ہوا کرتیں۔ البتہ اسرائیل ان کی سرپرستی کرتا ہے اور اس سے کام لیتا

رہتا ہے''...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹہ مزید گزارنے کے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کئے اور پھر پیپر کراؤن مارک سے اس کا رابطہ ہو گیا۔

''اب کیا رپورٹ ہے مسٹر مارک''...... عمران نے کہا۔

''سر۔ جو نمبر آپ نے بتایا ہے وہ نمبر ناراک کے علاقے بروکن میں بلڈنگ نمبر ڈبل ایٹ ڈبل تھری میں نصب ہے اور ڈاکٹر کارل کے نام پر ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا اسے کنفرم کر لیا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ بغیر کنفرمیشن کراؤن کوئی اطلاع مہیا نہیں کرتا۔ گڈ بائی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''گراہم بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکریمیا میں فارن ایجنٹ گراہم کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے گراہم کا لہجہ یکلخت بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

''ناراک کے علاقے بروکن میں ایک بلڈنگ ہے ڈبل ایٹ ڈبل تھری۔ اس میں ڈاکٹر کارل کے نام سے سیٹلائٹ فون نصب

ہے لیکن جب اس فون نمبر پر بات کی جائے تو کرنل شیفرڈ سے بات ہوتی ہے جس کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ اس کا تعلق ایک بین الاقوامی خفیہ تنظیم جیوش پاور سے ہے۔ تم معلومات حاصل کرو لیکن جس قدر جلد ممکن ہو سکے کہ کیا واقعی اس بلڈنگ میں یہ فون نصب ہے اور کیا وہاں کرنل شیفرڈ کا آفس ہے یا نہیں''۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وکٹر کا بتایا ہوا فون نمبر بتا دیا۔

''یس سر۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں''...... گراہم نے جواب دیا تو عمران نے بغیر مزید کچھ کہے رسیور رکھ دیا۔

''تو آپ کا خیال ہے کہ اس عمارت کو ڈاجنگ کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کیونکہ یہ تنظیم اپنے آپ کو خفیہ رکھے ہوئے ہے''۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

''جیوش پاور کے خلاف مشن پر کام کرنا ہے۔ شوگرانی مادام

ہوچانگ اگر زندہ ہے تو اسے واپس لے آنا ہے۔ دوسری صورت میں جیوش پاور کے خاتمہ کے لئے اس کا ہیڈکوارٹر تباہ کرنا ہے۔ تم اپنے ساتھیوں صالحہ، تنویر، کیپٹن شکیل اور صفدر کو اطلاع دے دو کہ وہ مشن پر کسی بھی وقت روانگی کے لئے تیار رہیں۔ عمران تمہیں لیڈ کرے گا اور یہ بھی سن لو کہ عمران کی طرف سے یہ شکایت نہیں ہونی چاہئے کہ تم سب مشن کے دوران اس پر تنقید کرتے رہتے ہو۔ وہ چونکہ لیڈر ہے اس لئے وہ جس طرح چاہے گا اور جس انداز میں چاہے گا مشن مکمل کرے گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اس قسم کی وارننگ کی ضرورت کیوں پڑ گئی عمران صاحب''۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تھوڑا سا رعب بن جاتا ہے کہ چیف میری پشت پر ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''میرا خیال ہے کہ آپ اگر جولیا کو اعتماد میں لے لیں اور اسے بتا دیں کہ آپ ہی اصل چیف ہیں تو جولیا کے رویئے میں بے حد مثبت تبدیلی آ جائے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اماں بی کی طرح تمہاری بھی کایا پلٹ چکی ہے ورنہ آج سے پہلے تو تم نے ایسی بات کبھی نہیں کی''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

"اماں بی کی کایا پلٹ۔ کیا مطلب عمران صاحب۔ میں نے تو ویسے ہی ایک خیال کے تحت بات کر دی ہے لیکن آپ نے اماں بی کی بات کیوں کی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے سلیمان سے ملنے والی اطلاع اور پھر صالحہ، صفدر اور کیپٹن شکیل سے ملنے والی تمام تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اماں بی کی کایا پلٹ کے پیچھے سید چراغ شاہ صاحب کی دعائیں کام کر رہی ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور صالحہ، جولیا کو لے کر شاہ صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ ان کا خیال تھا کہ شاہ صاحب کی دعا سے جولیا کی ذہنی تنہائی اور ڈپریشن دور ہو جائے گی مگر شاہ صاحب نے بہت آگے کی بات کر دی اور یہ بھی شکر ہے کہ انہوں نے کچھ وقفہ دے دیا ورنہ اگر وہ دعا کر دیتے تو شاید یہ سارے کام فوری طور پر کرنے پڑ جاتے"...... عمران نے کہا۔

"شاہ صاحب جذباتی آدمی نہیں ہیں عمران صاحب۔ وہ جو کچھ کہتے ہیں سوچ سمجھ کر کہتے ہیں۔ بہرحال پھر تو میری بات سچ ثابت ہوئی کہ آپ کو جولیا کو بتا دینا چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تمہاری بے چینی بتا رہی ہے کہ تم پر بھی شاہ صاحب کی دعا کا فوری اثر ہو گیا ہے اور لگتا ہے کہ تم ابھی رسیور اٹھا کر جولیا کو سارا

سیٹ اپ بتا دو گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب۔ اگر شاہ صاحب نے اس سیٹ اپ کا پردہ رکھا ہے تو پھر یہ پردہ قائم رہے گا۔ البتہ آپ جب مناسب سمجھیں اسے بتا دیں۔ مجھے یقین ہے کہ جوزف کی طرح جولیا بھی معاملات کو خفیہ رکھے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"دیکھو کیا ہوتا ہے۔ فی الحال تو یہ مشن سامنے ہے"...... عمران نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ اپنے دل میں بھی جولیا کے بارے میں کوئی تبدیلی محسوس کر رہے ہیں"...... اچانک بلیک زیرو نے پوچھا۔

"میرے پاس دل ہوتا تو تبدیلی بھی ہوتی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"گراہم جیسے ہی رپورٹ دے۔ تم نے مجھے بتانا ہے۔ کاغذات یقیناً تم نے تیار کرا لئے ہوں گے۔ ہم براہ راست پاکیشیا سے ناراک نہیں جائیں گے بلکہ یہاں سے ناپال اور پھر ناپال سے ناراک جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ آپ کی نگرانی کی جا رہی ہے"۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے کہ جنہوں نے ہماری مشن پر روانگی سے قبل ہی میرے خاتمے کا پلان بنا لیا تھا وہ اب وہاں ناراک میں بھی

ہمارے خلاف مورچہ لگائے بیٹھے ہوں گے اور یقیناً انہیں یہاں سے
اطلاع کی ضرورت ہو گی'' ...... عمران نے کہا۔

''آپ یہاں سے کافرستان اور پھر کافرستان سے ناراک بھی جا
سکتے ہیں۔ آپ نے ناپال کا انتخاب کیوں کیا'' ...... بلیک زیرو نے
قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''ہم ناپالی میک اپ میں یہاں سے ناپال جائیں گے تو کسی کو
ہم پر شک نہیں ہو گا جبکہ کافرستان فلائٹس پر ہر قسم کے لوگ جاتے
رہتے ہیں لیکن ناپال فلائٹ پر صرف مخصوص لوگ ہی جاتے
ہیں'' ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

گہرے سرخ رنگ کی کار ناراک کی سڑکوں پر تیزی سے دوڑتی
ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وکٹر تھا جبکہ
سائیڈ سیٹ پر کیتھی بیٹھی ہوئی تھی۔ کیتھی کے چہرے پر شوخی اور
شرارت نمایاں نظر آ رہی تھی جبکہ وکٹر کے چہرے پر گہری سنجیدگی
تھی۔

''تمہیں سنجیدہ دیکھ کر یوں لگتا ہے جیسے تم چند لمحوں بعد خودکشی
کرنے والے ہو'' ...... اچانک کیتھی نے کہا تو وکٹر نے چونک کر اس
کی طرف دیکھا اور پھر بے اختیار مسکرا دیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ میں واقعی خودکشی کے بارے میں سوچ
رہا تھا'' ...... وکٹر نے کہا۔

''کیوں۔ کیا مجھ سے اکتا گئے ہو یا خود سے اکتا گئے ہو''۔
کیتھی نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہ تم سے اکتایا ہوں اور نہ ہی خود سے۔ عمران نے ہمارے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس پر میں بے حد شرمندگی محسوس کرتا ہوں۔ ایک لحاظ سے ہماری یہ زندگی اس عمران کی طرف سے ہمیں دی گئی ہے ورنہ اب تک ہمیں ہلاک ہوئے نجانے کتنے دن گزر چکے ہوتے''...... وکٹر نے کہا تو کیتھی بے اختیار ہنس پڑی۔

''اس میں پریشان ہونے اور سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ بھی ایجنٹ ہے اور تم بھی ایجنٹ ہو۔ ایک بار اس نے ہمیں پکڑ کر چھوڑ دیا ہے اس بار ہم اسے پکڑ کر چھوڑ دیں گے۔ حساب برابر''...... کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ آسان بات نہیں ہے کیتھی۔ بڑے دل گردے کا کام ہے۔ خاص طور پر اس وقت جب ہمارا مشن ہی اسے ہلاک کرنا ہے''۔ وکٹر نے کہا۔

''تو پھر یوں کہو کہ تم ذہنی طور پر عمران سے مرعوب ہو چکے ہو اور میرا خیال ہے کہ اس ذہنی کیفیت میں تم ہر حالت میں اس کے مقابلے پر شکست کھا جاؤ گے''...... کیتھی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''شکست تو میں کھا چکا ہوں اور تم بھی۔ تم خود بتاؤ۔ تم نے کیسے دعویٰ کیا تھا کہ تم عمران کے فلیٹ میں داخل ہو کر اسے سو فیصد ہلاک کر دو گی۔ پھر کیا ہوا تمہارے ساتھ۔ کیا یہ شکست نہیں ہے''...... وکٹر نے کہا تو کیتھی کا چہرہ قندھاری انار کی طرح سرخ پڑ

گیا۔

''میں نے عمران سے شکست نہیں کھائی۔ مجھ سے صرف معمولی سی غلطی ہو گئی کہ میں نے ٹریگر دبانے سے پہلے بات کر کے اسے الرٹ کر دیا ورنہ گولی سیدھی اس کی پشت میں داخل ہو دل میں جا اتری۔ پھر میں دیکھتی کہ وہ کیسے بچ سکتا تھا''...... کیتھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''چلو مان لیا کہ تم سے غلطی ہو گئی لیکن اس کے بعد کیا ہوا۔ تم تو مارشل کوئین ہو۔ تمہارا تو دعویٰ ہے کہ تم اچھے بھلے فائٹر کی گردن پلک جھپکنے میں توڑ سکتی ہو۔ پھر کیا ہوا۔ عمران کیسے بچ گیا''...... وکٹر نے کہا۔

''تم کار روکو اور مجھے یہیں اتار دو۔ میں تمہارے ساتھ ایک منٹ بھی نہیں بیٹھ سکتی''...... کیتھی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

''تمہیں اتنا غصہ آ رہا ہے صرف شکست کا لفظ سن کر۔ عمران کا دل گردہ دیکھو کہ یہ سب کچھ ہونے کے باوجود اس نے ہمیں زندہ چھوڑ دیا''...... وکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک کھلے گیٹ کے اندر داخل کر دی۔ یہ کلب تھا جس کا نام شیفلیڈ کلب تھا اور اسے عرف عام میں شیفی کلب کہا جاتا تھا۔ ایک سائیڈ پر پارکنگ تھی۔ اس پارکنگ میں وکٹر نے کار روک دی۔

''آؤ۔ ہم نے بیگرڈ سے ملنا ہے''...... وکٹر نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''تم مل آؤ۔ میں کار میں بیٹھوں گی''...... کیتھی نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''آؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ہاتھوں اس عمران کا خاتمہ کراؤں تاکہ تم ویسے ہی مارشل کوئین بنی رہو''...... وکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیتھی بے اختیار مسکرا دی۔

''آئندہ میرے سامنے اس عمران کی تعریف مت کرنا''۔ کیتھی نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ وعدہ رہا۔ کم از کم میں تمہارے سامنے اس کی تعریف نہیں کروں گا''...... وکٹر نے کہا تو کیتھی نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے اس وعدے پر اعتبار نہ ہو۔

''یہ بیگرڈ کون ہے''...... کلب کے مین گیٹ کی طرف چلتے ہوئے کیتھی نے پوچھا۔

''یہ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کا ایجنٹ رہا ہے اور اس ایجنسی کے بعد ترقی کر کے یہ ایشیائی ڈیسک کا انچارج بن گیا۔ پھر ریٹائرڈ ہو کر اس نے یہ کلب خرید لیا''...... وکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو یہ ہمیں کیا بتائے گا''...... کیتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کہا جاتا ہے کہ جتنا عمران کو یہ جانتا ہے شاید عمران خود بھی اپنے بارے میں نہیں جانتا''...... وکٹر نے کہا تو کیتھی نے بے اختیار منہ بنا لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب میں داخل ہوئے اور پھر ایک

سپروائزر نے انہیں بیگرڈ کے آفس تک پہنچا دیا۔ آفس میں کافی وسیع میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ وکٹر اور اس کے پیچھے اندر آنے والی کیتھی کو دیکھ کر بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر سائیڈ سے آگے بڑھ کر اس نے نہ صرف ان دونوں کو اپنے آفس میں خوش آمدید کہا بلکہ بڑے گرمجوشانہ انداز میں دونوں سے مصافحہ کیا۔

''مجھے آپ جیسے فعال ایجنٹس سے مل کر بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ ایک وقت تھا کہ میں بھی آپ کی طرح فیلڈ میں کام کرتا تھا۔ وہ دن میری زندگی کے سنہری دن تھے۔ بیٹھیں''...... بیگرڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے خود ہی سائیڈ کی دیوار میں موجود الماری سے شراب کی ایک بوتل اور نچلے خانے میں موجود تین گلاس نکال کر اس نے بوتل اور گلاس درمیانی میز پر رکھے اور الماری بند کر کے وہ ان دونوں کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

''وکٹر۔ تم نے فون پر کہا تھا کہ تم پاکیشیا میں عمران سے ٹکرا چکے ہو۔ کیا ہوا تھا''...... بیگرڈ نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر گلاسوں میں شراب ڈالتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں اور کیتھی ابھی حال ہی میں پاکیشیا کا چکر لگا چکے ہیں اور ہمارا ٹکراؤ بھی عمران سے ہو چکا ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''تم نے لفظ ٹکراؤ استعمال کیا ہے۔ کیا واقعی یہ ٹکراؤ تھا یا دوستانہ وزٹ تھا''...... بیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ زبردست ٹکراؤ۔ ہم دونوں نے اس پر علیحدہ علیحدہ قاتلانہ حملہ کیا تھا''...... وکٹر نے کہا تو بیگرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم ہنس کیوں رہے ہو''...... وکٹر نے کہا۔

''اس لئے ہنس رہا ہوں کہ آپ کا یہ فیصلہ بچگانہ تھا''...... بیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا عمران انسان نہیں ہے''...... وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ واقعی انسان ہے۔ عام انسانوں کی طرح لیکن نجانے کیوں خوش قسمتی ہمیشہ اس کے ساتھ رہتی ہے۔ آج تک بلامبالغہ اس پر لاکھوں نہیں تو ہزاروں انتہائی خوفناک قاتلانہ حملے ہوئے ہوں گے۔ وہ ان حملوں میں بعض اوقات زخمی بھی ہوا لیکن بہرحال وہ ہلاک نہیں ہو سکا۔ ہر بار کوئی نہ کوئی ایسی بات سامنے آئی جس سے پتہ چلتا تھا کہ ایسا اس کی خوش قسمتی کی وجہ سے ہوا ہے اس لئے اب اس پر قاتلانہ حملہ محض بچگانہ پن لگتا ہے''...... بیگرڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہم تو آپ کے پاس اس لئے آئے تھے کہ آپ ہماری حوصلہ افزائی کریں گے اور ایسی ٹپس دیں گے جس سے ہم عمران کا خاتمہ کر سکیں لیکن آپ نے تو الٹا ہماری حوصلہ شکنی شروع کر دی ہے''۔ کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بیگرڈ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''میں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ حقیقت بیان کی ہے۔ آپ

سپر ایجنٹس ہیں۔ مارشل آرٹ کے ماہر بھی ہیں اور بہترین نشانہ باز بھی۔ اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی ایسی وجہ سامنے آئی ہو گی جس سے معلوم ہوا ہو گا کہ عمران خوش قسمتی سے بچ گیا ہے اس لئے میں حوصلہ شکنی نہیں کر رہا۔ صرف حقائق بیان کر رہا ہوں۔ جب تک حقائق سامنے نہیں رکھے جائیں گے اس وقت تک عمران کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا''...... بیگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہم نے ہر صوت اس کو ہلاک کرنا ہے۔ آپ بتائیں کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''پہلے آپ یہ بتائیں کہ آپ کیوں ایسا کرنا چاہتے ہیں۔ مجھے تفصیل بتا دیں پھر میں کوئی مشورہ دے سکتا ہوں''...... بیگرڈ نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو وکٹر نے اسے شوگرانی سفارت کار مادام ہوچانگ کے اغوا اور اس سے ضرب مسلم کے بارے میں اہم مائیکرو ٹیپ کی برآمدی کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

''جب مادام ہوچانگ اغوا ہو چکی ہے تو پھر تو یہ مائیکرو ٹیپ بھی مل چکی ہو گی۔ پھر کیا مسئلہ ہے''...... بیگرڈ نے کہا۔

''وہ عورت بچپن سے ایک بیماری میں مبتلا ہے کہ اس پر نہ تشدد ہو سکتا ہے اور نہ ہی ذہن چیک کرنے والی مشین کے ذریعے اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اس لئے اس کا علاج ہو رہا ہے اور ڈاکٹروں کے مطابق کم از کم ڈیڑھ دو ماہ بعد اس سے معلومات

حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس سفارت کار نے وہ مائیکرو ٹیپ کہیں ایسی جگہ چھپائی ہے کہ باوجود کوشش کے وہ دستیاب نہیں ہو سکی''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''اس میں عمران کا کیا عمل دخل ہو سکتا ہے''...... بیگرڈ نے پوچھا۔

''جیوش پاور کو کنفرم اطلاعات مل چکی ہیں کہ شوگرانی حکومت نے پاکیشیا حکومت سے درخواست کی ہے کہ مادام ہوچانگ کی واپسی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آگے لایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ اطلاعات بھی ملی ہیں کہ ضرب مسلم بھی اس مائیکرو ٹیپ کی برآمدگی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے درخواست کر رہی ہے یا کرے گی اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر جیوش پاور کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کر دیا گیا تو جیوش پاور کی تمام منظم طاقت بکھر جائے گی اور یہ بے شمار گروپوں میں تقسیم ہو جائے گی جس کے بعد اسے دوبارہ اس حد تک آنے میں نجانے کتنے سال لگ جائیں اس لئے جیوش پاور نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم دونوں پاکیشیا جا کر اس عمران کا خاتمہ کر دیں''...... وکٹر نے کہا اور پھر اس نے تفصیل سے بتا دیا کہ ان دونوں کے حملے کیسے ناکام ہوئے اور پھر عمران نے انہیں کیسے گرفتار کر لیا لیکن پھر انہیں نہ صرف زندہ چھوڑ دیا بلکہ ان کی نگرانی بھی نہیں کی گئی۔

''عمران کی شروع سے ہی یہی عادت رہی ہے کہ وہ اپنے

خلاف ہونے والے حملوں کا انتقام نہیں لیا کرتا۔ آپ نے وہاں سوائے اس پر حملہ کرنے کے اور کوئی کام نہیں کیا اس لئے اس نے ذاتی انتقام لینے کی بجائے آپ کو رہا کر دیا لیکن اس نے بہرحال آپ سے کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور اٹھایا ہوگا''...... بیگرڈ نے کہا۔

''اس نے ہم سے کرنل شیفرڈ کا فون نمبر معلوم کیا اور پھر میری بات کرنل شیفرڈ سے کرا کر اس نے نمبر کو کنفرم کیا''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اس نے کرنل شیفرڈ کا واضح سراغ آپ سے حاصل کر لیا''...... بیگرڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ وہ نمبر اسرائیلی خصوصی سیٹلائٹ کا ہے جس کا علم کسی کو نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے''...... وکٹر نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ کے خیال میں ایسا ناممکن ہے لیکن آپ دیکھ لیں گے کہ عمران اس ناممکن کو ہر صورت میں ممکن بنا لے گا''...... بیگرڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ وہ آئے۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں تاکہ ہم اس کے خلاف یہاں کام کر سکیں''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''ایک بات بتائیں کہ وہ مادام ہوچانگ کہاں ہے''...... بیگرڈ نے پوچھا۔

''وہ جیوش پاور کے خفیہ ہیڈکوارٹر میں ہے اور اس ہیڈکوارٹر کے بارے میں علم صرف کرنل شیفرڈ کو ہے حتیٰ کہ اسرائیلی حکومت کو بھی

نہیں ہے''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''اوہ۔ پھر تو یہ بات نوٹ کر لیں کہ عمران لازماً کرنل شیفرڈ سے اس ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ آپ نے اچھا کیا کہ مجھے تفصیل بتا دی۔ اب میں آپ کو اس کے بارے میں ٹپس بتا دیتا ہوں۔ آپ ان کو سامنے رکھ کر اپنی پلاننگ کریں تو آپ اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے''...... بیگرڈ نے کہا۔

''کون سی ٹپس۔ بتائیں''...... کیتھی نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ عمران ہر مرد یا عورت جس کی اس نے ایک بار آواز سنی ہو اس کے لہجے اور آواز میں انتہائی کامیاب نقل کر لیتا ہے۔ اس نے آپ دونوں کی آوازیں سن لی ہیں اور کرنل شیفرڈ کی بھی۔ اسرائیل کے صدر کی آواز بھی اس نے سن رکھی ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ وہ صدر اسرائیل سے کرنل شیفرڈ کی آواز میں بات کر کے ان سے خفیہ ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اسرائیل کے صدر کی آواز میں کرنل شیفرڈ سے فون پر بات کر کے اس سے خفیہ ہیڈکوارٹر کے بارے میں بات کرے۔ اس طرح وہ خفیہ ہیڈکوارٹر کا کھوج لگا لے گا۔ اس کی شروع سے عادت ہے کہ وہ ادھر ادھر دیکھنے اور الجھنے کی بجائے براہ راست اپنے مشن پر انتہائی تیزی سے کام کرتا ہے اور

اس کا مشن مادام ہوچانگ کو واپس لے جانا ہے۔ پھر وہ آسانی سے مادام ہوچانگ سے مائیکرو ٹیپ کے بارے میں معلومات حاصل کر لے گا''...... بیگرڈ نے کہا۔

''کرنل شیفرڈ براہ راست فون کالز رسیو نہیں کرتا۔ اس کی سیکرٹری کرتی ہے اور وہاں جدید ترین وائس چیکنگ کمپیوٹر نصب ہے جس میں اسرائیل کے صدر اور دیگر حکام، ہم تمام ایجنٹس اور ان سب لوگوں کی آوازیں پہلے سے فیڈ ہیں اس لئے کوئی نقلی آدمی بات کرے تو کمپیوٹر فوراً چیک کر لیتا ہے اور رابطہ منقطع کر دیتا ہے اس لئے عمران کے لئے ایسا کرنا ممکن نہیں ہے''...... وکٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''دوسری صورت میں وہ فون نمبر اور ایکس چینج کے ذریعے کرنل شیفرڈ کے ہیڈکوارٹر کو ٹریس کر لے گا اور پھر وہاں حملہ کر کے وہ کرنل شیفرڈ سے خفیہ ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر کے وہاں حملہ کرے گا اور یہ بات طے ہے کہ وہ ایسا ہی کرے گا اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ دونوں کرنل شیفرڈ کے ہیڈکوارٹر کی نگرانی کریں۔ اس طرح آپ عمران کو روک سکیں گے اور ہلاک کر سکیں گے۔ دوسری احتیاط یہ کریں کہ کرنل شیفرڈ کو کہہ دیں کہ وہ اپنے ہیڈکوارٹر سے باہر نہ جائے ورنہ عمران اسے کسی کلب میں یا اس کی رہائش گاہ پر گھیر لے گا۔ وہ اسی انداز میں کام کرتا ہے''۔ بیگرڈ نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ ہم انہیں کہہ دیں گے کہ وہ احتیاط کریں۔ آپ یہ بتائیں کہ عمران اکیلا آئے گا یا اس کے ساتھ پوری ٹیم آئے گی‘‘...... وکٹر نے کہا۔

’’اس کی مرضی ہے کہ وہ اپنے ساتھ کتنے افراد لے آتا ہے۔ البتہ ایک اہم ٹپ آپ کو دی جا سکتی ہے کہ ایک سوئس نژاد لڑکی لازماً اس کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس کا نام جولیا ہے۔ وہ کون ہے اور اس کا عمران سے کیا تعلق ہے اس بارے میں واضح طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن یہ بھی بتا دوں کہ عمران میک اپ کے فن کا ماہر ہے۔ وہ ایسا میک اپ کر سکتا ہے کہ جدید سے جدید میک اپ واشر بھی اسے چیک نہیں کر سکتا۔ صرف اس کی ایک خصوصیت ہے کہ وہ زیادہ دیر تک سنجیدہ نہیں رہ سکتا۔ مزاحیہ باتیں اور حرکتیں کرتا ہے۔ بس یہی اس کی پہچان ہو سکتی ہے اور نہیں‘‘...... بیگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

’’کوئی ایسی ٹپ دیں کہ وہ ہمارے سامنے آنے پر مجبور ہو جائے‘‘...... کیتھی نے کہا۔

’’ایک صورت ہے لیکن اس کے لئے آپ کو مجھے معاوضہ دینا ہو گا‘‘...... بیگرڈ نے کہا تو وکٹر اور کیتھی دونوں چونک پڑے۔

’’کس بات کا معاوضہ‘‘...... وکٹر نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

’’عمران کو گھیر کر آپ کے سامنے لانے کا‘‘...... بیگرڈ نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

’’وہ کیسے‘‘...... وکٹر نے پوچھا۔

’’عمران میرا دوست ہے۔ اگر اس تک یہ بات کسی بھی انداز میں پہنچ جائے کہ مجھے جیوش پاور کے خفیہ ہیڈکوارٹر یا کم از کم کرنل شیفرڈ کے ہیڈکوارٹر کا علم ہے تو وہ لازماً مجھ سے رابطہ کرے گا۔ اس طرح میں اسے اپنے کلب میں بلا لوں گا اور پھر تمہیں فون پر بتا دوں گا۔ جب وہ میرے کلب سے باہر جائے تو تم آسانی سے اس پر اچانک حملہ کر کے اسے ختم کر سکتے ہو یا آپ اس کی نگرانی کریں اور جہاں یقینی موقع ملے اس پر حملہ کر دیں لیکن میں ان کا معاوضہ لوں گا دس لاکھ ڈالر‘‘...... بیگرڈ نے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ ہم آپ کو دس لاکھ ڈالر دیں گے لیکن عمران تک یہ بات کیسے پہنچے گی‘‘...... وکٹر نے کہا۔

’’اس کا بندوبست بھی میں کر لوں گا‘‘...... بیگرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’کیسے۔ کھل کر بتائیں تا کہ ہم کنفرم ہو جائیں کہ واقعی ایسے کام ہو سکتا ہے اور ہم کرنل شیفرڈ سے بات کر کے آپ کو معاوضہ دلا سکیں‘‘...... وکٹر نے کہا۔

’’میں خود عمران سے بات کروں گا۔ میری اکثر اس سے بات ہوتی رہتی ہے۔ میں اسے جیوش پاور کے بارے میں اشارہ کروں گا پھر وہ لازماً اس سلسلے میں مجھ سے مزید رابطہ کرے گا کیونکہ وہ مجھ

پر اعتماد بھی کرتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ میں دراصل یہودی ہوں۔ اس طرح میں معاوضہ بھی حاصل کرلوں گا اور جیوش پاور کی مدد بھی ہو جائے گی لیکن شرط یہی ہے کہ آپ نے اس پر حملہ میرے کلب میں نہیں کرنا۔ عمران اگر بچ جائے تو مجھے بھی ہلاک نہ کر دے''...... بیگرڈ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں آپ کو ابھی چیک دے دیتا ہوں۔ میرا فون نمبر بھی نوٹ کر لیں''...... وکٹر نے کہا اور جیب سے چیک بک نکال کر اس نے اسے کھولا اور ایک چیک پر رقم اور بینک کا نام لکھ کر اس نے دستخط کئے اور چیک بک سے چیک علیحدہ کر کے بیگرڈ کی طرف بڑھا دیا۔ بیگرڈ نے چیک لیا، ایک نظر اسے دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے چیک تہہ کر کے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔

''اب آپ بے فکر ہو جائیں۔ اب جیسے ہی عمران سے میرا رابطہ ہو گا میں آپ کو اطلاع کر دوں گا''...... بیگرڈ نے کہا۔

''میرا خصوصی فون نمبر لکھ لو۔ اگر میں فون پر موجود نہ ہوں تب بھی مجھے فوراً پیغام مل جائے گا''...... وکٹر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔ بیگرڈ نے قلمدان سے قلم نکال کر سامنے رکھے ہوئے پیڈ پر فون نمبر لکھا اور پھر قلم دوبارہ قلمدان میں رکھ دیا۔

''بس ایک شرط کا خیال رکھنا کہ تم نے اسے میرے کلب میں یا بالکل کلب کے باہر ہلاک نہیں کرنا اور نہ ہلاک کرنے کی کوشش کرنا''...... بیگرڈ نے کہا۔

''تم بے فکر رہو''...... وکٹر نے اٹھتے ہوئے کہا تو بیگرڈ اور کیتھی دونوں بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر وکٹر اور کیتھی دونوں بیگرڈ سے مصافحہ کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے تو بیگرڈ بھی مسکراتا ہوا مڑ کر میز کی عقبی طرف موجود اپنی ریوالونگ چیئر کی طرف بڑھ گیا۔

عمران فلیٹ میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ان فلیٹ خود بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ایکسٹو''...... دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو کا مطلب ہوا ڈبل ایکس۔ یعنی ڈبل ریٹائرمنٹ۔ واہ۔ اس کا مطلب ہوا ڈبل پنشن، ڈبل گریجوایٹی۔ واہ''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے اس سنجیدگی سے تعارف کرایا کہ میں سمجھا کوئی ممبر آپ کے ساتھ موجود ہے''...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''سنجیدہ ہوئے بغیر جھوٹ نہیں بولا جا سکتا''...... عمران نے کہا۔

''جھوٹ۔ کیا مطلب۔ آپ نے کون سا جھوٹ بولا ہے۔ آپ کا مطلب ہے کہ آپ نے اپنی ڈگریوں کے بارے میں جھوٹ بولا ہے''...... بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

''ارے نہیں۔ ڈگریوں کے لئے تو طویل عمر پڑھائی کر کے انہیں حاصل کیا ہے۔ میں نے کہا تھا ان فلیٹ خود بول رہا ہوں جبکہ مجھے سچ اس طرح بولنا چاہئے تھا ان فلیٹ سوپر فیاض بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''سوپر فیاض صرف آپ کے ڈیڈی کی وجہ سے برداشت کر رہا ہے ورنہ وہ ایک لمحے میں آپ سے قبضہ لے سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''مجھ سے تو وہ قبضہ اب بھی لے سکتا ہے کیونکہ ڈیڈی نے بھی اس کی حمایت کرنی ہے۔ البتہ آغا سلیمان پاشا سے قبضہ نہیں لے سکتا کیونکہ سلیمان اماں بی کا بے حد لاڈلا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''عمران صاحب۔ میں نے اس لئے فون کیا ہے کہ ناراک سے گراہم کا فون آیا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''اوہ۔ کیا بتایا ہے اس نے۔ مجھے اس کی کال کا شدت سے

انتظار تھا''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''گراہم نے بتایا ہے کہ اس نے مکمل انکوائری کی ہے۔ بروکن کی بلڈنگ ڈبل ایٹ ڈبل تھری میں واقع ڈاکٹر کارل کی رہائش ہے۔ وہ میڈیکل یونیورسٹی میں پڑھاتا ہے اور جو فون نمبر آپ نے بتایا تھا وہ فون نمبر اس کا نہیں ہے۔ اس کا نمبر اور ہے جو گراہم نے بتایا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیا نمبر بتایا ہے''...... عمران نے پوچھا تو بلیک زیرو نے نمبر بتا دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ڈاجنگ کی جا رہی ہے۔ میں چیک کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے بلیک زیرو کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

''یس۔ کارل ہاؤس''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

''کرنل شیفرڈ سے بات کرنی ہے''...... عمران نے بھی ایکریمین لہجے میں کہا۔

''کرنل شیفرڈ۔ وہ کون ہے۔ یہ تو ڈاکٹر کارل ہاؤس ہے''۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''ڈاکٹر کارل، کرنل شیفرڈ کے نمائندہ ہیں۔ آپ کون ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''سوری۔ آپ کو کسی نے غلط نمبر بتایا ہے۔ یہاں کوئی کرنل شیفرڈ نہیں ہے''...... دوسری طرف سے اس بار سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''اس طرح سوائے وقت ضائع ہونے کے اور کچھ نہیں ہو گا۔ مجھے وہاں خود جانا ہو گا''...... عمران نے خودکلامی کے سے انداز میں کہا اور پھر اچانک ایک خیال کے تحت اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ایکسٹو''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص لہجے میں کہا گیا۔

''عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کوئی خاص بات عمران صاحب''...... اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے اور آواز میں کہا۔

''میں نے ازخود تمہارے بتائے ہوئے فون نمبر کو چیک کیا ہے۔ وہاں سے کرنل شیفرڈ کی موجودگی کے بارے میں براہ راست انکار کرتے ہوئے اس نمبر کو ڈاکٹر کارل سے متعلق بتایا گیا ہے لیکن جب اصل نمبر پر بات ہوتی ہے تو کرنل شیفرڈ سے لنک ہو جاتا ہے اور پتہ بھی یہی بتایا گیا ہے جس پر ڈاکٹر کارل کا نمبر ہے۔ میں نے سوچا کہ اس معمے کے حل کے لئے مجھے خود وہاں جانا ہو گا لیکن چونکہ یہ مشن سیکرٹ سروس کا نہیں بنتا اس لئے میں ٹائیگر کو ساتھ

لے کر چلا جاتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ ٹائیگر کی بجائے ٹیم کو ساتھ لے جائیں کیونکہ آپ نے اصل میں جیوش پاور کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنا ہے اور اس کے لئے ٹیم کی ضرورت بہرحال آپ کو پڑے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹیم کو بعد میں بھی کال کیا جا سکتا ہے فی الحال اس چھوٹے سے کام کے لئے پوری ٹیم کو لے جانا غلط ہے۔ چلو ایسا کر لیتے ہیں کہ تم جولیا کو فون کر کے کہہ دو کہ تم نے ازخود جولیا کو میرے ساتھ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے جبکہ میں چاہتا تھا کہ جولیا ساتھ نہ جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ اپنی اماں بی کی طرح اب آپ بھی اپنا ذہن بدل لیں ورنہ جولیا اگر ایک بار پھر سید چراغ شاہ صاحب کے پاس پہنچ گئی جنہوں نے اسے اپنی بیٹی بنا لیا ہے تو آپ کے لئے مشکل ہو جائے گی''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پہلے آغا سلیمان پاشا دن رات اماں بی کی دھمکیاں دے کر مجھے ڈراتا رہتا ہے اب تم نے سید چراغ شاہ صاحب کی دھمکیاں دینا شروع کر دی ہیں۔ بہرحال جیسا میں نے کہا ہے ویسا ہی کرو تاکہ جولیا ذہنی طور پر دباؤ میں رہے ورنہ شاہ صاحب سے ملاقات کے بعد اس نے مجھے گھاس بھی نہیں ڈالنی''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بلیک زیرو کے ہنسنے پر عمران نے رسیور رکھ دیا۔

پھر تقریباً نصف گھنٹہ گزرنے کے بعد اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

''مجھے ابھی چیف نے فون کر کے بتایا ہے کہ تم مجھے مشن پر ساتھ نہیں لے جانا چاہتے تھے لیکن چیف نے تمہیں حکم دیا ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے''...... جولیا کے لہجے میں خاصی سختی ابھر آئی تھی۔

''ٹیم کے ساتھ تمہارے جانے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اکیلے مرد کے ساتھ جانے پر ظاہر ہے مجھے اعتراض ہو سکتا ہے''...... عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

''اکیلے مرد کے ساتھ۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''۔ جولیا نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف نے کہا کہ وہ جولیا کو ایک آدمی کے ساتھ مشن پر بھیجنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں صاف کہہ دیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی اکیلی عورت کسی اکیلے مرد کے ساتھ جائے جبکہ ان کے درمیان کوئی ایسا رشتہ بھی نہ ہو جس سے اعتراض ختم ہو سکتا ہو جس پر چیف نے مجھے بتایا وہ اکیلا مرد میں ہوں۔ اب تم خود بتاؤ کہ اب میں اپنی بات سے کیسے ہٹ سکتا تھا اس لئے مجبوراً چیف کو حکم دینا

پڑا اور وہ کیا کہتے ہیں حکم حاکم مرگ مفاجات۔ اب مجبوری تو بہرحال مجبوری ہوتی ہے''...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب تمہیں اپنے آپ پر بھی اعتماد نہیں رہا''...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''مجھے اپنے آپ پر تو اعتماد ہے تم پر نہیں ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''کیوں۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... جولیا نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

''تمہارے ناراض ہونے کا کوئی وقت تو مقرر نہیں ہے۔ کسی بھی وقت ناراض ہو سکتی ہو۔ اب اگر ساتھ صفدر یار جنگ بہادر صلح کرانے والا نہ ہو تو پھر کیا ہو گا اس لئے کہہ رہا تھا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو اس بار دوسری طرف سے جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم فکر مت کرو۔ میں ناراض نہیں ہوں گی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سوچ لو۔ ناراک میں معاملات خاصے لبرل ہوتے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''میں تمہیں گولی مار دوں گی۔ سمجھے''...... جولیا نے عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ چلو شہید ہو جاؤں گا۔ بہرحال چیف کے حکم پر میں نے فون کیا ہے کہ تیار ہو جاؤ۔ ہم نے آج رات ہی روانہ ہونا ہے۔ میں تمہیں تمہارے فلیٹ سے لے لوں گا''...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے جولیا کو ساتھ لے جانے کا فیصلہ اس لئے کیا تھا کہ ایک تو اسے جولیا کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد تھا دوسرا اسے معلوم تھا کہ سید چراغ شاہ صاحب سے ملاقات کے بعد جولیا باقی ٹیم کے ساتھ رہتے ہوئے اس سے کھل کر نہ بات کر سکے گی اور نہ ہی کھل کر مشن پر کام کر سکے گی لیکن ایک بار عمران کے ساتھ اکیلے مشن اس نے مکمل کر لیا تو پھر وہ آئندہ کے لئے نارمل ہو جائے گی۔ وہ بیٹھا یہی سب باتیں سوچ رہا تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جوزف بول رہا ہوں باس۔ رانا ہاؤس سے''...... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا۔ کوئی خاص بات''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''ناراک سے کسی شیفلیڈ کلب کے مالک بیگرڈ کا کال آئی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ آپ نے اسے یہ نمبر دیا ہوا ہے اور وہ آپ

سے کوئی خاص بات کرنا چاہتا ہے''...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''بیگرڈ کی کال۔ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ میں کر لیتا ہوں اس سے بات''...... عمران نے کہا تو جوزف نے نمبر بتا کر رابطہ ختم کر دیا۔

عمران کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ بیگرڈ کو وہ اچھی طرح جانتا تھا۔ وہ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کا بڑا فعال ایجنٹ تھا اور کئی مشنز میں اس نے عمران کے ساتھ مل کر بھی کام کیا تھا۔ عمران کو یاد آ گیا تھا کہ چند سال پہلے جب بیگرڈ سے اس کی ملاقات ہوئی تھی تو اس نے اسے رانا ہاؤس کا نمبر دیا تھا کہ اگر بیگرڈ پاکیشیا آئے تو اس نمبر پر اسے اطلاع دے دے تاکہ عمران بیگرڈ کی شایان شان مہمانداری کر سکے لیکن اب اس نے بجائے آنے کے بارے میں اطلاع دینے کے کسی خاص بات کا ذکر کیا ہے اور اسی بات نے عمران کو چونکا دیا تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور ایکریمیا اور پھر ناراک کا رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے جوزف کا بتایا ہوا نمبر پریس کر دیا۔

''شیفلیڈ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مہذبانہ تھا۔

''پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ بیگرڈ سے بات کراؤ۔ اس نے مجھے فون کیا تھا''۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو۔ بیگرڈ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ تم نے فون کیا تھا۔ کوئی خاص بات''...... عمران نے کہا۔

''ہاں عمران۔ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ ایک انتہائی خطرناک اور خفیہ تنظیم کے چند لوگ یہاں تمہاری آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ تم یہاں آ رہے ہو اور وہ تمہیں ہلاک کرنے کی باقاعدہ پلاننگ بنائے ہوئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں''...... بیگرڈ نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بہت بہت شکریہ۔ لیکن کون لوگ ہیں یہ''...... عمران نے پوچھا۔

''اس بارے میں فون پر تو بات نہیں ہو سکتی اور تم سمجھتے ہو کہ کیوں نہیں ہو سکتی۔ البتہ بالمشافہ تفصیل بتائی جا سکتی ہے۔ بہرحال میرا مقصد تمہیں ہوشیار کرنا تھا۔ باقی مجھے معلوم ہے کہ تم اپنی حفاظت زیادہ اچھے انداز میں کر سکتے ہو۔ گڈ بائی''...... بیگرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے تھے کیونکہ یہ

بات اس کے حلق سے نہ اتر رہی تھی کہ بیگرڈ نے ایک اطلاع سن کر باقاعدہ اسے یہاں پاکیشیا فون کیا ہے۔ اسے یقین تھا کہ اس کے پیچھے اس کا کوئی خاص مقصد ضرور ہو گا ورنہ یہ معمولی سی اطلاع دینے کے لئے اتنے سالوں بعد فون کی تکلیف نہ کرتا۔ بہرحال اس نے سوچ لیا تھا کہ ناراک پہنچ کر وہ بیگرڈ سے ملاقات ضرور کرے گا تاکہ اصل بات سامنے آ سکے۔

ختم شد

عمران سیریز
جیوش پاور
مظہر کلیم ایم اے
www.paksociety.com

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشر ------- مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ----- محمد ارسلان قریشی
تزئین ------ محمد علی قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

KHAN BROTHERS MULTAN
Price Rs 75/-

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ
ملتان
Ph 061-4018666
Mob0333-6106573

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ''جیوش پاور'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس مشن میں عمران کے ساتھ ٹیم کی بجائے صرف جولیا شامل ہوئی اور عمران اور جولیا کے مقابل یہودیوں کی انتہائی طاقتور تنظیم جیوش پاور کے تربیت یافتہ سپر ایجنٹس آتے رہے اور پے در پے ان کے درمیان ایسی خطرناک اور جان لیوا جسمانی فائٹس ہوتی رہیں کہ جنہیں پڑھ کر آپ یقیناً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ ماہر فائٹرز کے درمیان ہونے والے جسمانی مقابلے واقعی پڑھنے والوں کے بھی رونگٹے کھڑے کر دیتے ہیں۔ خاص طور پر جولیا اور جیوش پاور کی سپر ایجنٹ جو اپنے آپ کو مارشل کوئین کہتی تھی اور اس کا دعویٰ تھا کہ وہ مارشل آرٹ میں ناقابل تسخیر ہے، کے درمیان ہونے والی خوفناک فائٹ واقعی نہ صرف خطرناک تھی بلکہ اس کا نتیجہ یقینی طور پر جان لیوا ثابت ہونا تھا جبکہ جولیا کو یہ بھی معلوم تھا کہ یہ فائٹ نہ صرف اس کی بلکہ عمران کی بھی بقاء کا سوال بن چکی ہے اور اس نے یہ فائٹ اکیلے لڑنی ہے کیونکہ عمران اس وقت ایسی حالت میں تھا کہ وہ کسی بھی طرح جولیا کی مدد نہ کر سکتا تھا جبکہ جولیا کے مقابلے میں ایک نہیں بلکہ دو سپر ایجنٹس موجود

تھے۔ یہ فائٹ شاید جولیا کی زندگی کی سب سے خطرناک فائٹ ثابت ہوئی۔

اس مشن میں دلچسپ موڑ اس وقت آیا جب عمران نے جولیا اور بلیک زیرو کی شدید خواہش کے باوجود جیوش پاور کے ہیڈکوارٹر کے خلاف مشن مکمل کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ کیا عمران جیوش پاور کی طاقت سے خوفزدہ ہو گیا تھا یا اس کا انکار کسی معقول دلیل پر مبنی تھا۔

مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے بذریعہ خط یا ای میل مجھے ضرور آگاہ کیجئے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address
mazharkaleem.ma@gmail.com

آفس کا دروازہ کھلا اور آفس ٹیبل کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک لمبے قد کے آدمی نے چونک کر سر اٹھایا تو دروازے پر ایک ورزشی جسم کا آدمی موجود تھا جس نے جینز کی پینٹ، شرٹ اور لیدر کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔

''ہیلو ڈاکٹر ہارڈ''...... آنے والے نے آفس میں داخل ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''آیئے کرنل سمتھ۔ آج آپ کیسے ادھر آ نکلے''...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے جسے ڈاکٹر ہارڈ کہا گیا تھا، اٹھ کر آنے والے کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر ہارڈ۔ آپ کے پاس ایک مریضہ ایسی ہے جس کے بارے میں معاملات روز بروز خاصے تیز اور پیچیدہ ہوتے جا رہے ہیں۔ اس بارے میں حتمی رائے معلوم کرنے کے لئے آنا پڑا

ہے''...... کرنل سمتھ نے میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر ہارڈ بھی دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''آپ کا مطلب مادام ہوچانگ سے ہے''...... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا۔

''ہاں۔ اس کی برآمدگی کے لئے نہ صرف شوگران بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور مسلمانوں کی خفیہ تنظیم ضرب مسلم بھی حرکت میں آ چکی ہیں اور معاملات روز بروز پیچیدہ اور خطرناک ہوتے جا رہے ہیں''...... کرنل سمتھ نے کہا۔

''وہ کیسے کرنل سمتھ۔ کس کو یہاں کے بارے میں علم ہے اور اگر فرض کیا کہ علم ہے بھی سہی تو کیا کوئی غلط آدمی یہاں داخل ہو سکتا ہے''...... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا۔

''ایسا بظاہر تو ممکن نہیں ہے لیکن سب سے زیادہ خطرہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے محسوس کیا جا رہا ہے۔ یہ اطلاعات بھی ملی ہیں کہ شوگران اور ضرب مسلم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے حرکت میں آنے کی درخواست کی ہے اور یہ بہرحال خاصی خطرناک سروس ہے اس لئے آپ حتمی طور پر بتائیں کہ مادام ہوچانگ کی اب کیا پوزیشن ہے۔ کب تک اس سے مائیکر ٹیپ کے بارے میں حتمی انفارمیشن مل سکتی ہیں''...... کرنل سمتھ نے کہا۔

''فی الحال فوری طور پر تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ ہماری کوشش کے باوجود اس کی حالت پہلے سے بہتر نہیں ہو رہی بلکہ دوسرے لفظوں

میں اس کی حالت روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے''...... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو معاملات زیادہ سنجیدہ ہو جائیں گے اور ہم ضرب مسلم کے خلاف معلومات بھی حاصل نہ کر سکیں گے اور الٹا ہمارے خلاف کارروائیاں بھی شروع ہو جائیں گی۔ کوئی ایسا طریقہ سوچو ڈاکٹر ہارڈ۔ یہ یہودیوں کے لئے انتہائی اہم معاملہ ہے''...... کرنل سمتھ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک صورت ہے کہ ہم ایک خصوصی دوا استعمال کر کے اس کے ذہن کو چیک کریں۔ ففٹی پرسنٹ امید ہے کہ ہم کامیاب ہو جائیں گے اور ففٹی پرسنٹ چانس ہے کہ ہم ناکام رہیں اور ساتھ ہی مریضہ کی بھی ڈیتھ ہو جائے''...... ڈاکٹر ہارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ بے حد تجربہ کار اور قابل ڈاکٹر ہیں۔ کوئی ایسا طریقہ سوچیں کہ جس سے جلد از جلد یہ معاملہ نمٹ جائے''...... کرنل سمتھ نے کہا تو ڈاکٹر ہارڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

''آپ کی تعریف کا شکریہ کرنل۔ لیکن ایسا کوئی طریقہ یا راستہ ہوتا تو ہم اسے آپ کے کہنے سے پہلے ہی استعمال میں لا چکے ہوتے۔ البتہ اگر آپ اس بارے میں تشویش رکھتے ہیں تو ایک صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہم مادام ہوچانگ کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیں اور پھر اس پر مائینڈ چیکنگ مشین استعمال کریں یا تو کچھ نہ کچھ

رزلٹ مل گیا یا سب کچھ ختم ہو گیا''...... ڈاکٹر ہارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں ڈاکٹر۔ وہ مائیکرو ٹیپ ہمارے لئے بے حد اہم ہے اور ہم نے ہر قیمت پر اسے حاصل کرنا ہے''...... کرنل سمتھ نے کہا۔

''کرنل سمتھ۔ یہ بات تو طے ہے کہ یہ مائیکرو ٹیپ مادام ہوچانگ کی تحویل میں نہیں ہے۔ لامحالہ یہ وہیں ہو گا جہاں سے مادام ہوچانگ کو لایا گیا ہے۔ آپ اسے وہاں تلاش کیوں نہیں کرتے''...... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا۔

''آپ کا کیا خیال ہے ڈاکٹر ہارڈ کہ اسے وہاں تلاش نہیں کیا گیا ہو گا۔ اسے ہر ممکن جگہ پر تلاش کیا گیا ہے لیکن نجانے اس عورت نے اسے کہاں چھپایا ہے کہ کسی صورت بھی نہیں مل رہا''...... کرنل سمتھ نے کہا۔

''پھر انتظار کریں۔ اس کے سوا کوئی دوسری صورت نہیں ہے''۔ ڈاکٹر ہارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا میں اس عورت سے ملاقات کر سکتا ہوں''...... کرنل سمتھ نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ ویسے تو وہ ایک عام عورت ہے لیکن اگر آپ نے اس پر زبانی طور پر بھی سخت کلامی کی تو اس کی حالت بگڑنے لگ جائے گی۔ آیئے''...... ڈاکٹر ہارڈ نے اٹھتے ہوئے کہا

تو کرنل سمتھ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے ایک راہداری سے گزر کر ایک کمرے کے دروازے تک پہنچ گئے۔ دروازہ بند تھا اور باہر ایک آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے ہسپتال کی مخصوص یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر ہارڈ کو دیکھ کر وہ آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔

''مریضہ کی کیا پوزیشن ہے۔ روبو''...... ڈاکٹر ہارڈ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''بظاہر تو ٹھیک ہے۔ کمپیوٹر گیم کھیل رہی ہے''...... روبو نے جواب دیا تو کرنل سمتھ بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا وہ کمپیوٹر گیم کھیلتی ہے''...... کرنل سمتھ نے حیران ہو کر کہا۔

''ہاں۔ وہ بے حد ذہین عورت ہے''...... ڈاکٹر ہارڈ نے جواب دیا۔

''ایسا تو نہیں ڈاکٹر ہارڈ کہ وہ مکاری کر رہی ہو''...... کرنل سمتھ نے کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے کرنل سمتھ۔ ڈاکٹر کے سامنے مکاری نہیں چل سکتی۔ آپ کیا سمجھ رہے ہیں کہ وہ بستر پر پڑی ہائے ہائے کر رہی ہو گی۔ ایسی بات نہیں ہے۔ وہ بظاہر ہر لحاظ سے اوکے ہے۔ نارمل ہے۔ ابھی آپ اس پر سختی شروع کر دیں۔ تشدد کی دھمکی دیں تو اس کی حالت بگڑنا شروع ہو جائے گی''...... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا۔

''کیا وہ ایسی کیفیت خود اپنے اوپر طاری کر لیتی ہے یا فطری طور پر ایسا ہوتا ہے''...... کرنل سمتھ نے پوچھا۔

''اس کی کیمسٹری تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ مطلب ہے کہ اس کی اندرونی کیفیات تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہیں''۔ ڈاکٹر ہارڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازے کو ہاتھ سے دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور ڈاکٹر ہارڈ اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے کرنل سمتھ بھی اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ایک طرف بیڈ موجود تھا۔ ایک سائیڈ پر ایک میز پر کمپیوٹر کے سامنے ایک کرسی پر ایک ادھیڑ عمر کی شوگرانی نژاد عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ کمپیوٹر کی سکرین روشن تھی۔

''مادام ہوچانگ۔ یہ کرنل سمتھ ہیں۔ آپ سے ملنے آئے ہیں''...... ڈاکٹر ہارڈ نے نرم لہجے میں کہا تو مادام ہوچانگ نے کمپیوٹر آف کیا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ تینوں ایک سائیڈ پر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''میں تو آپ کو پہلی بار دیکھ رہی ہوں کرنل سمتھ''...... مادام ہوچانگ نے کرنل سمتھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ یہ ہماری پہلی ملاقات ہے۔ میں آپ کو یہ بتانے آیا ہوں کہ آپ کا چھپایا ہوا مائیکرو ٹیپ ہمیں مل گیا ہے''...... کرنل سمتھ نے کہا۔

''میرا چھپایا ہوا۔ کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں

نے نہ تو کوئی مائیکرو ٹیپ حاصل کیا اور نہ ہی چھپایا۔ ویسے اگر وہ آپ کو مل گیا ہے تو اچھی بات ہے۔ اب تو آپ مجھے واپس جانے کی اجازت دے دیں''...... مادام ہوچانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کا یہاں علاج ہو رہا ہے مادام ہوچانگ اور آپ تو بہتر طور پر سمجھتی ہیں کہ اگر آپ کا علاج نہ ہوا تو آپ کی موت کسی بھی لمحے اچانک واقع ہو سکتی ہے''...... ڈاکٹر ہارڈ نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مادام ہوچانگ۔ ڈاکٹر ہارڈ تو ڈاکٹر ہیں۔ وہ تو آپ کا علاج کرنا چاہتے ہیں لیکن میرا نام کرنل سمتھ ہے۔ مجھے وہ مائیکرو ٹیپ چاہئے جو آپ نے یونان میں چھپا رکھا ہے ورنہ آپ کا وہ حشر بھی ہو سکتا ہے کہ آپ موت چاہیں گی اور موت آپ کے قریب بھی نہ آئے گی''...... کرنل سمتھ نے یکلخت انتہائی درشت لہجے میں کہا۔

''یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ مم۔ مم۔ میں نے تو کوئی غلطی نہیں کی''...... مادام ہوچانگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم یکلخت اس طرح کانپنے لگ گیا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو۔ اس کا چہرہ بھی تیزی سے بگڑنے لگ گیا تھا۔

''اوہ۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ صرف مذاق کر رہے ہیں''۔ ڈاکٹر ہارڈ نے جلدی سے کہا۔

''ہاں۔ میں واقعی مذاق کر رہا تھا''...... کرنل سمتھ نے کہا۔

''ایسا بھیانک مذاق۔ پلیز آئندہ ایسا نہ کریں''...... مادام

ہوچانگ نے رک رک کر کہا۔ البتہ اس کی تیزی سے بگڑتی ہوئی حالت دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گئی تھی۔

''مجھے اجازت''...... کرنل سمتھ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''آیئے۔ میں آپ کو چھوڑ آؤں''...... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا اور پھر وہ دونوں اس کمرے سے باہر آ گئے۔

''آئی ایم سوری ڈاکٹر۔ دراصل مجھے چیف نے حکم دیا تھا کہ میں یہ سب کچھ خود جا کر کروں اور انہیں رپورٹ دوں کیونکہ اسرائیل کے صدر صاحب اس معاملے میں بے حد تشویش میں مبتلا ہیں''...... کرنل سمتھ نے کمرے سے باہر آتے ہی ڈاکٹر ہارڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ان کی تشویش بجا ہے کیونکہ انہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ یہاں کیسے انتظامات ہیں۔ بہرحال آپ انہیں میری طرف سے کہہ دیں کہ یہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور صرف ڈیڑھ ماہ مزید لگے گا۔ پھر ہم مادام ہوچانگ کو اس قابل کر دیں گے کہ اس کے ذہن کو مشین پر چیک کر لیا جائے''...... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا۔

''او کے۔ تھینک یو ڈاکٹر''...... کرنل سمتھ نے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔

''ہونہہ۔ ان انتظامات کے باوجود یہ سب نجانے کیوں خوفزدہ ہیں''...... ڈاکٹر ہارڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اپنے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران اپنے سامنے میز پر ناراک کا تفصیلی نقشہ پھیلائے اس پر اس انداز میں جھکا ہوا تھا جیسے نقشے کو حفظ کر رہا ہو۔ وہ اس وقت ناراک کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں موجود تھے۔

''پچھلے دو گھنٹوں سے تم اس انداز میں نقشے پر جھکے ہوئے ہو۔ کیا ڈھونڈ رہے ہو اس میں سے''...... ساتھ کرسی پر بیٹھی جولیا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''دو گھنٹوں سے۔ کیا مطلب۔ وہ دیکھو سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کے مطابق تو ابھی ایئر پورٹ سے یہاں پہنچے ہمیں صرف ایک گھنٹہ ہوا ہے''...... عمران نے سیدھے ہو کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تم دو گھنٹوں کی بات کر رہے ہو۔ مجھے تو یہ وقت دو صدیاں لگتا ہے۔ تم احمقوں کی طرح نقشے پر جھکے ہوئے ہو اور میں بور ہو

رہی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''اسی لئے تو کہتا تھا کہ پوری ٹیم کو لے آؤ لیکن تم نے اکیلے آنے کو ترجیح دی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے شوق نہیں ہے تمہارے ساتھ اکیلے آنے کا۔ یہ تو چیف کا حکم تھا''...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے جو ایکریمین میک اپ میں تھا، ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''گراہم بول رہا ہوں باس۔ میں نے بروکن علاقے میں کائن نامی عمارت تلاش کر لی ہے''...... دوسری طرف سے ایکریمیا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ گراہم کی پرجوش آواز سنائی دی۔

''اچھا۔ ویری گڈ۔ میں تو بقول مارگریٹ پچھلے دو گھنٹوں سے نقشے پر جھکا ہوا ہوں لیکن مجھے تو یہ عمارت کہیں نظر نہیں آئی''۔ عمران نے جولیا کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس عمارت پر یہ بورڈ میرے خیال میں ابھی حال ہی میں لگایا گیا ہے کیونکہ اس کی حالت بتا رہی ہے کہ وہ بورڈ نیا ہے جبکہ نقشہ ہر دو سال بعد بنایا جاتا تھا''...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ بہرحال یہ عمارت کہاں ہے۔ اس کا نمبر کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ بروکن کے وسطی علاقے میں ہے اور اس کا نمبر ون ون زیرو ہے''...... گراہم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بورڈ پر کیا لکھا ہوا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''بورڈ پر کائن بلڈنگ اور نیچے البرٹ جیمز کا نام لکھا ہوا ہے''...... گراہم نے جواب دیا۔

''کتنی بڑی بلڈنگ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''خاصی بڑی بلڈنگ ہے لیکن یہ رہائشی بلڈنگ ہے اور دس بارہ سال پہلے کی بنی ہوئی دکھائی دیتی ہے''...... گراہم نے جواب دیا۔

''او کے۔ شکریہ''...... عمران نے کہا اور کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''یس۔ انکوائری پلیز''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''مس میں ناراک میں اجنبی ہوں۔ مجھے ایک بلڈنگ کا پتہ اور فون نمبر دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ میں فون کر کے وہاں آؤں لیکن فون نمبر مجھ سے گم ہو گیا ہے۔ اس عمارت کا نمبر ون ون زیرو ہے۔ کائن ہاؤس بروکن۔ وہاں البرٹ جیمز رہتے ہیں۔ کیا آپ مجھے اس کا فون نمبر بتائیں گی''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر

خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

''یس مس''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔

''تھینک یو''...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ ہٹا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کئے ہی تھے کہ پاس بیٹھی ہوئی جولیا نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

''کیا ہوا''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''رسیور رکھ دو۔ پھر بات سنو''...... جولیا نے کہا اور ہاتھ ہٹا لیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''ہاں بولو۔ کیا بات ہے''...... عمران نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ جولیا عام طور پر ایسا جارحانہ رویہ نہ اپناتی تھی۔

''ہم نے کرنل شیفرڈ کو ٹریس کر کے اس سے جیوش پاور کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلوم کرنا ہے جہاں شوگرانی عورت کو رکھا گیا ہے''...... جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو تم خواہ مخواہ اس فون انکوائری کے چکر میں پھنسے ہوئے ہو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو مجھے کیا کرنا چاہئے''...... عمران نے قدرے طنزیہ لہجے میں

کہا۔

''کسی کائن بلڈنگ کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں وہ فون نمبر معلوم ہے جس پر کال کرنے سے کرنل شیفرڈ سے بات ہو جاتی ہے اور بقول تمہارے اس فون کا تعلق اسرائیل کے کسی خصوصی مواصلاتی سیارے سے ہے''...... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''جو کچھ تم کہہ رہی ہو اس بارے میں مجھے معلوم ہے۔ تم اصل میں کہنا کیا چاہتی ہو۔ وہ بتاؤ''...... عمران نے اس بار قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جھلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں بے حد اہم بات کر رہی ہوں''...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہی بات تو میں پوچھ رہا ہوں کہ وہ اہم بات کرو۔ تمہید مت باندھو''...... عمران نے کہا۔

''تم ضرب مسلم کے اس لیڈر سے بات کرو جس نے پہلے تم سے بات کر کے تمہیں اس مشن کو مکمل کرنے کے لئے کہا تھا۔ یہ لوگ انتہائی ہوشیار اور تیز ہوتے ہیں۔ لازماً اس سیارے کے بارے میں وہ معلومات رکھتے ہوں گے جس کی مدد سے تم اس نقشے کے ذریعے یہ معلوم کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے کہ یہ نمبر دراصل کہاں نصب ہے ورنہ تم کبھی کسی کوٹھی پر ریڈ کرتے پھرو گے اور کبھی کسی پر اور پہلے ریڈ کے ساتھ ہی وہ لوگ نہ صرف چوکنا ہو جائیں

گے بلکہ الٹا وہ ہمیں بھی آسانی سے گھیر لیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''اوہ۔ تم نے واقعی بہت دور کی بات سوچی ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یہاں سے یونان اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں''۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دو نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''ورلڈ وائیڈ ٹریڈرز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ابوعبداللہ سے بات کرائیں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ابوعبداللہ بول رہا ہوں''...... کچھ دیر بعد ابوعبداللہ کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ مجھے بتا دیا گیا ہے۔ فرمائیں''...... ابوعبداللہ نے کہا۔

''کیا آپ کی لائن محفوظ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ میں نے پہلے ہی آپ کو بتایا تھا کہ چار رابطوں کے ذریعے آپ سے بات ہو رہی ہے''...... ابوعبداللہ نے جواب دیا۔

''پہلی بات تو یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے آپریشن کی منظوری دے دی ہے اور میں اس سلسلے میں اس وقت ناراک میں موجود ہوں۔ ہم نے جیوش پاور کے چیف کرنل شیفرڈ کا سراغ لگا لیا ہے۔ کرنل شیفرڈ اپنے ہیڈکوارٹر میں بیٹھا ہے اور یہ ہیڈکوارٹر ناراک میں بنایا گیا ہے۔ ہم نے اس کا فون نمبر بھی معلوم کر لیا ہے لیکن ہمیں اس مقام کا پتہ نہیں چل رہا جہاں فون نصب ہے کیونکہ یہ نمبر اسرائیل کے کسی خفیہ مواصلاتی سیارے سے لنکڈ ہے۔ اگر آپ اس خفیہ اسرائیلی مواصلاتی سیارے کی خصوصی تکنیکی معلومات حاصل کر سکیں تو ہم آسانی سے اس مقام کو ٹارگٹ بنا سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کے لئے یہ کام کیا جا سکتا ہے عمران صاحب۔ آپ نے یہ خوشخبری سنا کر کہ چیف نے اس مشن کی منظوری دے دی ہے ہمارا دل مسرت سے بھر دیا ہے۔ خلائی سیاروں کو کنٹرول کرنے والے خصوصی مرکز میں ہمارے آدمی کام کرتے ہیں۔ آپ بتائیں

آپ کیا چاہتے ہیں“...... ابو عبداللہ نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں آپ کو فون نمبر بتا دیتا ہوں۔ یہ فون نمبر جب آپ انہیں بتائیں گے تو وہ فوراً سمجھ جائیں گے کہ یہ کس مواصلاتی سیارے سے منسلک ہے۔ اس سیارے کی تکنیکی معلومات جن کی مدد سے وہ مقام تلاش کیا جا سکے جہاں اس نمبر کا فون نصب ہے“...... عمران نے کہا۔

”آپ تکنیکی معلومات بتائیں گے عمران صاحب تو کام ہو گا“...... ابو عبداللہ نے کہا۔

”یہ آپ کو سمجھ نہیں آئیں گی۔ آپ ان سے کہیں گے تو وہ چونکہ اس فیلڈ سے متعلقہ لوگ ہیں اس لئے وہ سمجھ جائیں گے“۔ عمران نے کہا۔

”او کے۔ نمبر بتا دیں سر“...... ابو عبداللہ نے کہا تو عمران نے نمبر بتا دیا۔

”اب آپ سے رابطہ کس نمبر پر ہو گا“...... ابو عبداللہ نے پوچھا تو عمران نے سامنے موجود فون پر درج نمبر بتا دیا۔

”میرا نام مائیکل ہے اور میں ایکریمین ہوں“...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ جلد از جلد آپ سے دوبارہ رابطہ کر سکوں“...... ابو عبداللہ نے کہا اور اس

کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”گڈ شو جولیا۔ تم نے واقعی درست سمت میں رہنمائی کی ہے“۔ عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”کہا جاتا ہے کہ ہر کامیاب مرد کے پیچھے ایک عورت ہوتی ہے۔ یہی مثال تم پر بھی صادق آتی ہے“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بات تو درست ہے۔ میری کامیابی کے پیچھے میری اماں بی ہیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”ماں تو اولاد کے پیچھے ہوتی ہی ہے لیکن ایک عورت بھی ہوتی ہے“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب بیوی سے ہے“...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”وہ کامیابی صرف کچن میں کھانا پکانے اور برتن دھونے تک ہی محدود ہوتی ہے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”تم غلط بیانی کر رہے ہو۔ بیوی اپنے شوہر کی بہترین دوست، ہمدرد اور رہنما ہوتی ہے۔ جب اس کا شوہر مایوس ہونے لگتا ہے تو وہ اس کی ہمت بندھاتی ہے۔ اس میں حوصلہ اور عزم پیدا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو بے حد صابر، باہمت اور باحوصلہ پیدا کیا ہے جبکہ مرد بظاہر بہت طاقتور نظر آتے ہیں لیکن وہ بے صبرے، بے حوصلہ اور جلد ہمت چھوڑ بیٹھتے ہیں“...... جولیا نے جواب دیا تو

عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کمال ہے۔ تو تم اب باقاعدہ فلاسفر بن گئی ہو''...... عمران نے کہا۔

''یہ فلسفے کی نہیں عمل کی بات ہے''...... جولیا نے جواب دیا۔

''ایک بات تو بتاؤ۔ شوہر اور بیوی کے بارے میں پہلے تو تم نے ایسی باتیں کبھی نہیں کی تھیں۔ اب کیا ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''پہلے میرے لاشعور میں کہیں خوف موجود تھا لیکن جب سے میری ملاقات سید چراغ شاہ صاحب سے ہوئی ہے میرا وہ خوف خود بخود تحلیل ہو گیا ہے۔ پہلے میں اپنے آپ کو اس پوری دنیا میں تنہا سمجھتی تھی۔ مجھے یوں لگتا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ میرے ہمدرد اور ساتھی ضرور ہیں لیکن وہ میرے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ میں اسی طرح بے مراد، بے بس اور لاچارگی کی حالت میں دفن کر دی جاؤں گی۔ پہلے بلیک سکارب کیس میں جب بابا جان نے میرے سر پر ہاتھ رکھا تھا تو میرے اندر جیسے یقین کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں لیکن میں اس وقت بھی بہرحال لاشعوری طور پر خوفزدہ تھی لیکن جب سید چراغ شاہ صاحب نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور مجھے بیٹی قرار دیا تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں کسی مضبوط سائبان کی پناہ میں آ گئی ہوں اور اب مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میں اکیلی نہیں ہوں اور میرا مستقبل جو پہلے غیر محفوظ لگتا تھا اب

محفوظ لگنے لگ گیا ہے''...... جولیا نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

''وہ کیسے۔ کیا سید چراغ شاہ صاحب نے کہا ہے کہ تمہارا مستقبل محفوظ رہے گا۔ آخر ایسی کیا بات ہے کہ تمہیں اپنا مستقبل اچانک محفوظ لگنے لگ گیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم شرارت کر رہے ہو لیکن اب میں تم سے کھل کر بات کروں گی۔ اس سے پہلے مجھے سو فیصد یقین تھا کہ میری اور تمہاری شادی کبھی نہیں ہو سکتی۔ اس میں تین بڑی رکاوٹیں مجھے نظر آتی تھیں۔ سب سے بڑی رکاوٹ تمہاری اماں بی کے مخصوص خیالات تھے۔ اس کے بعد تنویر کے جذبات اور آخر میں چیف کا رویہ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اصول و ضوابط۔ لیکن جب سید چراغ شاہ صاحب نے کہا کہ سب رکاوٹیں خود بخود دور ہو جائیں گی تو میرے اندر یقین کی طاقت سی بھر گئی اور پھر میں ثریا کے کہنے پر جب صالحہ کے ساتھ ثریا کے دیور کی خاندانی تقریب میں گئی اور تمہاری اماں بی سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے جس ردعمل کا اظہار کیا اس سے مجھے مکمل یقین ہو گیا کہ سید چراغ شاہ صاحب کی بات سو فیصد درست ہے۔ باقی رکاوٹیں بھی یقیناً خود بخود دور ہو جائیں گی''۔ جولیا نے کہا۔

''لیکن اس سے تمہارے مستقبل کا کیا تعلق''...... عمران نے کہا۔

''اپنے مستقبل کے بارے میں اب میں خود جان گئی ہوں۔ تمہیں اب فکر کرنے کی ضرورت نہیں''...... جولیا نے کہا اور اٹھ کر

دوسرے کمرے کی طرف اس انداز میں بڑھ گئی جیسے اب وہ اس موضوع پر مزید بات نہ کرنا چاہتی ہو اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
پھر تقریباً تین گھنٹوں کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''گراہم بول رہا ہوں سر''...... دوسری طرف سے گراہم کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سر۔ معاملات بے حد پیچیدہ ہیں۔ اس کائن بلڈنگ میں واقعی ڈاکٹر کارل رہتے ہیں اور ان کا فون نمبر بھی دوسرا ہے۔ کرنل شیفرڈ کے بارے میں کہیں سے بھی کوئی اطلاع نہیں مل سکی''...... گراہم نے کہا۔

''مجھے یقین تھا کہ یہی رزلٹ نکلے گا۔ یہودیوں نے اس تنظیم کو خفیہ رکھنے کے لئے زبردست انتظامات کئے ہیں لیکن اس کے باوجود انشاء اللہ میں اسے تلاش کر لوں گا۔ تم فی الحال آرام کرو۔ جب ضرورت ہو گی میں خود تم سے رابطہ کر لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... گراہم نے جواب دیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''جولیا نے درست سمت میں رہنمائی کی ہے ورنہ میں اسی طرح الجھتا رہتا''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کچھ دیر بعد جولیا

کمرے میں داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں ہاٹ کافی کی دو پیالیاں اور دوسرا سامان رکھا ہوا تھا۔

''واہ۔ اسے کہتے ہیں سگھڑ پن اور سلیقہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سلیقہ اور سگھڑ پن مجھے سلیمان سے سیکھنا پڑے گا''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹرے درمیانی میز پر رکھ دی۔

''ارے۔ پھر تو مجھ بے چارے کا مستقبل قطعاً غیر محفوظ ہو جائے گا''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے آواز اور لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

''ابوعبداللہ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ابوعبداللہ کی آواز سنائی دی۔

''اوہ آپ۔ فرمایئے کام ہوا ہے یا نہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ابھی آپ کے نمبر پر ایک صاحب کارس نامی بات کریں گے۔ وہ کنٹرول سنٹر میں آپریشن انچارج ہیں۔ وہ آپ کو آپ کی مطلوبہ معلومات دیں گے۔ آپ ان سے کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ وہ ہمارے خاص آدمی ہیں''...... ابوعبداللہ نے کہا۔

"مجھے مائیکل بن کر بات کرنا ہوگی یا"...... عمران نے کہا۔

"انہیں آپ کا یہی نام بتایا گیا ہے"...... ابوعبداللہ نے کہا۔

"او کے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا اور کافی کی پیالی اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"کارس بول رہا ہوں جناب۔ اے اے نے مجھے آپ سے بات کرنے کی ہدایت کی تھی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی ہاں۔ مجھے بھی ان کا فون آیا تھا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنی مطلوبہ معلومات کے بارے میں پوچھا اور جو کچھ کارس بتاتا رہا عمران اسے سامنے موجود پیڈ پر باقاعدہ لکھتا رہا۔ پھر عمران نے چند سوالات بھی کئے جس کے جواب بھی کارس نے دیئے۔

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ فون نمبر کہاں نصب ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ یہ فون ناراک میں نصب ہے۔ اس سے زیادہ مجھے بھی علم نہیں ہے"...... کارس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس

نے پیڈ سے وہ کاغذ پھاڑ کر ایک طرف رکھا جس پر اس نے لکھا تھا اور پھر پیڈ اٹھا کر اس نے سامنے رکھ لیا۔ دوسری طرف اس نے نقشہ رکھ لیا۔ اس کے بعد وہ عجیب سے حساب کتاب میں مصروف ہو گیا جبکہ جولیا خاموش بیٹھی اسے یہ سب کرتے دیکھ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد عمران نے سائیڈ پر پڑا ہوا ناراک کا تفصیلی نقشہ اٹھایا اور اسے سامنے رکھ کر اس نے کاغذ کو دیکھ کر اس نقشے پر نشانات لگانا شروع کر دیئے۔ نقشے کے طول و عرض میں کئی جگہ نشانات لگانے کے بعد اس نے ان نشانوں کو لائنوں کے ذریعے ایک دوسرے سے ملانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے جب ہاتھ اٹھایا تو تمام لائنیں ایک پوائنٹ پر ایک دوسرے کو کراس کر رہی تھیں۔ عمران نے اس جگہ کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا جہاں لائنیں کراس کر رہی تھیں۔

"اولڈ فیلڈ بلڈنگ جوبلی ایریا نمبر ون زیرو ون"...... عمران نے اونچی آواز میں پڑھتے ہوئے کہا۔

"جوبلی ایریا تو بروکن سے بالکل متضاد سائیڈ پر ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں۔ یہی تو اصل ڈاج ہے۔ بروکن ایریا میں صرف ڈاجنگ ڈیوائس نصب کی گئی ہے جبکہ کال وہاں سے منتقل ہو کر جوبلی ایریا میں پہنچ جاتی ہے اور اول تو بروکن ایریا تک پہنچنا ناممکن ہے لیکن اگر کوئی پہنچ بھی جائے تو پھر وہیں سر پٹختا رہے"...... عمران نے

ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ کرنل شیفرڈ یہاں موجود ہو گا یا یہاں بھی کوئی ڈاجنگ ڈیوائس ہی رکھی گئی ہو گی''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ یہ حتمی پتہ ہے کیونکہ ڈاجنگ مشینری کے بعد سگنل کی ڈیوائس اس قدر کم ہو جاتی ہے کہ دوبارہ اسے ڈاجنگ میں استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تمہاری وجہ سے یہ کھوج نکالا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کرنا کیا ہے۔ اس کرنل شیفرڈ کو کور کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن وہاں بھی تو انتہائی سخت انتظامات ہوں گے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں سخت حفاظتی انتظامات نہیں ہوں گے بلکہ عام سے انتظامات کئے گئے ہوں گے کیونکہ یہ انسانی فطرت ہے اس لئے وہ ڈاجنگ ڈیوائس کی وجہ سے اس بلڈنگ کو ہر طرح سے محفوظ سمجھتے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر پہلے جا کر جائزہ لے لیں''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ اب مشن مکمل کرنا ہے۔ ہمیں تنویر ایکشن کرنا ہو گا''۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا تو جولیا بھی اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

بیگرڈ اپنے کلب شیفلیڈ کے آفس میں بیٹھا اپنے کام میں مصروف تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ بیگرڈ بول رہا ہوں''...... بیگرڈ نے کہا۔

''وکٹر بول رہا ہوں بیگرڈ''...... دوسری طرف سے جیوش پاور کے سپر ایجنٹ وکٹر کی آواز سنائی دی۔

''اوہ یس۔ کوئی خاص بات''...... بیگرڈ نے چونک کر کہا۔

''خاص بات تو تم نے بتانی ہے۔ ہم تو تمہاری طرف سے خاص بات کے شدت سے منتظر ہیں''...... وکٹر نے جواب دیا۔

''میری عمران سے بات ہوئی تھی۔ میں نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ مجھ سے بالمشافہ ملاقات کرے تو میں اسے اس گروپ کے بارے میں تفصیل بتا سکتا ہوں جو اس کے خلاف یہاں ناراک میں

کام کر رہا ہے لیکن ابھی تک عمران نے کوئی رابطہ نہیں کیا'' بیگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہارے پاس اس کے فلیٹ کا نمبر ہے'' ...... وکٹر نے پوچھا۔

''میرے پاس اس کا ایک فون نمبر ہے جو اس نے خود مجھے دیا تھا۔ وہ کسی رانا ہاؤس کا نمبر ہے۔ وہاں اس کا کوئی ساتھی جوزف فون اٹنڈ کرتا ہے۔ ہوسکتا ہے یہ اس کے فلیٹ کا ہی نمبر ہو۔ اس نے فلیٹ کو رانا ہاؤس کا نام دے رکھا ہو'' ...... بیگرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس بارے میں ہم کب تک انتظار کرتے رہیں گے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ عمران وہیں پاکیشیا میں ہی ہے یا وہ یہاں پہنچ گیا ہے'' ...... وکٹر نے کہا۔

''میں اسے دوبارہ فون کرتا ہوں۔ اگر وہ پاکیشیا میں ہوا تو اس سے بات ہو جائے گی۔ اس طرح ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ وہاں موجود ہے یا نہیں اور اگر وہ وہاں نہیں ہوگا تو پھر یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ لازماً یہاں پہنچ چکا ہوگا۔ اس کے بعد اسے یہاں ٹریس کرنے کے بارے میں سوچیں گے'' ...... بیگرڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تو پھر آپ مجھے فون کر کے بتائیں گے کہ کیا رزلٹ نکلا ہے'' ...... وکٹر نے کہا۔

''اوکے'' ...... بیگرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور

رکھ دیا اور میز کی ایک دراز کھول کر اس نے اس میں موجود ایک ڈائری نکال کر دراز بند کی اور پھر ڈائری کو اپنے سامنے میز پر رکھ کر کھولا اور اس کی ورق گردانی کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں۔ اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز'' ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ناراک سے پاکیشیا دارالحکومت کا رابطہ نمبر دیں'' ...... بیگرڈ نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد نمبر بتا دیا گیا تو بیگرڈ نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے پہلے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کیا اور پھر ڈائری میں سے دیکھ کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رانا ہاؤس'' ...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میں ناراک سے بیگرڈ بول رہا ہوں۔ پہلے بھی میں نے اس نمبر پر کال کی تھی جس کے بعد عمران نے فون کر کے مجھ سے بات کی تھی۔ اب ایک اہم اطلاع کے لئے میں دوبارہ عمران سے بات کرنا چاہتا ہوں'' ...... بیگرڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''باس اس وقت پاکیشیا میں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی کسی کو معلوم ہے کہ وہ کہاں ہیں۔ جب وہ واپس آئیں گے تو انہیں اطلاع دے دی جائے گی'' ...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا

گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بیگرڈ نے رسیور رکھ دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ عمران وہاں سے یہاں آنے کے لئے روانہ ہو چکا ہے یا وہ یہاں موجود ہو گا لیکن اسے کیسے ٹریس کیا جائے''...... بیگرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ کچھ دیر تک بیٹھا سوچتا رہا پھر ایک خیال کے تحت وہ چونک پڑا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رونالڈ بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''شیفلیڈ کلب سے بیگرڈ بول رہا ہوں''...... بیگرڈ نے کہا۔

''اوہ تم۔ آج کیسے یاد کر لیا تم نے''...... اس بار دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ایک اہم مسئلہ درپیش ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم یہ مسئلہ حل کر دو گے کیونکہ تمہیں جتنا علم پاکیشیا کے عمران کے بارے میں ہے اور کسی کو نہیں ہے''...... بیگرڈ نے کہا۔

''عمران تو تمہارا بھی دوست ہے۔ پھر اس کے بارے میں ایسا کیا مسئلہ درپیش آ گیا ہے کہ تمہیں مجھے فون کرنا پڑا ہے''۔ رونالڈ نے کہا۔

''دوستی اور بزنس میں خاصا فرق ہوتا ہے رونالڈ۔ میری ایک پارٹی نے عمران کو یہاں ناراک میں ٹریس کرنے کا مجھے ٹاسک دیا ہے۔ عمران کسی مشن کے سلسلے میں یہاں ناراک پہنچ چکا ہے یا پہنچنے

والا ہے اور میں نے اسے ٹریس کرنا ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیسے اسے ٹریس کروں۔ میری ساکھ اور عزت داؤ پر لگی ہوئی ہے''...... بیگرڈ نے کہا۔

''کتنا معاوضہ لیا ہے تم نے اس پارٹی سے''...... رونالڈ نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

''اسے چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ تم اس کام کے لئے کتنا معاوضہ طلب کرو گے''...... بیگرڈ نے کہا۔

''تم واقعی دوستی اور بزنس میں فرق کو سمجھتے ہو۔ بہرحال صرف ایک لاکھ ڈالر۔ اطلاعات حتمی ہوں گی لیکن تم یا تمہاری پارٹی عمران کو پکڑ سکتی ہے یا نہیں اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں ہو گی''۔ رونالڈ نے کہا۔

''ایسا نہ ہو کہ تم خود ہی اسے اطلاع دے دو''...... بیگرڈ نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ تم میری فطرت جانتے ہو۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ عمران اپنی حفاظت کرنا جانتا ہے اس لئے صرف اس کے بارے میں اطلاعات مہیا کرنے میں میرے نزدیک کوئی رکاوٹ نہیں ہے''...... رونالڈ نے کہا۔

''مگر کیسے ٹریس کرو گے۔ کچھ عندیہ تو دو''...... بیگرڈ نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے یہاں ایک آدمی کام کرتا ہے۔ اس کے بارے میں مجھے معلوم ہے۔ اس کی پرسنل سیکرٹری کو پچاس

ہزار ڈالر دے کر سب معلومات مل جائیں گی جو حتمی بھی ہوں گی''...... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے۔ کب تک یہ کام ہو سکے گا۔ مجھے جلدی ہے''...... بیگرڈ نے کہا۔

''اگر تو عمران ناراک پہنچ چکا ہے تو آدھے گھنٹے بعد اس کے بارے میں تفصیلات مل جائیں گی اور اگر ابھی تک نہیں پہنچا تب بھی علم ہو جائے گا۔ میں آدھے گھنٹے بعد فون کروں گا لیکن معاوضہ تمہیں فوری بھجوانا ہو گا''...... رونالڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اپنا بینک اکاؤنٹ نمبر اور تفصیل بتا دو۔ میں فون پر ہی تمہارا معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرا دیتا ہوں''۔ بیگرڈ نے کہا تو دوسری طرف سے رونالڈ نے تفصیلات بتا دیں تو بیگرڈ نے رسیور رکھا اور ساتھ ہی پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دوسری طرف موجود اپنے پرسنل سیکرٹری کو رونالڈ کے بینک اکاؤنٹ اور دیگر تفصیلات بتا کر اس اکاؤنٹ میں ایک لاکھ ڈالر فوری طور پر منتقل کرانے کے احکامات دیئے اور پھر رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بیگرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ بیگرڈ بول رہا ہوں''...... بیگرڈ نے کہا۔

''رونلڈ بول رہا ہوں بیگرڈ''...... دوسری طرف سے رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کچھ معلوم ہوا۔ ویسے معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں فوری طور پر جمع کرا دیا گیا ہے''...... بیگرڈ نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے۔ اس کا شکریہ۔ اب معلومات سن لو۔ عمران اپنی ایک ساتھی عورت کے ساتھ ہاسٹن کالونی کی کوٹھی نمبر تھری زیرو تھری میں موجود ہے۔ وہ آج صبح پاکیشیا سے ناراک پہنچا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ یہاں جیوش پاور کے ہیڈکوارٹر کی تلاش میں آیا ہے''...... رونالڈ نے کہا۔

''کیا یہ معلومات حتمی ہیں''...... بیگرڈ نے کہا۔

''ہاں۔ ہر لحاظ سے حتمی''...... رونالڈ نے جواب دیا۔

''او کے۔ شکریہ''...... بیگرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ وکٹر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے وکٹر کی آواز سنائی دی۔

''بیگرڈ بول رہا ہوں''...... بیگرڈ نے کہا۔

''کوئی خاص بات''...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

''ہاں۔ عمران اپنی ایک ساتھی عورت کے ساتھ ناراک پہنچ چکا ہے اور وہ ہاسٹن کالونی کی کوٹھی نمبر تھری زیرو تھری میں رہائش پذیر ہے اور یہ بھی حتمی اطلاع ملی ہے کہ وہ جیوش پاور کے ہیڈکوارٹر کو ٹریس کرنے کے لئے یہاں پہنچا ہے''...... بیگرڈ نے کہا۔

''کب آیا ہے وہ''..... وکٹر نے پوچھا۔

''آج صبح''..... بیگرڈ نے جواب دیا۔

''اوکے۔ شکریہ۔ اب ہم خود اس سے نمٹ لیں گے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بیگرڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''عمران نے میرے فون کرنے کے باوجود مجھ سے رابطہ نہیں کیا تو اب بھگتے''..... بیگرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی فائل اٹھا کر اس نے سامنے رکھ کر اسے کھولا اور پھر وہ سب کچھ بھول کر اس فائل کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔

جوبلی ایریا خاصا وسیع علاقہ تھا۔ یہاں رہائشی عمارتیں بھی تھیں اور کمرشل بھی۔ عمران اور جولیا دونوں کار میں گھومتے ہوئے اپنی مطلوبہ بلڈنگ کو ٹریس کرتے رہے۔ یہاں نمبروں کی ترتیب بھی کچھ زیادہ اچھے انداز میں نہیں تھی اس لئے انہیں ون زیرو ون بلڈنگ کو تلاش کرنے میں خاصی پریشانی ہوئی۔ آخرکار انہوں نے اپنی مطلوبہ بلڈنگ ٹریس کر ہی لی۔ یہ ایک خاصی وسیع دو منزلہ عمارت تھی اور اس کے جہازی سائز کے گیٹ کی سائیڈ پر اولڈ فیلڈ بلڈنگ کی پلیٹ موجود تھی جس کے نیچے نمبر ون زیرو ون درج تھا۔ بظاہر یہ ایک رہائشی بلڈنگ نظر آ رہی تھی لیکن اس پر خصوصی سائنسی اقدامات کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تھے۔

''یہ بلڈنگ تو جیوش پاور کا ہیڈکوارٹر نظر نہیں آتا''..... جولیا نے کہا۔

''ناراک جیسے شہر میں ایسا ہی ہیڈ کوارٹر ہو سکتا ہے۔ یہاں اتنی وسیع بلڈنگ بھی خاصی اہمیت رکھتی ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو اب کیا کرنا ہے۔ یہاں تو کوئی حفاظتی انتظامات بھی نظر نہیں آ رہے''...... جولیا نے کہا۔ وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران موجود تھا۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پبلک پارکنگ میں روکی ہوئی تھی اور یہاں سے بھی اولڈ فیلڈ بلڈنگ کا گیٹ صاف نظر آ رہا تھا۔

''میرا خیال ہے کہ ٹیم کو فوری طور پر کال کر لیا جائے۔ پھر اس بلڈنگ پر ریڈ کیا جائے''...... جولیا نے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ یہاں وہ شوگرانی سفارت کار موجود نہیں ہے اس لئے یہ ہمارا اصل مشن نہیں ہے۔ ہم نے یہاں سے کرنل شیفرڈ کو کور کرنا ہے جو جیوش پاور کا چیف ہے۔ اس سے معلوم کیا جائے گا کہ شوگرانی سفارت کار مادام ہوچانگ کہاں ہے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے معلوم ہو گا۔ کرنل شیفرڈ کو کیسے کور کیا جائے گا۔ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس بلڈنگ کے اندر مسلح افراد خاصی تعداد میں موجود ہوں گے''...... جولیا نے کہا۔

''ایک کام تو ہو گیا کہ اس خفیہ تنظیم کے چیف کا ٹھکانہ آخرکار ہم نے تلاش کر لیا ہے۔ اس میں بھی تمہاری ذہانت کام آئی ہے۔

تم نے ابو عبداللہ سے بات کرنے کا اشارہ کیا ہے۔ اس طرح یہ بلڈنگ سامنے آ گئی۔ اب رہ گیا دوسرا کام کہ ہم کرنل شیفرڈ تک پہنچ کر اس سے معلومات حاصل کریں۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہم تنویر ایکشن کرتے ہوئے براہ راست اندر داخل ہو جائیں لیکن یہ ناراک ہے۔ یہاں چند لمحوں میں پولیس پہنچ جائے گی اس لئے یہ طریقہ کار یہاں استعمال نہیں ہو سکتا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس وقت واپس چلے جائیں اور آدھی رات کو یہاں آ کر اندر داخل ہونے کی کوشش کریں۔ وہ ایسا وقت ہوتا ہے کہ کرنل شیفرڈ اور اس کے آدمی مطمئن ہو کر بیٹھے ہوں گے''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن مسئلہ تو اندر جانے کا ہے۔ اب جائیں یا رات کو جائیں اور یہ ناراک ہے۔ کوئی دیہاتی گاؤں نہیں ہے کہ رات پڑتے ہی یہاں سب سو جائیں گے۔ یہاں تو دن سوتے ہیں اور راتیں جاگتی ہیں''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم یہیں بیٹھو۔ میں اس بلڈنگ کا جائزہ لے کر ابھی آتا ہوں''۔ عمران نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران پارکنگ سے نکل کر سائیڈ پر چلتا ہوا اس جگہ کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ پیدل سڑک کراس کر سکتا تھا کیونکہ ترقی یافتہ ممالک میں ٹریفک کے اصول اس انداز میں تیار کئے جاتے تھے جس سے حادثے کم سے کم ہو سکیں اور یہاں

ٹریفک کے اصولوں پر سب سے زیادہ سختی سے عمل کرایا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ سڑک پر ہر جگہ سے کراس نہ کیا جا سکتا تھا بلکہ اس کے لئے مخصوص جگہیں بنی ہوئی تھیں جہاں سے سڑک کراس کی جا سکتی تھی۔ وہاں باقاعدہ سڑک کراس کرنے کے لئے خودکار لائٹس موجود تھیں۔ سرخ لائٹ کے جلتے ہی ٹریفک رک جاتی تھی اور سڑک کراس کی جا سکتی تھی جبکہ سبز لائٹ جلنے پر ٹریفک دوبارہ رواں ہو جاتی تھی اور سڑک کراس نہیں کی جا سکتی تھی۔

عمران مخصوص سپاٹ پر پہنچ کر رک گیا۔ وہاں اور لوگ بھی موجود تھے۔ پھر ٹریفک رکتے ہی وہ سب تیزی سے آگے بڑھے اور جس قدر تیزی سے ممکن ہو سکا انہوں نے سڑک کراس کر لی۔ عمران بھی ان کے ساتھ ہی شامل تھا۔ سڑک کراس کر کے وہ اولڈ فیلڈ بلڈنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کی ایک سائیڈ پر بھی روڈ تھا جبکہ عقبی اور دوسری سائیڈ پر ملحقہ عمارتیں تھیں۔ عمران اس سائیڈ روڈ پر بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ بلڈنگ کے عقب میں پہنچا تو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہاں عقبی طرف دونوں عمارتوں کی دیواریں ایک دوسرے کے ساتھ ملحقہ نہ تھی بلکہ درمیان میں ایک گلی نما سڑک تھی جو آگے جا کر بند ہو جاتی تھی اور وہاں کوڑے کے ڈرم موجود تھے۔

عمران اس گلی نما سڑک کی طرف بڑھ گیا اور پھر اسے وہ چیز نظر آ گئی جس کی تلاش میں وہ آیا تھا۔ یہ سیوریج کا ڈھکن تھا۔ اسی لمحے عمران کو کسی گاڑی کی آواز قریب سے سنائی دی تو وہ تیزی سے

مڑا اور واپس سائیڈ روڈ پر آ گیا۔ اسی لمحے مقامی حکومت کا کوڑا اٹھانے والا مخصوص ٹرک اس گلی میں مڑ گیا جبکہ عمران اطمینان سے چلتا ہوا واپس مین روڈ کی طرف آ گیا اور پھر اس نے سڑک کراس کی اور پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا آیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار تک پہنچ گیا۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔

''کیا ہوا۔ کچھ معاملہ سیدھا ہوا''...... جولیا نے پوچھا۔

''کون سا معاملہ''...... عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے سرے سے کسی معاملے کا علم ہی نہ ہو۔

''اس بلڈنگ میں داخل ہونے کا معاملہ''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں سمجھا کہ ہم دونوں کی شادی کی معاملہ''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''وہ تو کافی حد تک سیدھا ہو چکا ہے۔ اب تم مجھے سے بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتے اور میں بھی گن گن کر بدلے لوں گی''۔ جولیا نے کہا تو عمران اسے ایسی حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ الفاظ واقعی جولیا نے ہی کہے ہیں۔

''یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے''...... عمران نے قدرے ناراضگی بھرے لہجے میں کہا۔

''کیوں۔ میں نے کوئی غلط بات کی ہے''...... جولیا نے اپنی

بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

''سنو جولیا۔ سید چراغ شاہ صاحب کے چند فقروں کا یہ مطلب نہیں کہ تم اس انداز میں باتیں کرو۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم میچور اور عملی عورت ہو لیکن پھر بھی عورت ہو اور ہمارے معاشرے میں تو شادی شدہ عورتیں اس انداز میں بات کرنے سے کتراتی ہیں اور اس میں خود عورت کی اپنی عزت ہے ورنہ اس کے اور بازاری عورت میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ آئندہ اس انداز میں دوبارہ بات کی تو یہ سن لو کہ سید چراغ شاہ صاحب نعوذ باللہ خدا نہیں ہیں''...... عمران نے انتہائی ناراضگی بھرے لہجے میں کہا۔

''آئی ایم سوری عمران۔ نجانے کیوں یہ الفاظ میرے منہ سے نکل گئے۔ بہرحال آئندہ میں محتاط رہوں گی''...... جولیا نے عمران کا موڈ دیکھ کر فوراً ہی معذرت کر لی۔

''آئندہ کے بارے میں تمہیں ایک لطیفہ سناتا ہوں۔ ایک پہاڑی اکھڑ آدمی کی شادی ہوئی تو وہ اپنی دلہن کو گھوڑے پر بٹھا کر اپنے گھر لے جا رہا تھا کہ گھوڑے نے اڑی کی تو اس صاحب نے کہا ''ایک'' اور گھوڑے کو آگے بڑھا دیا۔ پھر گھوڑے نے دوبارہ اڑی کی تو اس صاحب نے کہا ''دو'' اور گھوڑے کو ایک بار پھر آگے بڑھا دیا۔ پھر جب گھوڑے نے تیسری بار اڑی کی تو یہ صاحب گھوڑے سے نیچے اترے اور اپنی دلہن کو بھی نیچے اتار لیا اور جیب سے پسٹل نکال کر اس نے تین کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

گھوڑے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ جانتی ہو۔ اس صاحب کی دلہن نے اپنی ساری زندگی میں ایک کے بعد دو کہلوانے کی بھی نوبت نہ آنے دی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو تم گھوڑے والا سلوک مجھ سے کرنا چاہتے ہو۔ کیوں''۔ جولیا نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے۔ یہ ساری کارروائی تو دلہن کو سمجھانے کے لئے کی گئی تھی اور یہ بھی خیال رکھو کہ میں نے دلہن کہا ہے بیوی نہیں کہا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نجانے کیا سوچ کر بے اختیار مسکرا دی۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ یکلخت قندھاری انار کی طرح سرخ ہو گیا تھا اور عمران نے کار سٹارٹ کی اور اسے پارکنگ سے باہر لے آیا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم واپس جا رہے ہو''...... جولیا نے یکلخت چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے گٹر کا دہانہ دیکھ لیا ہے لیکن دن کے وقت اس سائیڈ روڈ پر بھی خاصی ٹریفک ہوتی ہے اور ہمیں دہانے کو کھولنے اور اندر جانے میں کچھ وقت لگ سکتا ہے اس لئے ہمیں سڑک سے چیک بھی کیا جا سکتا ہے جبکہ رات کو ایسا نہیں ہو گا اس لئے ہم اطمینان سے گٹر کے ذریعے اندر پہنچ جائیں گے''...... عمران نے کار کو سائیڈ پر موڑتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ تو ضروری نہیں ہے کہ کرنل شیفرڈ رات بھی اس بلڈنگ میں گزارتا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا صرف آفس اس بلڈنگ میں ہو''۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن ہمیں دستیاب امکانات پر کام کرنا ہوتا ہے۔ اگر وہ نہ ملا تب بھی اس کے کسی آدمی سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اور پھر وہ جہاں بھی ہو گا وہاں پہنچا جا سکتا ہے''۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کار کا دوڑاتا ہوا واپس ہاسٹن کالونی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ہاسٹن کالونی پہنچ گئے۔ عمران نے کار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے چابی سے گیٹ کا لاک کھولا اور چھوٹا پھاٹک کھول کر اندر داخل ہوا اور پھر اس نے بڑا پھاٹک کھول دیا۔ اس دوران جولیا سائیڈ سیٹ سے ڈرائیونگ سیٹ پر آ چکی تھی اس لئے جولیا نے بڑا پھاٹک کھلتے ہی کار آگے بڑھا دی اور پھر اسے سیدھا سائیڈ پر بنے ہوئے پورچ کی طرف لے گئی جبکہ عمران نے پھاٹک بند کیا اور پھر مڑ کر وہ عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ جولیا بھی کار روک کر نیچے اتری اور پھر وہ بھی عمران کی طرف بڑھنے لگی تھی کہ یکلخت سٹک سٹک کی آوازیں سن کر وہ دونوں اچھل پڑے۔

''سانس روک لو''۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی سانس روک لیا لیکن اس کے باوجود اس

کا ذہن تیزی سے گھومنے لگ گیا اور جیسے اس کے نچلے جسم نے اس کے اوپری جسم کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا ہو اور عمران آہستہ آہستہ وہیں فرش پر ڈھیر ہوتا چلا گیا۔ سانس اس نے ویسے ہی لاشعوری طور پر روکا ہوا تھا لیکن اس کے ذہن پر جیسے سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

کار خاصی تیز رفتاری سے ہاسٹن کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وکٹر اور سائیڈ سیٹ پر کیتھی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ دونوں میک اپ میں تھے۔ یہ میک اپ ان دونوں نے اپنی رہائش گاہ سے روانہ ہوتے ہوئے اس لئے کر لیا تھا کہ عمران ان دونوں کو ان کے اصلی چہروں میں دیکھ چکا تھا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ عمران تک پہنچنے سے پہلے کسی بھی طرح عمران انہیں دیکھ کر غائب نہ ہو جائے۔

''کیا بیگرڈ نے درست بتایا ہو گا وکٹر''...... کیتھی نے کہا۔

''ہاں۔ وہ غلط بیانی نہیں کرتا۔ مجھے اس پر مکمل اعتماد ہے''۔ وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب تمہارا رویہ اس عمران سے کیسا ہو گا''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کیتھی نے پوچھا۔

''رویہ۔ کیا مطلب''...... وکٹر نے چونک کر کہا۔

''اس نے باوجود ہم پر قابو پا لینے کے ہمیں آزاد کر دیا تھا ورنہ وہ بڑی آسانی سے ہمیں ہلاک کر سکتا تھا۔ اب جب تم اس پر قابو پا لو گے تو تمہارا رویہ کیا ہو گا۔ کیا اسے چھوڑ دو گے یا ہلاک کر دو گے''...... کیتھی نے کہا تو وکٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

''عمران مشرق کا باشندہ ہے اور یہ مشرقی لوگ اخلاقیات کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سراسر حماقت ہے کہ کسی دشمن پر قابو پا لینے کے بعد اسے زندہ چھوڑ دیا جائے۔ اب دیکھو۔ اگر وہ ہمیں ہلاک کر دیتا تو آج ہم اسے ہلاک کرنے کے لئے نہ جا رہے ہوتے اس لئے تم کم از کم مجھ سے تو ایسی حماقت کی توقع نہ رکھو''۔ وکٹر نے کہا۔

''میں بھی یہی چاہتی ہوں۔ مجھے خدشہ تھا کہ کہیں تم بھی اس کی طرح حماقت کرنے پر نہ اڑ جاؤ۔ ویسے اس بار اس کے ساتھ کوئی عورت بھی ہے اس لئے انتقامی کارروائی ہر لحاظ سے مکمل ہو جائے گی۔ اس نے ہم دونوں کو چھوڑا تھا۔ ہم ان دونوں کو ہلاک کرنے جا رہے ہیں''...... کیتھی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اسی طرح کی باتیں کرتے ہوئے وہ ہاسٹن کالونی پہنچ گئے۔ تھوڑی سی کوشش سے وہ کوٹھی نمبر تھری زیرو تھری کو بھی تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے۔ درمیانے ٹائپ کی کوٹھی تھی جس کا پھاٹک بند تھا۔ ان کی کار آہستگی سے چلتی

ہوئی کوٹھی کے سامنے سے گزری تو وکٹر اور کیتھی دونوں نے غور سے پھاٹک کو دیکھا لیکن پھاٹک پر کوئی تالا موجود نہ تھا۔ البتہ چھوٹے پھاٹک میں ایسا تالا موجود تھا جو پھاٹک کے اندر نصب کیا جاتا ہے اور اس کا صرف چابی ڈالنے کا سوراخ باہر ہوتا ہے اور چابی ڈال کر اسے باہر سے کھولا بھی جا سکتا ہے اس لئے انہیں کوئی اندازہ نہیں ہو سکا کہ عمران اور اس کی ساتھی عورت اندر موجود ہیں یا نہیں۔

''ہمیں زیرو کراس استعمال کرنا پڑے گا''...... وکٹر نے کہا تو کیتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر انہوں نے کار کافی آگے لے جا کر ایک پبلک پارکنگ میں روک دی۔ وہاں چند کاریں تو موجود تھیں لیکن کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

''تم نیچے اترو۔ تمہاری سیٹ کے نیچے باکس میں زیرو کراس موجود ہے اور گیس پسٹل بھی۔ دونوں نکال کر مجھے دو''...... وکٹر نے کہا تو کیتھی کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتری۔ پھر اس نے سائیڈ سیٹ اٹھا کر نیچے موجود باکس میں سے ایک سیل فون جیسا آلہ نکالا اور ساتھ ہی گیس پسٹل نکال کر اس نے سیٹ بند کر دی۔ اس دوران وکٹر بھی کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر چکا تھا اور کیتھی نے دونوں چیزیں اس کی طرف بڑھا دیں۔

''یہاں سے تمہیں اس کوٹھی کا پھاٹک تو نظر آ رہا ہے نا''۔ وکٹر نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں''...... کیتھی نے چونک کر پوچھا۔

''ہو سکتا ہے کہ اس وقت وہ دونوں اندر موجود نہ ہوں اور میرے سائیڈ گلی میں ہوتے ہوئے وہ آ جائیں تو تم مجھے زیرو فائیو ٹرانسمیٹر پر بتا دینا''...... وکٹر نے کہا تو کیتھی نے اثبات میں سر ہلایا اور وکٹر نے گیس پسٹل اور زیرو کراس آلہ دونوں چیزیں جیب میں ڈالیں اور پھر وہ سائیڈ پر بڑھ گیا تاکہ مخصوص جگہ سے سڑک کراس کر کے وہ کوٹھی کی سائیڈ گلی میں جا کر زیرو کراس کے ذریعے معلوم کر سکے کہ اندر کوئی ذی روح موجود ہے یا نہیں۔ اس آلے سے نکلنے والی مخصوص ریز آلے کی چھوٹی سی سکرین پر مخصوص کاشن کے ذریعے اندر کی صورت حال بتا دیتی تھی۔ سڑک کراس کر کے وہ دوسری طرف سے واپس مڑا ور پھر مطلوبہ کوٹھی کی سائیڈ میں موجود تلی سی گلی میں داخل ہو کر کیتھی کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ کیتھی نے اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب میں موجود چھوٹے سائز کا لیکن جدید زیرو فائیو زیرو فائیو ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس پر وکٹر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر لی تاکہ اگر اسے فوری طور پر اسے استعمال کرنا پڑے تو وقت ضائع نہ ہو۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے جیسے ہی اس نے نظریں اٹھائیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ ایک کار مطلوبہ کوٹھی کے گیٹ پر رک رہی تھی۔ خاصا فاصلہ ہونے کے باوجود اسے کار میں بیٹھے ہوئے ایک مرد اور ایک عورت صاف نظر آ رہے تھے۔ کار گیٹ کے سامنے رکی اور پھر کار کا دروازہ کھول کر مرد نیچے اترا اور اسے دیکھ کر کیتھی فوراً پہچان گئی کہ یہ عمران ہے کیونکہ وہ اس

کا قد وقامت ہزاروں میں آسانی سے پہچان سکتی تھی۔ عمران گیٹ کی طرف بڑھا تو کیتھی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر کے اسے منہ کے قریب کر لیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ کیتھی کالنگ۔ اوور''...... کیتھی نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ وکٹر بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے۔ اوور''...... چند لمحوں بعد وکٹر کی آواز سنائی دی۔

''وکٹر۔ عمران اور اس کی ساتھی عورت ایک کار میں کوٹھی پر پہنچ گئے ہیں اور وہ کار اندر لے جا رہے ہیں۔ تم پانچ منٹ بعد اندر گیس فائر کر دینا اس طرح یہ دونوں یقینی طور پر بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر ان کو آسانی سے ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اوور''۔ کیتھی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا۔ میں نے بھی کار کی ہلکی سی آواز سنی ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم بھی آ جاؤ۔ ہمیں عقبی طرف سے اندر جانا ہو گا۔ اوور''۔ وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اوور اینڈ آل''...... کیتھی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیکٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ اس دوران عمران کی کار کوٹھی کے اندر جا چکی تھی اور کوٹھی کا پھاٹک بند ہو چکا تھا۔ کیتھی نے جیکٹ کی دوسری جیب میں موجود مشین پسٹل کی موجودگی کو چیک کیا اور پھر تیزی سے پارکنگ سے نکل کر اس طرف بڑھتی چلی گئی جہاں

سے وہ سڑک کراس کر سکتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ جب سڑک کراس کر کے اس بند گلی میں پہنچی تو گلی کے آخری حصے میں موجود وکٹر نے اسے ہاتھ سے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا اور کیتھی تیزی سے اس کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کوٹھی کے عقبی حصے میں موجود تھے جہاں کوڑے کے تین بڑے ڈرم موجود تھے۔ کوٹھی کی عقبی دیوار زیادہ اونچی نہ تھی اور وہاں ایک دروازہ بھی تھا جو اندر سے بند تھا۔

''اندر گیس فائر کر دی ہے''...... کیتھی نے پوچھا۔

''ہاں۔ اور اب تک اس کے اثرات ختم ہو چکے ہوں گے اس لئے ہمیں عقبی طرف سے اندر جانا ہے۔ میں اندر کود کر دروازہ کھولتا ہوں''...... وکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر وہ اچھلا تو اس کے دونوں ہاتھ دیوار کے کنارے پر پڑے اور دوسرے لمحے اس کا جسم اپنے بازوؤں کے بل پر اٹھتا ہوا ایک لمحے کے لئے دیوار پر رکا اور دوسرے لمحے وہ ایک ہلکے سے دھماکے سے اندر کود چکا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کیتھی جو دروازے کے سامنے موجود تھی تیزی سے اندر داخل ہوئی اور وکٹر نے دروازہ بند کر دیا۔ کوٹھی کے عقبی حصے میں ایک چھوٹا سا ایریا تھا جس کا فرش گرد آلود ہو رہا تھا۔ ایک سائیڈ پر راہداری تھی۔ وہ دونوں اطمینان سے چلتے ہوئے اس راہداری کی طرف بڑھ گئے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ عمران اور اس کی ساتھی عورت دونوں بے ہوش پڑے ہوں گے۔

راہداری سے گزر کر وہ جیسے ہی سامنے کے رخ پر پہنچے تو بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ سامنے ہی پورچ میں ایک کار موجود تھی جبکہ کار کے قریب ایک عورت فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑی تھی اور اس سے کچھ فاصلے پر فرش پر ایک آدمی پڑا ہوا تھا۔ وہ بھی بے ہوش تھا۔

''ہا۔ ہا۔ ہا۔ کس قدر دلکش نظارہ ہے۔ ہمارے دشمن ہمارے سامنے بے بس پڑے ہوئے ہیں''...... وکٹر نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فائرنگ مت کرنا۔ ہمارے نکلنے سے پہلے پولیس یہاں پہنچ جائے گی۔ پارکنگ کے سامنے پولیس پٹرولنگ سپاٹ ہے۔ میں دیکھ چکی ہوں''...... کیتھی نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ ہم ان کی گردنیں توڑ سکتے ہیں''...... وکٹر نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

''ایک منٹ وکٹر۔ ایک منٹ''...... کیتھی نے اسے بازو سے پکڑ کر روکتے ہوئے کہا۔

''کیا بات ہے۔ تم جھجک کیوں رہی ہو''...... وکٹر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں چیف کے سامنے ثابت کرنا ہو گا کہ ہم نے واقعی عمران کو ہلاک کیا ہے۔ اس آدمی کا قدوقامت تو سو فیصد عمران جیسا ہی ہے لیکن چہرے کے لحاظ سے یہ ایکریمین ہے اور مجھے یہ میک اپ

میں بھی دکھائی نہیں دیتا''...... کیتھی نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ ہم پہلے اس کا میک اپ واش کریں اور پھر اسے ہلاک کریں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ پہلے اسے ہلاک کر دیں پھر اسے اٹھا کر اپنے سپاٹ پر لے جائیں۔ وہاں جدید اور سپیشل میک اپ واشر ہے۔ اس کا میک اپ واش کر کے چیف کو اطلاع دی جائے''...... وکٹر نے کہا۔

''بے ہوش لوگ بہرحال زندہ تو ہوتے ہیں۔ اگر راستے میں کہیں بھی پولیس کی ایمرجنسی چیکنگ ہوئی اور انہیں ہماری کار میں لاشیں مل گئیں تو تم جانتے ہو کیا ہو گا۔ چیف بھی معاملہ نہ دبا سکے گا جبکہ بے ہوش افراد کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ یہ اچانک بے ہوش ہو گئے ہیں اور ہم انہیں ہسپتال لے جا رہے ہیں۔ ویسے اس گیس سے انہیں چار پانچ گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آ سکتا اس لئے رسک لینے کی ضرورت نہیں ہے''...... کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ پھر میں جا کر کار اندر لے آتا ہوں۔ تم پھاٹک پر ہی رہنا تاکہ ہارن سن کر پھاٹک کھول سکو''...... وکٹر نے کہا اور کیتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وکٹر پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے کیتھی تھی۔ پھر اندر سے چھوٹا پھاٹک کھول کر وکٹر باہر نکل گیا اور کیتھی بڑے پھاٹک کے پاس رک گئی۔ البتہ اس کی نظریں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں

لیکن وہ دونوں ہی بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد باہر کار کے رکنے اور پھر ہارن کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو کیتھی نے پھاٹک کا بڑا کنڈا ہٹایا اور پھر ایک سائیڈ کا پھاٹک کھول دیا۔ دوسرے لمحے باہر موجود کار جسے وکٹر چلا رہا تھا، تیزی سے اندر داخل ہوئی تو کیتھی نے جلدی سے پھاٹک بند کر دیا۔ اسے خطرہ تھا کہ کھلے پھاٹک میں سے باہر سے گزرنے والوں کی نظر میں یہ بے ہوش افراد نہ آ جائیں اس لئے اس نے پورا پھاٹک بھی نہ کھولا تھا۔ پھاٹک بند کر کے اس نے کنڈا لگایا اور تیزی سے واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد ان دونوں نے مل کر دونوں بے ہوش افراد میں سے ایک کو کار کی عقبی سیٹ پر اور دوسرے کو عقبی اور فرنٹ سیٹوں کے درمیان ڈال دیا۔

''تم یہاں ٹھہرو۔ میں اندر سے کوئی کپڑا لے آتا ہوں تاکہ نہیں ڈھانپا جا سکے''...... وکٹر نے کہا۔

''اندر ان دونوں کا سامان بھی ہو گا۔ وہ بھی لے آنا''...... کیتھی نے کہا تو وکٹر اثبات میں سر ہلاتا ہوا اندر کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کی محتاط ڈرائیونگ کے بعد وہ بغیر کسی چیکنگ کے اپنے اس سپاٹ پر پہنچ گئے جہاں کا انچارج واسکو تھا۔ اس کا انتظام جیوش پاور کی طرف سے کیا گیا تھا اور واسکو بھی جیوش پاور کا آدمی تھا۔ اس سپاٹ کو عام طور پر ایمرجنسی سپاٹ یا ای سپاٹ کہا جاتا تھا۔ یہاں ہر قسم کا اسلحہ، میک اپ کا سامان، لباس اور تہہ

خانے میں باقاعدہ ٹارچنگ روم تھا جس میں انتہائی جدید ساخت کی راڈز والی کرسیاں موجود تھیں۔ ان کرسیوں کے راڈز ریموٹ کنٹرولڈ تھے اس لئے انہیں بغیر ریموٹ کنٹرول کے کھولنا ناممکن تھا۔ واسکو ٹارچنگ کے سلسلے میں خصوصی مہارت رکھتا تھا اس لئے کہا جاتا تھا کہ واسکو کی ٹارچنگ کے سامنے پتھر بھی بول پڑتے ہیں۔ وکٹر نے کار اس سپاٹ کے بند پھاٹک کے سامنے روکی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا تو چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک بھاری لیکن ورزشی جسم کا مالک لمبے قد اور چوڑے چہرے کا آدمی باہر آ گیا۔ یہ واسکو تھا۔

''وکٹر ہوں واسکو۔ ایس اے ون''...... وکٹر نے کہا کیونکہ وہ میک اپ میں تھا۔

''اوہ یس سر۔ آپ کے ساتھ''...... واسکو کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

''کیتھی ہوں واسکو''...... کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں پہلے ہی پہچان گیا تھا۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں''...... واسکو نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر پھاٹک کے اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو وکٹر نے کار آگے بڑھا دی۔ ایک سائیڈ پر کر کے اس نے کار روکی اور پھر وکٹر اور کیتھی دونوں کار سے نیچے اتر آئے جبکہ اس دوران واسکو پھاٹک بند کر کے واپس کار کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

''واسکو۔ کار میں دو خطرناک پاکیشیائی ایجنٹ بے ہوش پڑے ہیں۔ انہیں ٹارچنگ روم میں لے جا کر راڈز میں جکڑ دو اور پھر ان دونوں کا میک اپ واش کرو۔ ہم اس دوران تھوڑی سی پی لیں''۔ وکٹر نے واسکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر۔ آپ اطمینان سے بیٹھیں۔ میں آپ کے احکامات کی تعمیل کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں''...... واسکو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو وکٹر اور کیتھی اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ وہاں الماری سے شراب کی بوتل اور دو گلاس نکال کر انہوں نے میز پر رکھے اور پھر بوتل کھول کر کیتھی نے شراب گلاس میں انڈیلی اور دونوں نے ایک ایک لمبا گھونٹ لیا۔

''کرنل شیفرڈ کو اطلاع دے دیں کہ عمران اور اس کی ساتھی عورت کو پکڑا جا چکا ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''ابھی نہیں۔ پہلے ان کے میک اپ واش ہو جائیں''...... کیتھی نے جواب دیا تو وکٹر بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا تمہیں شک ہے کہ یہ عمران نہیں ہے''۔ وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ میں میک اپ کے معاملات کو کس حد تک جانتی ہوں۔ میرا اندازہ ہے کہ یہ آدمی میک اپ میں نہیں ہے ورنہ میں فوراً پہچان جاتی۔ البتہ یہ عورت میک اپ میں ہے اس لئے

میں چاہتی ہوں کہ معاملات کنفرم ہو جائیں پھر چیف سے بات کی جائے''...... کیتھی نے کہا۔

''اس کا قدوقامت اور جسامت تو ہوبہو عمران جیسی ہے''۔ وکٹر نے شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ چیک کر لیا جائے ورنہ تو غیر متعلقہ آدمی کو چیک کرنے کے لئے یہاں تک لے آنے کی تکلیف کیوں اٹھائی جاتی۔ وہیں گولی مار کر ختم کر دیا جاتا''...... کیتھی نے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پینتالیس منٹ بعد واسکو کمرے میں داخل ہوا تو دونوں اشتیاق بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

''باس۔ مرد میک اپ میں نہیں ہے۔ البتہ عورت میک اپ میں تھی اور میک اپ اترنے کے بعد وہ سوئس نژاد ظاہر ہوئی ہے''۔ واسکو نے کہا تو وکٹر اور کیتھی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

''سوئس نژاد۔ پاکیشیائی نہیں ہے وہ بھی''...... وکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن اصل مسئلہ تو اس مرد کا تھا۔ عورت کوئی بھی ہو۔ اس سے کیا فرق پڑتا ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''جاؤ۔ ان دونوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دو''...... وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... واسکو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"ٹھہرو واسکو"...... کیتھی نے کہا تو وہ واپس مڑ آیا۔

"اب کیا کرنا ہے۔ یہ غیر متعلق لوگ ہیں۔ بیگرڈ نے ہمیں غلط پتہ دیا تھا۔ مرنے دو انہیں"...... وکٹر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران کو انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس نے کوئی ایسا خصوصی میک اپ کر رکھا ہو کہ واشر سے واش نہ ہو سکے"...... کیتھی نے کہا۔

"اگر ایسا ہوتا تو پھر اس عورت کا میک اپ کیوں واش ہو جاتا"...... وکٹر ابھی تک اپنی بات پر قائم تھا۔

"ہوسکتا ہے کہ اس عورت نے اپنے طور پر میک اپ کیا ہو۔ بہرحال تم اس مرد کو ہوش میں لے آؤ میں اسے اس کی آواز اور لہجے سے ہی پہچان لوں گی۔ اب یہ یہاں آ ہی گئے ہیں تو اب جا تو کہیں نہیں سکتے۔ البتہ ہمیں اپنا پورا اطمینان کر لینا چاہئے"۔ کیتھی نے کہا۔

"تو پھر میرے خیال میں اس عورت کو پہلے ہوش میں لایا جائے تاکہ وہ بتائے کہ یہ مرد کون ہے"...... وکٹر نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ۔ آؤ وکٹر چلیں۔ ان کے ہوش میں آتے ہوئے جو گفتگو ہو گی وہ ان کی درست شناخت کرا دے گی"...... کیتھی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ آؤ"...... وکٹر نے کہا اور وہ بھی اٹھ کر

کھڑا ہو گا جبکہ واسکو مڑ کر ان سے پہلے کمرے سے جا چکا تھا۔ وہ دونوں چلتے ہوئے ٹارچنگ روم میں داخل ہوئے تو واسکو ان کے لئے پلاسٹک کی دو کرسیاں لا کر ان راڈز والی کرسیوں کے سامنے رکھ چکا تھا جبکہ وہ خود الماری کی طرف جا رہا تھا تاکہ وہاں سے اینٹی گیس کی بوتل نکال کر ان دونوں کو ہوش میں لے آئے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر غبار سا چھایا رہا۔ پھر اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے کانوں میں جولیا کی آواز پڑی۔ وہ اسے مائیکل، مائیکل کہہ کر پکار رہی تھی۔ عمران نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ صرف کسمسا کر رہ گیا کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کے جسم کے گرد فولادی راڈز موجود ہیں۔ اس نے ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی اسے سامنے بیٹھے ہوا ایک مرد اور ایک عورت نظر آئی۔ یہ دونوں ایکریمین تھے۔ اس نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی دوسری کرسی پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ بھی راڈز میں جکڑی ہوئی تھی۔

”یہ ہم کہاں آ گئے ہیں مائیکل۔ اور یہ کون لوگ ہیں“...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا

جبکہ عمران دیکھ چکا تھا کہ جولیا کا میک اپ غائب ہے لیکن اسے معلوم تھا کہ جو میک اپ اس نے اپنے چہرے پر کیا تھا وہ کسی بھی میک اپ واشر سے واش نہیں ہو سکتا اس لئے وہ مطمئن تھا کہ اس کا میک اپ واش نہیں ہو سکا ہو گا۔ جولیا کا اس نے عام سا میک اپ کیا تھا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ اگر کسی موقع پر ان پر ہاتھ پڑ جائے تو اس کے میک اپ واش نہ ہونے اور جولیا کا میک اپ واش ہونے اور اس کی شناخت سوئس نژاد ہونے کی وجہ سے مخالفین تذبذب میں پڑ جائیں گے اور پھر انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کی جائے گی۔ اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے افراد پر جم گئیں۔ دونوں ایکریمین ہی تھے لیکن عمران نے فوراً چیک کر لیا تھا کہ یہ دونوں بھی میک اپ میں ہیں۔

”یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم“...... عمران نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ عمران نہیں ہے۔ اب مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں ہلاک کر دو“...... سامنے بیٹھی ہوئی عورت نے قدرے مایوس سے لہجے میں اپنے ساتھی مرد سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران اس کے بولتے ہی ایک لمحے میں پہچان گا کہ یہ عورت کیتھی ہے اور یقیناً اس کا ساتھی وکٹر ہو گا۔

”میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا“...... مرد نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی کیونکہ اس کا اندازہ درست

ثابت ہو رہا تھا۔ وہ وکٹر ہی تھا۔

"کم از کم یہ تو بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو اور ہم کہاں ہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راڈز کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

"ہم تمہیں پاکیشیائی ایجنٹ سمجھ کر یہاں لے آئے تھے تاکہ اگر تم واقعی وہی ہو تو تم سے سودے بازی کی جا سکے کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے ایک بار ہم پر احسان کیا تھا"...... وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ وہ یہاں ایکریمیا میں کیسے آ سکتے ہیں۔ تم ہمیں چھوڑ دو۔ ہمارا کوئی تعلق ایسے کسی مشرقی ملک سے نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔ وہ ایسی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جو کرسیوں کے تقریباً درمیان میں تھی اس لئے وہ پیر سائیڈ پر کر کے بٹن کو بھی چیک نہ کر سکتا تھا اور پھر اس کی نظریں جولیا کے جسم کے گرد موجود راڈز پر پڑ گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ جولیا کے جسم کے گرد راڈز دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ راڈز کو جدید ترین انداز سے کھولا اور بند کیا جا سکتا ہے۔ یہ راڈز ریموٹ کنٹرولڈ تھے کیونکہ جولیا کے جسم کے گرد راڈز زیادہ ٹائٹ کئے گئے تھے حالانکہ ان کا فاصلہ عام حالات میں قدرے زیادہ ہونا چاہئے تھا۔

"اب تمہیں ہوش میں لایا جا چکا ہے اس لئے اب تمہیں

بہرحال ہلاک ہونا پڑے گا"...... وکٹر نے سخت اور سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم دونوں کیا کرتے ہو"...... اس بار کیتھی نے کہا۔

"میں ایک امپورٹ ایکسپورٹ کمپنی میں ملازم ہوں۔ تم بے شک گراہم ٹریڈرز کے مالک اور منیجر گراہم کو فون کر کے چیک کر لو اور یہ میری فرینڈ مارگریٹ ہے۔ یہ تھیٹر میں کام کرتی ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو اس نے وکٹر کو چونکتے دیکھا۔

"گراہم۔ اوہ۔ پھر تو تم لازماً عمران ہی ہو گے۔ تم نے کوئی خصوصی میک اپ کیا ہوا ہے جو واش نہیں ہو سکا۔ اگر تم اپنی اصلیت بتا دو تو ہم تمہیں چھوڑ سکتے ہیں ورنہ تمہیں لازماً ہلاک کر دیا جائے گا۔ تمہیں گراہم کے ذریعے ہی ٹریس کیا گیا ہے"...... وکٹر نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔

"کیا گراہم نے تم سے براہ راست بات کی تھی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ بیگرڈ نے اس کی پرسنل سیکرٹری سے معلومات حاصل کر لی ہیں جو کہ حتمی ہیں۔ اس لئے تم تسلیم کر لو کہ تم عمران ہو ورنہ تمہیں واقعی ہلاک کر دیا جائے گا"...... وکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر تم بضد ہو تو میں مان لیتا ہوں لیکن دراصل ایسا نہیں ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار تمہارے منہ سے سن رہا ہوں۔ باقی رہی ہلاکت کی بات۔ تو تم کیوں ہمیں بار بار موت کی دھمکیاں دے رہے

ہو۔ ہمارا آخر قصور کیا ہے۔ ہم نے تمہارے خلاف کیا کیا ہے“۔
عمران نے اس بار قدرے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”اب تک میں صرف دھمکیاں دے رہا تھا۔ اب ان دھمکیوں پر عمل ہو گا“...... وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

”او کے۔ اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ البتہ ایک درخواست ہے کہ ہمیں چند منٹ کی مہلت دے دو تاکہ ہم دعا مانگ سکیں“۔
عمران نے اس بار مایوسی بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

”یہ واقعی غیر متعلقہ لوگ ہیں وکٹر۔ واسکو ان سے نمٹ لے گا ہم نے خواہ مخواہ وقت ضائع کیا“...... کیتھی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ہم انہیں زندہ چھوڑ کر چلے جائیں“۔
وکٹر نے کہا۔

”نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ جلد انہیں ہلاک کر دو۔ باقی کام واسکو مکمل کر لے گا“...... کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن چند منٹ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بیٹھو۔ ابھی چلتے ہیں“...... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کیتھی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ ادھر عمران کا ذہن انتہائی برق رفتاری سے راڈز سے نجات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اس نے اب تک جتنی باتیں کی تھیں وہ بھی وقت لینے کے لئے کی تھیں۔ اسے یہ تو

معلوم ہو چکا تھا کہ یہ راڈز ریموٹ کنٹرول سے آپریٹ ہوتے ہیں اور اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ ان راڈز سے نجات حاصل کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ریموٹ کنٹرول سے نکلنے والی مخصوص ریز آپریٹنگ پوائنٹ سے ٹکراتی ہیں تو ریز کی مخصوص توانائی آپریٹنگ سسٹم کو حرکت میں لے آتی ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ آپریٹنگ پوائنٹ کہاں موجود ہوتا ہے لیکن اصل مسئلہ اس پوائنٹ کو بغیر توانائی کے حرکت میں لے آنا تھا اور یہی مشکل مرحلہ تھا۔ خاص طور پر جب سامنے انتہائی تجربہ کار ایجنٹ موجود ہوں جو مقابل کی ہر حرکت کو فوراً محسوس کر لیتے ہوں لیکن اس کے باوجود باتوں کے دوران عمران نے اپنے بوٹ کی ایڑی میں موجود تیز چھری باہر نکال لی تھی۔ اب اس نے اس چھری کو اس انداز میں آپریٹنگ پوائنٹ پر مارنا تھا کہ جس سے اس کی سطح پر موجود حساس پلیٹ ختم ہو جائے اور راڈز اس جھٹکے سے آپریٹ ہو جائیں لیکن اسے معلوم تھا کہ اگر پہلے ہی اقدام میں وہ کامیاب نہ ہو سکا تو پھر اس کے اور جولیا کے زندہ بچ جانے کا سکوپ نہیں رہے گا اور اس اہم اقدام کے لئے وہ چونکہ ذہن کو پوری طرح اس اقدام پر مرکوز کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے وکٹر سے دعا مانگنے کی مہلت حاصل کی تھی۔

”تو میں دعا مانگ لوں۔ کتنا وقت دیتے ہو“...... عمران نے لات کو پیچھے کی طرف کر کے پیر کا رخ مخصوص انداز میں موڑتے

ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں تمہیں صرف پانچ منٹ دے سکتا ہوں''۔۔۔ وکٹر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین پسٹل جیب میں ڈال لیا۔

''وکٹر۔ یہ آدمی عمران ہے تو یہ ہمارے ساتھ کوئی کھیل کھیلنا چاہتا ہے''۔۔۔۔ کیتھی نے وکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم خود سوچو کہ یہ کیا کھیل کھیل سکتا ہے۔ یہ راڈز میں اس انداز میں جکڑا ہوا ہے کہ معمولی سی حرکت بھی نہیں کر سکتا اور یہ راڈز ریموٹ کنٹرولڈ ہیں اور ریموٹ کنٹرول واسکو کے پاس ہے''۔ وکٹر نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''اس کے باوجود میری چھٹی حس خطرے کا سائرن بجا رہی ہے''۔ کیتھی نے کہا۔

''خواہ مخواہ کے وہم کی ضرورت نہیں ہے''۔۔۔۔ وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا جبکہ ادھر عمران آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے لب باقاعدگی سے ہل رہے تھے جیسے وہ واقعی دعائیں مانگ رہا ہو۔ ویسے یہ حقیقت تھی کہ عمران واقعی اللہ تعالیٰ سے اپنے اقدام کی کامیابی کی خلوص سے دعا مانگ رہا تھا اور پھر اچانک عمران کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور ایک زور دار کڑاکے کی آواز کے ساتھ ہی عمران کا جسم بالکل اس انداز میں حرکت میں آیا جیسے کرسی نے اچانک اسے پوری قوت سے اچھال دیا ہو اور

دوسرے لمحے وہ وکٹر اور کیتھی دونوں کو کرسیوں سمیت نیچے گراتے ہوئے ان کے عقب میں پلک جھپکنے کے لئے رکا لیکن دوسرے لمحے کمرہ کرسیوں کے گرنے کے دھماکوں کے ساتھ ساتھ عقب میں دیوار کے ساتھ کھڑے واسکو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

عمران نے اس کے سنبھلنے سے پہلے اس کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے اس طرح گھما کر ہوا میں اچھال دیا تھا کہ وہ چیختا اور اڑتا ہوا ایک زور دار دھماکے سے دیوار سے جا ٹکرایا جبکہ اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل عمران نے دوسرے ہاتھ سے جھپٹ لیا تھا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ چیخیں وکٹر اور کیتھی اور واسکو تینوں کے حلق سے باری باری نکلی تھیں کیونکہ وکٹر اور کیتھی دونوں ہی نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھے تھے اور واسکو دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرنے کے باوجود اس طرح تیزی سے اٹھا تھا کہ اس کی پھرتی، ہمت اور برداشت پر حیرت ہوئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ عمران نے ایک لمحہ بھی دیر نہ کی اور وکٹر اور کیتھی پر فائرنگ کے ساتھ ہی اس نے واسکو پر بھی فائر کھول دیا تھا لیکن وکٹر اور کیتھی پر کی جانے والی فائرنگ اور واسکو پر ہونے والی فائرنگ میں انتہائی تیز رفتاری کے باوجود خاصا فرق تھا کیونکہ عمران نے دانستہ وکٹر اور کیتھی پر اس انداز میں فائر کیا تھا کہ وہ دونوں صرف نیچے گریں اور پھر اٹھ نہ سکیں جبکہ واسکو پر

ہونے والی فائرنگ سے گولیاں اس کے سینے میں اتر گئی تھیں اور
اسی لمحے ایک بار پھر فائرنگ ہوئی۔ یہ فائرنگ وکٹر کی طرف سے کی
گئی تھی۔ گولیاں کھا کر نیچے گرنے کے باوجود وکٹر جیب سے مشین
پسٹل نکال لینے اور عمران پر فائر کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا لیکن
عمران چونکہ پوری طرح وکٹر کی طرف سے چوکنا تھا اس لئے وہ
بروقت اچھلنے کی وجہ سے فائرنگ کی زد میں آنے سے بچ گیا تھا
لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے
فائرنگ ہوئی اور وکٹر کے ہاتھ سے مشین پسٹل اس طرح اڑ گیا کہ
ساتھ ہی وکٹر کے ہاتھ کی تین انگلیاں بھی لے گیا اور کمرہ وکٹر کے
حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

کیتھی تو پہلے ہی بے ہوش پڑی ہوئی تھی جبکہ وکٹر فرش پر پڑا
ہوا اپنے اس ہاتھ کو بری طرح جھٹک رہا تھا جس کی انگلیاں غائب
ہو گئی تھیں جیسے اس کے ہاتھ سے کوئی غلط چیز چمٹ گئی ہو اور وہ
اسے جھٹک کر ہٹانا چاہتا ہو لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کی حرکت ست
ہوتی چلی گئی اور پھر ایک جھٹکے سے وہ فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا۔
عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے واسکوٹ کی جیبوں کی تلاشی
لینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ اس کی ایک جیب سے ریموٹ
کنٹرول برآمد کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ ریموٹ کنٹرول
اٹھائے وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جولیا کی کرسی کے
سامنے آ کر اس کا بٹن پریس کیا تو کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی

جولیا کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔

''تم یہاں کا خیال رکھو۔ میں باہر چیکنگ کرتا ہوں'' عمران
نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا
گیا لیکن پوری عمارت میں گھومنے کے باوجود اسے اور کوئی آدمی نہ
ملا۔ البتہ ایک کمرے میں اسے ایک میز پر میڈیکل باکس مل گیا
تھا۔ وہ میڈیکل باکس اٹھائے واپس اس ٹارچنگ روم میں آ گیا۔
جولیا یہاں وکٹر کے ہاتھ سے نکلنے والا مشین پسٹل اٹھائے بڑے
چوکنے انداز میں کھڑی تھی۔

''یہاں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ آؤ میری مدد کرو۔ ان
دونوں کی مرہم پٹی کر دی جائے ورنہ یہ زیادہ خون نکل جانے سے
ہلاک ہو جائیں گے'' عمران نے اندر داخل ہوتے ہی کہا اور
میڈیکل باکس وکٹر اور کیتھی کے قریب رکھ دیا۔

''اس کی کیا ضرورت ہے۔ ختم کر دو انہیں اور نکل چلو''۔ جولیا
نے کہا۔

''نہیں۔ انہوں نے گراہم کا نام لیا ہے۔ یہ انتہائی اہم بات
ہے۔ اس بار تو ہم بچ گئے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ ہر بار ہی بچ
جائیں'' عمران نے میڈیکل باکس کھولتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم نے راڈز سے نجات کیسے حاصل کی۔ کیا تم جادوگر
ہو''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا
دیا اور پھر وکٹر اور کیتھی کو فرسٹ ایڈ دیتے ہوئے عمران نے اسے

پوری تفصیل بتا دی۔

''پھر تو قسمت کی بات ہے کہ ضرب کارگر ثابت ہو جائے''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اگر زاویہ اور ضرب درست انداز میں لگائی گئی ہو تو نوے فیصد نتائج حق میں ہی نکلتے ہیں۔ ویسے اب ہمیں اس بارے میں باقاعدہ مشقیں کرنا ہوں گی کیونکہ اب زیادہ تر ریموٹ کنٹرولڈ کرسیاں استعمال کی جا رہی ہیں اور انہیں ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا ہے۔ میں چیف سے کہوں گا کہ وہ آئندہ ٹریننگ کے دوران اس بارے میں خصوصی کورس رکھے''۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ضروری مرہم پٹی کرنے کے بعد عمران نے انہیں طاقت کے مخصوص انجکشن لگائے تاکہ وہ پوچھ گچھ سے پہلے ہی ہلاک نہ ہو جائیں اور پھر جولیا کی مدد سے ان دونوں کو اٹھا کر دو کرسیوں پر بٹھا کر عمران نے ریموٹ کنٹرول کی مدد سے راڈز ان دونوں کے جسموں کے گرد اس انداز میں ٹائٹ کر دیئے کہ وہ دونوں کسی صورت ان راڈز سے باہر نہ آ سکیں۔

''ان سے کیا پوچھ گچھ کرنی ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''گراہم کے ساتھ ساتھ یہ لازماً کرنل شیفرڈ کے بارے میں جانتے ہوں گے کیونکہ یہ دونوں سپر ایجنٹس ہیں۔ یہ لازماً اس سے ملتے جلتے رہتے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ انہیں اس جگہ کے بارے میں بھی علم ہو جہاں مادام ہوچانگ کو رکھا گیا ہے''۔ عمران

نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے وکٹر کا منہ اور ناک بند کر دیا جبکہ کیتھی کے ساتھ یہی کارروائی جولیا نے دوہرائی اور جب ان کے جسموں میں ہوش آنے کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو دونوں نے ہاتھ ہٹا لئے اور پھر دونوں ہی فرش پر پڑی کرسیوں کو سیدھا کر کے ان پر بیٹھ گئے۔

''تم ان سے پوچھ گچھ کرو۔ میں باہر پہرہ دیتی ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی اچانک ہمارے سروں پر آ کھڑا ہو''۔۔۔ جولیا نے ایک خیال کے تحت کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور جولیا مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد ہی وکٹر اور کیتھی دونوں کو باری باری ہوش آ گیا اور وہ ہوش میں آتے ہی اس طرح کراہنے لگے جیسے وہ بے حد تکلیف محسوس کر رہے ہوں۔ جلد ہی انہیں پوری طرح ہوش آ گیا اور ان دونوں کی نظریں سامنے کرسی پر اطمینان سے بیٹھے ہوئے عمران پر جم سی گئیں۔

''ابھی تو میں نے تمہاری باقاعدہ بینڈیج کر دی ہے اور طاقت کے انجکشن بھی لگا دیئے ہیں۔ اس کے باوجود تم کراہ رہے ہو۔ اگر میں ایسا نہ کرتا تو تم کراہنے کی بجائے چیخیں مارنے لگ جاتے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے بڑے دوستانہ لہجے میں کہا۔

''تم۔ تم۔ کیا واقعی تم عمران ہو۔ مم۔ مم۔ مگر تم نے یہ راڈز کیسے ہٹا لئے۔ یہ ریموٹ کنٹرولڈ ہیں۔ یہ تو ہٹ ہی نہیں سکتے''۔۔۔ وکٹر

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے
اسے ابھی تک یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی عمران نے راڈز ہٹا لئے
ہیں جبکہ کیتھی کے چہرے اور آنکھوں میں بھی شدید حیرت کے
تاثرات نمایاں تھے۔

''سائنسی ایجادات میں یہی ایک بڑی خرابی ہے کہ انہیں لوگ
ناقابل تسخیر سمجھ لیتے ہیں حالانکہ سائنسی کلیوں کے تحت وہ اگر
ناقابل تسخیر ہوتی ہیں تو دوسرے سائنسی کلیوں کے تحت وہ قابل تسخیر
ہو جاتی ہیں اس لئے مجھے میرے استاد نے، لیکن میں یہ بھی بتا
دوں کہ میں اپنا استاد بھی خود ہوں اور شاگرد بھی خود ہوں۔ کبھی میں
استاد بن کر اپنے آپ کو سمجھاتا ہوں اور کبھی میں شاگرد بن کر اپ
آپ سے سیکھتا ہوں۔ بہرحال میرے استاد نے مجھے یہی سکھایا ہے
کہ سائنس اور سائنسی ایجادات پر اس طرح بھروسہ نہیں کرنا چاہئے
جس طرح عام لوگ کرتے ہیں۔ بہرحال تم دونوں کی حیرت دیکھ کر
میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ ایسا کس طرح ہوا ہے''۔۔۔ عمران نے کہا
اور پھر اس نے وہی تفصیل بتا دی جو پہلے وہ جولیا کو بتا چکا تھا۔

''اور تمہارا میک اپ کیوں واش نہیں ہوا حالانکہ یہاں تو میک
اپ واشر استعمال ہوتا ہے اس کے سامنے کوئی میک اپ نہیں ٹھہر
سکتا''۔۔۔ وکٹر نے کہا۔

''تم پھر وہی غلطی دوہرا رہے ہو کہ ہر بات کو حرف آخر سمجھ
لیتے ہو۔ میں نے جو میک اپ کیا ہوا ہے یہ میری اپنی ایجاد ہے

اور پاکیشیا کی مخصوص جڑی بوٹیوں سے بنایا گیا ہے۔ تمہارے اس
جدید ترین میک اپ واشر بنانے والوں کو یہ علم ہی نہیں ہو گا کہ
ہربل میک اپ کیا ہوتا ہے اور اسے کس طرح واش کیا جاتا ہے۔
بہرحال اب تم دونوں نارمل ہو گئے ہو اس لئے اب اصل بات
سامنے لائی جائے''۔۔۔ عمران نے کہا تو وکٹر اور کیتھی دونوں چونک
پڑے۔

''اصل بات۔ کون سی اصل بات''۔۔۔ وکٹر نے چونک کر کہا۔

''میں نے کرنل شیفرڈ سے ملنا ہے اور مجھے اس کا پتہ چاہئے''۔
عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مجھے تو کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے''۔۔۔ وکٹر نے سادہ سے
لہجے میں جواب دیا لیکن عمران جو اسے غور سے دیکھ رہا تھا اس کے
چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ
بول رہا ہے اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ وکٹر سپر ایجنٹ ہے۔

''دیکھو وکٹر۔ میں دوسروں پر اور خاص طور پر سپر ایجنٹوں پر
تشدد کرنے سے گریز کرتا ہوں اور مجھے جھوٹ بولنے والوں سے
بھی نفرت ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم خود ہی مجھے بتا دو ورنہ میں
تشدد سے بھی تم سے اگلوا سکتا ہوں اور مائنڈ ریڈنگ سے بھی ایسا
ہو سکتا ہے''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''تشدد ہم دونوں پر بے کار ہو گا کیونکہ ہم دونوں نے کارسوما کا
عمل کیا ہوا ہے۔ جہاں تک مائنڈ ریڈنگ کا تعلق ہے تو تمہارا یہ

حربہ بھی بے کار ہو گا۔ تم یقیناً جانتے ہو گے کہ یہ ایجنسی کے
ذہنوں کو بلیو مائنڈ بنا دیا جاتا ہے۔ ہم دونوں بھی بلیو مائنڈز ہیں۔
تم ہمیں آسانی سے ہلاک تو کر سکتے ہو لیکن ہماری مرضی کے بغیر
کچھ معلوم نہیں کر سکتے'' وکٹر نے بڑے فاتحانہ انداز میں بات
کرتے ہوئے کہا۔

''تم صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں اور کیتھی کو اس بارے میں علم
ہے۔ اس کے بعد تم میری طرف سے فارغ ہو گے کیونکہ میں سچ
بولنے والوں کی قدر کرتا ہوں'' عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ہم دونوں جانتے ہیں اور ہم ہیڈکوارٹر جاتے بھی رہتے
ہیں'' وکٹر نے جواب دیا۔

''کیا واقعی تم بھی جانتی ہو یا صرف وکٹر جانتا ہے''۔ عمران
نے کیتھی سے کہا۔

''ہم دونوں میاں بیوی ہیں۔ ساتھ جاتے ہیں لیکن وکٹر درست
کہہ رہا ہے۔ تم ہمیں ہلاک تو کر سکتے ہو لیکن ہم سے کچھ معلوم
نہیں کر سکتے'' کیتھی نے جواب دیا۔

''مجھے خود بھی معلوم ہے اور میں مارگریٹ کے ساتھ وہاں کا
جائزہ بھی لے چکا ہوں۔ ہم نے رات کو وہاں ریڈ کرنے کا
پروگرام بنایا ہے۔ ہم وہیں سے واپس آئے تھے جب تم نے گیس
فائر کر کے ہمیں بے ہوش کیا تھا لیکن میں اسے کنفرم کرنا چاہتا
ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم اب خود جھوٹ بول رہے ہو۔ پوری دنیا آج تک
ٹکریں مار چکی ہے لیکن وہ ہیڈکوارٹر ٹریس نہیں کر سکی۔ تم کیسے کر
سکتے ہو''۔ وکٹر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے عمران کا مضحکہ اڑا رہا
ہو۔

''مجھے معلوم ہے کہ جیوش پاور کے ہیڈکوارٹر میں جو فون موجود
ہے اس کا تعلق اسرائیل کے ایک مواصلاتی سیارے سے ہے اس
لئے اس سیارے میں موجود مشینری کی تکنیکی معلومات حاصل کئے
بغیر یہ معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ یہ فون کہاں نصب ہے اور تمہاری
اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں نے یہ تکنیکی معلومات اسرائیل سے
حاصل کر لیں اور پھر یہ بھی معلوم کر لیا کہ یہ فون ناراک میں کہاں
نصب ہے''۔ عمران نے کہا تو وکٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے۔ تو پھر جا کر وہاں حملہ کر دو'' وکٹر نے مضحکہ
اڑانے کے انداز میں کہا۔

''تم اس لئے اس انداز میں بات کر رہے ہو کہ تمہیں معلوم
ہے کہ جہاں کا پتہ میں نے لگایا ہے وہاں اصل فون نہیں ہے بلکہ
ڈاجنگ مشینری وہاں موجود ہے اور فون کہیں اور نصب ہے اور
تمہاری اطلاع کے لئے یہ بھی بتا دوں کہ اس جگہ کا بھی میں نے
کھوج لگا لیا ہے اور ابھی میں نے تمہیں بتایا ہے کہ میں اور
مارگریٹ وہاں کا جائزہ بھی لے چکے ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ تم سب کچھ معلوم کر سکتے

ہو تو پھر مجھ سے اور کیتھی سے کیوں پوچھ رہے ہو۔ جا کر ریڈ کر دو
وہاں''۔۔۔ وکٹر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں اس جگہ کا پتہ بتا کر تمہارا ردعمل چیک کر سکتا ہوں لیکن
میں ایسا نہیں کروں گا بلکہ تمہارے منہ سے اس کی کنفرمیشن چاہتا
ہوں''۔۔۔ عمران نے کہا۔

''تمہاری بات غلط ہے۔ ہیڈکوارٹر ناراک میں موجود نہیں
ہے''۔۔۔ وکٹر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اب کیتھی بتائے گی کہ ہیڈکوارٹر کہاں ہے''۔۔۔ عمران
نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''تم جس طرح کا چاہے تشدد کر لو یا جس طرح چاہے مائنڈ
ریڈنگ کر لو لیکن تم میری زبان نہ کھلوا سکو گے۔ میرا نام کیتھی ہے،
کیتھی''۔۔۔ کیتھی نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ سوچ لو۔ میں چند منٹ میں واپس آ رہا ہوں''۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔ ریموٹ کنٹرول اس کی جیب میں تھا اور وہ پہلے ہی وکٹر
کے جوتے چیک کر چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس کے
جوتے کی ایڑی میں کوئی فولادی چھری موجود نہیں ہے اس لئے وہ
کسی طرح بھی راڈز نہ کھول سکے گا۔

''کیا ہوا۔ تم باہر آ گئے''۔۔۔ باہر راہداری میں موجود جولیا نے
چونک کر کہا۔

''ہاں۔ زبان نہ کھولنے اور زبان کھلوانے کا مقابلہ ہو رہا
ہے''۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سائیڈ پر موجود ایک
کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کمرے میں داخل ہو کر کھڑکی پر
پڑے ہوئے پردے کی سلائی کو ناخن میں موجود بلیڈ کو باہر نکال کر
اس نے اس انداز میں کاٹ دیا کہ سلائی کا دھاگہ کھینچ کر نکال سکے
اور چند لمحوں بعد اس کے ہاتھ میں مضبوط دھاگے کا ایک لمبا ٹکڑا
موجود تھا۔ دھاگہ لے کر وہ اس کمرے میں ہی موجود واش روم
کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ واش روم میں وہ جگہ جہاں پانی
کی نکاسی کا انتظام تھا اس نے اس کا پلاسٹک کا بنا ہوا ڈھکن
ہٹایا اور پھر جھک کر وہ اس سوراخ کو دیکھنے لگا اور پھر گول سوراخ
کی دیوار سے چمٹے ہوئے ایک کیڑے کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں
چمک سی آ گئی۔ یہ انتہائی مکروہ شکل کا کیڑا تھا جس کے بے شمار
باریک باریک پیر تھے۔ اس نے دھاگے کے ایک سرے کو اس
انداز میں موڑا کہ ایک جھٹکا دینے سے وہاں گانٹھ لگ جائے اور پھر
اس نے دھاگے کے اس مڑے ہوئے سرے کو نیچے اس کیڑے کی
دم سے لگا کر اس طرح آگے کی طرف کیا کہ دھاگے کا مڑا ہوا سرا
کیڑے کی دم سے گزر گیا اور پھر عمران نے جیسے ہی دھاگے کو
مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو کیڑے کی دم کے گرد گانٹھ سی لگ
گئی۔ کیڑے نے آگے کی طرف بھاگنا چاہا لیکن عمران دھاگے کا
دوسرا پکڑے کھڑا تھا۔ اب یہ مکروہ صورت ہزار پا کیڑا دھاگے سے

سرے سے بندھا فضا میں کلبلا رہا تھا۔ اس نے دھاگے میں
بندھے ہوئے اس کیڑے کو اپنی پشت پر کیا اور پھر اس کمرے سے
نکل کر وہ اس ٹارچنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس وقت وہاں
موجود نہ تھی۔ وہ شاید کسی اور طرف کی چیکنگ کے لئے گئی تھی۔
عمران جب ٹارچنگ روم میں داخل ہوا تو وکٹر اور کیتھی دونوں ایک
دوسرے سے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ عمران کو اندر آتے
دیکھ کر وہ دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''میں اس لئے خود ہی باہر چلا گیا تھا کہ تم اگر میری عدم
موجودگی میں راڈز سے نجات حاصل کر سکو تو مجھے خوشی ہو گی کیونکہ
ترکیب نہ صرف میں تمہیں بتا چکا ہوں بلکہ اس کا تجربہ بھی تمہارے
سامنے ہو چکا ہے جس کا نتیجہ بھی تمہارے سامنے ہے لیکن مجھے
افسوس ہے کہ تم نے سرے سے کوشش ہی نہیں کی''.... عمران نے
منہ ناتے ہوئے کہا۔ اس کا دایاں ہاتھ اس کے عقب میں تھا
کیونکہ اس ہاتھ میں اس نے وہ دھاگہ پکڑا ہوا تھا جس کے
دوسرے سرے پر وہ مکروہ شکل والا کیڑا بندھا ہوا تھا۔

''میں نے کوشش کی تھی لیکن''.... وکٹر نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی وہ فقرہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گیا کیونکہ عمران اب کیتھی
کی طرف بڑھ رہا تھا۔

''تم کیتھی سے کچھ حاصل نہ کر سکو گے۔ اس نے بھی کارسوما کا
عمل اور بلیو مائینڈ کا کورس کر رکھا ہے''.... وکٹر نے پہلی بات کو

ادھورا چھوڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں کیتھی سے کچھ لینے نہیں بلکہ اسے کچھ دینے جا رہا ہوں''۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ ٹھیک ہے عمران کہ تم نے ہمیں زندہ چھوڑ کر ہم پر احسان
کیا تھا لیکن میں اپنی تنظیم سے غداری نہیں کر سکتی اس لئے تم مجھ پر
جس قدر چاہے تشدد کر لو۔ تمہیں بہرحال ناکامی ہو گی''.... کیتھی
نے بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اگر میں تمہاری مائینڈ ریڈنگ کر لوں پھر''.... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

''وکٹر نے تمہیں بتایا ہے کہ میں نے بلیو مائینڈ کا کورس کر رکھا
ہے۔ جیسے ہی تم کوشش کرو گے میرا ذہن خودبخود بلینک ہو جائے
گا''.... کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ بلیو مائینڈ کو ریڈ مائینڈ بنانے کا بھی
ایک طریقہ موجود ہے اور وہ بھی صرف خواتین کے لئے''.... عمران
نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کسی محفل میں ایک دوسرے سے گپ
شپ کی جا رہی ہو۔

''ریڈ مائینڈ۔ یہ کیا ہوتا ہے۔ تم ہمارے ساتھ کیا کھیل کھیلنے کی
کوشش کر رہے ہو''.... کیتھی نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں
کہا۔

''دیکھو کیتھی۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ کرنل شیفرڈ اور جیوش پاور

کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں سب کچھ بتا دو ورنہ تمہیں بتانا تو بہر حال پڑے گا۔ چاہے تم بلیو مائینڈ ہو یا ریڈ مائینڈ۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا'' عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر اور لہجے میں ایسی سنجیدگی تھی جیسے کبھی رتی برابر مسکراہٹ اس کے چہرے پر نہ رینگی ہو۔

''میں نے کہا ہے کہ میں تنظیم سے غداری نہیں کر سکتی۔ تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو'' کیتھی نے بڑے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

''او کے۔ یہ دیکھو۔ یہ کیا ہے'' ..... عمران نے یکلخت اپنی پشت پر موجود ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں دھاگے سے بندھا ہوا انتہائی مکروہ کیڑا فضا میں کلبلا رہا تھا۔ اس نے اس کلبلاتے ہوئے کیڑے کو کیتھی کے چہرے کے سامنے کر دیا۔

''ہٹاؤ۔ ہٹاؤ اسے۔ یہ کیا ہے۔ ہٹاؤ اسے'' ..... کیتھی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کر لی تھیں۔ اس کے چہرے پر کراہت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''تم نے آنکھیں تو بند کر لی ہیں لیکن تم اسے اپنے جسم پر رینگنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔ میں اسے تمہاری شرٹ کے اندر چھوڑ رہا ہوں اور یہ تمہاری پشت پر اطمینان سے رینگے گا'' ..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر کیتھی کے کالروں میں انگلی ڈال کر اسے اس انداز میں کھینچا جیسے کوئی چیز کالر کے اندر ڈالنے جا رہا ہو۔ کیتھی کے پورے جسم نے یکلخت

جھٹکے کھانے شروع کر دیئے۔ وہ اب ہذیانی انداز میں چیخنے لگی تھی جیسے اسے اس تصور سے ہی گھن آ رہی ہو کہ یہ مکروہ کیڑا اس کی پشت پر رینگے گا۔

''کیتھی۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ اس کیڑے سے کیا ہو گا'' ..... وکٹر نے چیخ کر کہا۔

''بولو۔ ورنہ میں پانچ تک گنوں گا۔ بولو۔ ایک۔ دو'' ..... عمران نے گنتی شروع کر دی۔

''میں بتاتی ہوں۔ دور ہٹ جاؤ۔ میں بتاتی ہوں۔ میں اسے برداشت نہیں کر سکتی۔ یہ ناقابل برداشت ہے'' ..... کیتھی نے چیختے ہوئے کہا تو عمران ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔

''بتاؤ ورنہ'' ..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ کیتھی کا جسم ابھی تک جھٹکے کھا رہا تھا۔ پھر اس نے اپنی مندھی ہوئی آنکھیں کھولیں تو عمران نے ایک بار پھر ہاتھ آگے کر دیا۔

''ہٹاؤ۔ اسے ہٹاؤ۔ میں بتا رہی ہوں۔ ہٹاؤ'' ..... کیتھی نے ایک بار پھر آنکھیں بند کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔

''تم بتا نہیں رہی۔ مجھے چکر دے رہی ہو۔ لو بھگتو'' ..... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

''جوبلی ایریا اولڈ فیلڈ بلڈنگ نمبر ون زیرو ون۔ میں سچ کہہ رہی ہوں'' ..... کیتھی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے وکٹر کی طرف دیکھا۔

''یہ۔ یہ غلط کہہ رہی ہے۔ یہ غلط کہہ رہی ہے۔ جھوٹ بول رہی ہے''...... وکٹر نے بے اختیار لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''اگر یہ جھوٹ بول رہی ہے تو تمہیں تردید کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ تمہاری تردید بتا رہی ہے کہ یہ سچ بول رہی ہے اور مجھے چونکہ پہلے سے معلوم تھا اس لئے مجھے معلوم ہے کہ یہ سچ بول رہی ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کیتھی اس قدر کمزور دل ہو سکتی ہے کہ ایک حقیر کیڑے کی وجہ سے ہیڈکوارٹر کے بارے میں بتا دے گی''...... اس بار وکٹر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ۔ یہ ناقابل برداشت ہے۔ میں اسے برداشت نہیں کر سکتی''...... کیتھی نے جواب دیا تو عمران نے دھاگے میں موجود کیڑے کو فرش پر ڈالا اور پھر جوتے سے اسے رگڑ دیا اور کیتھی کے چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات تیزی سے پھیلتے چلے گئے۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے ٹنوں بوجھ اس کے سر سے اتار دیا گیا ہو۔

''اوہ گاڈ۔ اس قدر مکروہ کیڑا''...... کیتھی نے جھٹکا کھا کر بولتے ہوئے کہا۔

''تم ہماری توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار آدمی ہو۔ تم نے جس طرح کیتھی کو بے بس کیا ہے میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اب تم کیا چاہتے ہو''...... وکٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''سنو وکٹر۔ مجھے تمہاری اور کیتھی کی موت یا زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تم نے اب تک محسوس کر لیا ہو گا کہ میں نہ تم پر تشدد کرنا چاہتا ہوں اور نہ ہی تمہیں ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ میرا مسئلہ میرا ٹارگٹ ہے اور مجھے کرنل شیفرڈ سے صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ اس نے شوگرانی سفارت کار عورت مادام ہوچانگ کو کہاں رکھا ہے۔ اب اگر تم اس کام میں میری مدد کر سکتے ہو تو میرا وعدہ کہ تمہیں پہلے کی طرح اس بار بھی زندہ چھوڑ دوں گا لیکن اگر تم میری مدد نہیں کر سکتے تو پھر تمہیں ہلاک ہونا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ہمارا اس عورت سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے ہم تمہاری مدد کیسے کر سکتے ہیں''...... وکٹر نے جواب دیا۔ کیتھی اب آنکھیں بند کئے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ بری طرح لٹکا ہوا تھا۔ شاید اب اس پر افسوس کا دورہ پڑا تھا کہ اس نے ہیڈکوارٹر کے بارے میں انکشاف کیوں کر دیا ہے۔ عمران نے واقعی نسوانی نفسیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کیتھی کو بولنے پر مجبور کر دیا تھا۔

''تم کرنل شیفرڈ سے فون پر اس موضوع پر اس انداز میں بات کرو کہ وہ اس بارے میں کوئی اشارہ دے سکے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے''...... وکٹر نے جلدی سے کہا اور عمران اس کی آنکھوں سے ابھر آنے والی چمک دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا

کیونکہ وہ اس اچانک پیدا ہونے والی چمک سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وکٹر کے ذہن میں کیا خیال آیا ہے اور اس نے کیوں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس کی بات مان لی ہے۔ اسے معلوم تھا کہ وکٹر نے سوچا تھا کہ وہ کرنل شیفرڈ سے بات کرتے ہوئے اپنے اور کیتھی کے بارے میں کوئی کوڈ اشارہ ایسا کر دے گا کہ کرنل شیفرڈ فوری اقدام کر کے نہ صرف انہیں چھڑا لے گا بلکہ عمران اور جولیا کو بھی کور کرا لے گا۔

''تمہاری آنکھوں میں ابھر آنے والی چمک سے میں تمہارے ذہن میں آنے والے خیال کو سمجھ گیا ہوں لیکن یہ بات ذہن میں رکھ لینا کہ تمہارے کوڈ اشارے کے بعد اسے بہرحال یہاں تک پہنچنے میں وقت لگے گا لیکن میرے مشین پسٹل سے گولیوں کو تمہارے اور کیتھی کے جسم میں داخل ہونے میں بہرحال اس سے کم وقت لگے گا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں ایسا کوئی اشارہ کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہتا''...... وکٹر نے کہا تو عمران نے ایک سائیڈ پر موجود فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''نمبر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو وکٹر نے فون نمبر بتا دیا تو عمران نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

''نمبر تو مجھے بھی معلوم تھا اور اسی نمبر کی مدد سے میں نے ہیڈکوارٹر کا پتہ تلاش کیا ہے اور سب سے پہلے یہ نمبر تم نے ہی بتایا

تھا اور فون کر کے کنفرم بھی کرایا تھا۔ میں صرف تمہارے منہ سے کنفرم کرانا چاہتا تھا تا کہ معلوم ہو سکے کہ تم سچ بول رہے ہو یا نہیں اور چونکہ تم نے سچ بول دیا ہے اس لئے اب میں تمہیں ہلاک نہیں کروں گا۔ البتہ میں تمہیں راڈز سے بھی نجات نہیں دلاؤں گا۔ اب یہ تمہاری قسمت کہ کوئی آ کر تمہیں آزاد کر دے یا دوسری صورت میں تم انہی کرسیوں پر بھوک پیاس سے ہلاک ہو جاؤ۔ ویسے کوشش کرو تو تم اس کرسیوں سے نجات بھی حاصل کر سکتے ہو''...... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

''رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ ہمیں چھوڑ دو یا گولی مار دو۔ اس طرح ایڑیاں رگڑ کر ہمیں مرنا قبول نہیں''...... دونوں نے چیخ چیخ کر کہا لیکن عمران سنی ان سنی کرتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا اور اس نے اپنے عقب میں دروازہ بھی بند کر دیا۔ اسی لمحے جولیا ایک سائیڈ سے اس طرف آ گئی۔

''کیا ہوا۔ کنفرمیشن ہو گئی''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی۔

''تمہیں نجانے عورتوں کی مخصوص نفسیات کس نے پڑھائی ہے۔ ایسے حربے استعمال کرتے ہو کہ جیسے ساری عمر تم عورتوں کو ہی پڑھتے رہے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''عورتوں کو پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ خود ہی دوسروں کو اپنے بارے میں پڑھاتی رہتی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

''ان دونوں کا کیا کیا''...... جولیا نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''دونوں سپر ایجنٹس ہیں اس لئے انہیں زندہ چھوڑ دیا ہے۔ اگر راڈز سے نجات حاصل کر سکے تو بچ جائیں گے ورنہ انہی کرسیوں پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جائیں گے''......عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ ظلم ہے۔ یا تو انہیں بے ہوش کر کے چھوڑ دو تا کہ ہوش میں آ کر زندہ رہ سکیں یا پھر انہیں ہلاک کر دو''...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اس بارے میں تم خود فیصلہ کرو۔ میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ میں انہیں ہلاک نہیں کروں گا''......عمران نے کہا۔

''تم نے کیسے وعدہ کر لیا۔ تم نے تو کیٹرا دکھا کر کیتھی سے ایڈریس معلوم کیا ہے۔تم دراصل کیتھی کو زندہ رکھنا چاہتے ہو''۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑی اور دوسرے لمحے دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی اور چند لمحوں بعد اندر سے فائرنگ کی آوازوں کے ساتھ ساتھ انسانی چیخوں کی آوازیں بھی سنائی دیں تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''سچ کہتے ہیں کہ عورت ہی عورت کی دشمن ہوتی ہے''۔عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جولیا واپس آ گئی۔ اس کے

چہرے پر سرد مہری ثبت دکھائی دے رہی تھی۔

''آؤ۔ میں نے ان دونوں کو اس لئے ختم کر دیا ہے کہ ان دونوں نے ہمیں ہر صورت میں ہلاک کر دینا تھا اس لئے ان کے ساتھ نرمی اپنے ساتھ ظلم ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیا جیسے مجبوری کے عالم میں ایسا کر رہا ہو۔

کرنل شیفرڈ اپنے ہیڈکوارٹر میں بنے ہوئے مخصوص آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل شیفرڈ نے گھنٹی کی آواز سن کر سر اٹھایا اور ایک لمحے کے لئے فون کو دیکھ کر اس نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''ایمرجنسی پوائنٹ سے جیکسن کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''جیکسن کی کال۔ کراؤ بات''...... کرنل شیفرڈ نے چونک کر کہا کیونکہ جیکسن کی طرف سے اسے کسی کال کی توقع ہی نہ تھی۔

''ہیلو چیف۔ میں جیکسن بول رہا ہوں۔ ای پوائنٹ سے''۔ جیکسن کی متوحش سی آواز سنائی دی تو کرنل شیفرڈ کے چہرے پر بھی

تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا بات ہے۔ تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو اور تم اپنے پوائنٹ کی بجائے ای پوائنٹ سے کیوں کال کر رہے ہو''...... کرنل شیفرڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں نے اپنے ایک کام سے ای پوائنٹ کے محافظ واسکو کو فون کیا تو وہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو میں بے حد حیران ہوا۔ میں نے اپنے ایک آدمی کو وہاں بھیجا تا کہ معلوم ہو سکے کہ ای پوائنٹ بند ہے یا کھلا ہوا ہے۔ میرے اس آدمی نے مجھے اطلاع دی کہ ای پوائنٹ تو کھلا ہوا ہے لیکن وہاں ٹارچنگ روم میں واسکو کی لاش فرش پر پڑی ہوئی ہے جبکہ سپر ایجنٹ وکٹر اور سپر ایجنٹ کیتھی دونوں کی لاشیں راڈز والی کرسیوں پر موجود ہیں۔ ان کے جسموں کے گرد راڈز بھی موجود ہیں اور ان تینوں کو گولیاں ماری گئی ہیں۔ مجھے اس رپورٹ پر یقین نہ آیا تو میں خود ای پوائنٹ پہنچ گیا۔ یہاں واقعی یہی پوزیشن ہے''...... جیکسن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے''...... کرنل شیفرڈ نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ آپ یہاں خود آ کر چیک کر سکتے ہیں''...... دوسری طرف سے جیکسن نے چیف کے اس طرح چیخنے پر گھبرا کر کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کون ایسا کر سکتا ہے۔ دونوں سپر ایجنٹ اور داسکو بھی انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ یہ تینوں ختم ہو جائیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے''...... کرنل شیفرڈ نے ایک بار پھر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے اسے جیکسن کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ جو کچھ سامنے ہے میں تو وہی بتا رہا ہوں چیف''...... جیکسن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم اس وقت ای پوائنٹ پر موجود ہو''...... اس بار کرنل شیفرڈ نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... جیکسن نے جواب دیا۔

''ایمرجنسی پوائنٹ کے نیچے ایک تہہ خانہ ہے۔ کیا تم اسے کھول سکو گے۔ میں تمہیں اس بارے میں تفصیل اور کوڈ بتا دیتا ہوں۔ اس کے اندر باقاعدہ مشینری موجود ہے جس کے ذریعے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ کن لوگوں نے یہ کارروائی کی ہے اور ان کے درمیان کیا کیا باتیں ہوئی ہیں''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو سب کچھ معلوم ہو جائے گا چیف''...... جیکسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ غور سے سنو''...... کرنل شیفرڈ نے کہا اور پھر اس نے تہہ خانے کو ٹریس کرنے، اسے کھولنے اور چیک کرنے کے بارے میں تفصیل بیان کرنا شروع کر دی۔

''سمجھ گئے ہو سب کچھ''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس چیف''...... جیکسن نے جواب دیا۔

''سب کچھ چیک کر کے دوبارہ مجھے کال کرو''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف''...... جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل شیفرڈ نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''یہ کس نے کیا ہو گا۔ کیا یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کام ہے لیکن وہ لوگ ای پوائنٹ پر کیسے پہنچ گئے۔ اور یہ سب کیسے ہو گیا۔ یہ تینوں تو انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ تھے''...... کرنل شیفرڈ نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے یہ خبر سن کر بے حد سخت شاک لگا ہو اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''یس''...... کرنل شیفرڈ نے رسیور اٹھا کر کہا۔

''جیکسن کی کال ہے چیف''...... دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات۔ جلدی''...... کرنل شیفرڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہیلو چیف۔ میں جیکسن بول رہا ہوں ای پوائنٹ سے''۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جیکسن کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیا رپورٹ ہے''...... کرنل شیفرڈ نے پوچھا۔

''چیف۔ جو کچھ مشین سے معلوم ہوا ہے اس سے پتہ چلا ہے

کہ وکٹر اور کیتھی ایک مرد اور ایک عورت کو بے ہوش کر کے کہیں سے یہاں لے آئے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ مرد عمران نامی پاکیشیائی ایجنٹ ہے اور یہ عورت اس کی ساتھی ہے۔ پھر ان کے میک اپ واش کئے گئے تو مرد کا میک اپ تو واش نہ ہو سکا البتہ عورت کا میک اپ واش ہو گیا۔ وہ سوئس نژاد عورت تھی۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ معلوم نہیں ہو سکا کیونکہ مشین جس بیٹری سے چلتی تھی وہ کسی وجہ سے خراب ہو گئی''...... جیکسن نے کہا۔

''اوہ۔ مجھے ایک بار وکٹر نے بیٹری کے بارے میں رپورٹ دی تھی لیکن پھر اس نے بتایا تھا کہ وہ بیٹری تبدیل کرا لے گا لیکن لگتا ہے کہ یہ کام نہیں ہو سکا۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ تم ان لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دو اور اب تم نے پوائنٹ تھری کی بجائے ای پوائنٹ کو سنبھالنا ہے۔ اب تم یہاں کے انچارج ہو گے۔ بیٹری بھی تبدیل کرا لینا''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل شیفرڈ نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کی پیشانی پر کافی شکنیں تھیں کیونکہ عمران کا نام سامنے آنے پر اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگ گئی تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ صرف ناراک پہنچ چکی ہے بلکہ وہ جیوش پاور کے بارے میں بھی جان چکی ہے اور اسے یہ تو معلوم نہیں تھا کہ وکٹر اور کیتھی نے انہیں کیسے اور کہاں سے تلاش کیا تھا لیکن ان دونوں کے کرسیوں پر جکڑے

ہونے اور گولیوں سے ہلاک ہونے کا ایک ہی مطلب نکلتا تھا کہ عمران اور اس کی ساتھی عورت نے یقیناً وکٹر اور کیتھی سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی ہو گی لیکن اسے معلوم تھا کہ ان دونوں نے نہ صرف کارسوما کا عمل کر رکھا ہے بلکہ وہ دونوں بلیو مائینڈ بھی تھے اس لئے پاکیشیائی ان سے کسی طرح بھی کچھ معلوم نہ کر سکے ہوں گے اور انہوں نے انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیا لیکن اب اسے ان لوگوں کو تلاش کرنا تھا اور وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ وہ کیسے انہیں تلاش کرے کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جیفرسن بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کرنل شیفرڈ بول رہا ہوں جیفرسن''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''اوہ آپ۔ بڑے عرصے بعد کال کی ہے آپ نے''۔ جیفرسن نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مصروفیت کی وجہ سے بات نہیں ہو سکی۔ ان دنوں میں ایک اہم معاملے میں پھنسا ہوا ہوں۔ اس کے حل کے لئے مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔

''میں ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں کرنل شیفرڈ''...... جیفرسن

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
''تم بلیک ایجنسی میں ایشیائی ڈیسک پر کام کرتے رہے ہو اس لئے تم یقیناً پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہو گے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔
''صرف عمران کے بارے میں جانتا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا لیکن آپ کا کیا مسئلہ ہے۔ کیا آپ کا ٹکراؤ اس عمران سے ہو گیا ہے''...... جیفرسن نے کہا۔
''ہاں۔ وہ یہاں ہمارے خلاف کام کرنے پہنچا ہوا ہے اور وہ میرے دو سپر ایجنٹس کو ہلاک کر چکا ہے اور مجھے اب اس کا کھوج لگانا ہے اور اس کام میں مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے''...... کرنل شیفرڈ نے کہا۔
''اگر وہ ناراک پہنچ چکا ہے اور آپ کے خلاف کام بھی کر رہا ہے اور آپ کے دو سپر ایجنٹس بھی ہلاک ہو چکے ہیں تو پھر آپ کا اس سے ٹکراؤ بہت جلد ہو سکتا ہے۔ اسے تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے''...... جیفرسن نے کہا۔
''مجھ تک تو وہ کسی صورت نہیں پہنچ سکتا۔ یہ بات تو طے ہے''۔ کرنل شیفرڈ نے بااعتماد لہجے میں کہا۔
''کیا تمہارے سپر ایجنٹس کو تمہارے بارے میں تفصیلات کا علم تھا''...... جیفرسن نے پوچھا۔
''ہاں۔ لیکن مجھے سو فیصد یقین ہے کہ وہ انہیں کچھ نہیں بتا سکتے''۔

کرنل شیفرڈ نے کہا۔
''کرنل شیفرڈ۔ جس کا نام عمران ہے وہ عام افراد سے یکسر مختلف آدمی ہے۔ وہ زبان کھلوانے کے ایسے ایسے طریقے جانتا ہے جن کے بارے میں اور کوئی سوچ بھی نہیں سکتا۔ بہرحال میرا مقصد تمہیں خوفزدہ کرنا نہیں ہے بلکہ ہوشیار کرنا ہے۔ ویسے ناراک جیسے بڑے شہر میں اسے ٹریس کرنا ناممکن ہے۔ وہ میک اپ کا ماہر بھی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اس کے خلاف اپنی توانائیاں ضائع کرنے کی بجائے اپنے آپ کو اس انداز میں کر لو کہ اگر وہ تم تک پہنچے تو تم پر قابو پانے کی بجائے تم اس پر قابو پا لو''...... جیفرسن نے کہا۔
''گڈ آئیڈیا۔ ٹھیک ہے۔ اب ایسے ہی ہو گا۔ تمہارا شکریہ''۔ کرنل شیفرڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔
اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے کیونکہ اس ہیڈکوارٹر کے جو انتظامات تھے ان کے بعد عمران کا یہاں داخل ہونا ہی ناممکن تھا بلکہ وہ جیسے ہی یہاں داخل ہونے کی کوشش کرتا اس کی موت یقینی تھی اس لئے وہ مطمئن تھا کہ عمران لاکھ ہوشیار سہی لیکن اگر وہ یہاں آیا تو اس کی موت ہی اسے یہاں لے آئے گی۔

عمران اور جولیا نے چست پینٹس اور جیکٹس پہنی ہوئی تھیں۔
عمران کی جیب میں مخصوص پنسل ٹارچ کے ساتھ ساتھ الیون زیرو
ایکس ایک چھوٹا سا آلہ بھی موجود تھا جس کا بٹن پریس ہوتے ہی
ایک محدود ایریا میں ہر قسم کے سائنسی آلات ناکارہ ہو جاتے تھے۔
وہ دونوں کار میں سوار جوبلی ایریا میں اس وقت داخل ہوئے جب
رات تیسرے پہر میں داخل ہو رہی تھی۔ اس وقت سڑکیں تقریباً
خالی ہو چکی تھیں۔ ان پر کاروں اور دوسری ٹرانسپورٹ کا وہ رش نظر
نہیں آ رہا تھا جو عام طور پر آدھی رات تک نظر آتا تھا۔

''تم نے خواہ مخواہ اتنی دیر کر دی۔ ہمیں رات پڑتے ہی یہاں
پہنچ جانا چاہئے تھا۔ اب ہو سکتا ہے کہ پولیس ہمیں چیک کر لے''۔
سائیڈ سیٹ پر بیٹھی جولیا نے کہا۔

''ناراک کی سڑکیں چوبیس گھنٹوں میں کسی بھی وقت مکمل خالی

نہیں ہوتیں۔ یہ وہ وقت ہے جب لوگ کلبوں سے بھی واپس آ
جاتے ہیں۔ مجھے خیال آیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ کرنل شیفرڈ بھی کسی
کلب میں گیا ہوا ہو اور اب تک اس کی واپسی یقینی طور پر ہو چکی
ہو گی۔ دوسری بات یہ کہ یہ وقت بے ہوشی کی نیند کا کہلاتا ہے۔
ہمارے پاکیشیا میں یہی وقت ہر قسم کی وارداتوں کے لئے بہترین
سمجھا جاتا ہے''..... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار مسکرا
دی۔

''تم جس انداز میں بات کر رہے ہو اس سے تو یہی معلوم ہوتا
ہے کہ تمہاری پوری زندگی ہی وارداتیں کرتے ہوئے گزری
ہے''..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایک واردات دل نے کی تھی وہی اب تک مکمل نہیں ہو سکی۔
باقی وارداتوں کا کیا ذکر''..... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے
اختیار ہنس پڑی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ لگتا تھا جب سے
عمران نے اسے سمجھایا تھا کہ عورت کی عزت خود اس کی زبان میں
ہوتی ہے اس لئے اسے منہ سے سوچ سمجھ کر الفاظ نکالنے چاہئیں تو
وہ خاصی حد تک محتاط ہو گئی تھی۔ عمران نے کار پارکنگ میں موڑ کر
ایک سائیڈ پر روک دی۔ پارکنگ میں اکا دکا کاریں موجود تھیں۔

''آؤ''..... عمران نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے
کہا تو جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی دوسری طرف سے نیچے اتر آئی۔
عمران نے کار لاک کی اور وہ دونوں پارکنگ سے باہر نکل کر اس

طرف کو چل پڑے جہاں سے وہ سڑک کراس کر سکتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس وسیع و عریض بلڈنگ کے عقبی حصے تک پہنچ گئے۔ عمران چونکہ پہلے ہی اس سارے ایریئے کا جائزہ لے چکا تھا اس لئے اسے ادھر ادھر دیکھنا نہ پڑا اور وہ عقبی طرف موجود مخصوص گلی میں رکھے ہوئے کوڑے کے ڈرموں کی سائیڈ میں موجود گٹر کے دہانے تک پہنچ گیا۔ سائیڈ روڈ سے یہ جگہ نظر آتی تھی لیکن سڑک خالی پڑی تھی۔ البتہ کبھی کبھار کوئی گاڑی خاصی تیز رفتاری سے گزر جاتی تھی اس لئے عمران کو اطمینان تھا کہ اس وقت انہیں چیک نہ کیا جا سکے گا۔ عمران نے ایک نظر ادھر ادھر ڈالی اور پھر جھک کر اس نے گٹر کے دہانے پر رکھے ہوئے بھاری ڈھکن کے ایک سرے پر موجود ہک میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے ایک زور دار جھٹکے سے اس نے ڈھکن کی ایک سائیڈ خاصی اونچی حد تک اوپر اٹھا لی۔ ڈھکن خاصا بڑا تھا کیونکہ دہانے کا قطر بھی خاص تھا۔ عمران تیزی سے گھوم گیا اور اس کے ساتھ ہی ڈھکن بھی ایک سائیڈ سے کافی حد تک کھسک گیا۔ عمران نے اسے اس انداز میں رکھ دیا کہ نیچے اتر کر اگر وہ چاہے تو اسے واپس گھسیٹ کر دہانے پر آسانی سے رکھ جا سکے۔ نیچے جاتی لوہے کی سیڑھیاں نظر آ رہی تھیں۔

"تم پہلے نیچے اترو۔ یہ ٹارچ لے لو۔ میں بعد میں آؤں گا تاکہ ڈھکن کو بڑی حد تک ایڈجسٹ کر سکوں"...... عمران نے جولیا سے کہا اور ساتھ ہی جیب سے خصوصی پنسل ٹارچ نکال کر اس نے

ہاتھ میں دے دی۔ جولیا نیچے اترنے لگی اور پھر نیچے پہنچ کر اس نے ٹارچ جلا لی جس سے وہاں خاصی تیز روشنی ہو گئی۔ عمران بھی سیڑھیاں نیچے اترا اور پھر رک کر اس نے ڈھکن کو دونوں ہاتھوں سے گھسیٹ کر ایڈجسٹ کر دیا لیکن پوری طرح بند نہ کیا تاکہ تازہ ہوا اندر آتی رہے۔ گٹر خاصا بڑا تھا اور گندہ پانی اس کے درمیانی حصے میں بہہ رہا تھا اور اس وقت تو پانی کی مقدار عام حالات سے بھی خاصی کم تھی۔ جولیا اور عمران دونوں سانس روکے ہوئے تھے کیونکہ انتہائی تیز بو بہرحال وہاں موجود تھی۔ وہ چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور دہانہ آ گیا۔ یہاں بھی لوہے کی سیڑھیاں موجود تھیں۔ فاصلے کی وجہ سے عمران کو اندازہ ہو گیا تھا کہ گٹر کا یہ دہانہ اولڈ فیلڈ بلڈنگ کے اندر کہیں عقبی حصے میں ہو گا اس لئے اس نے جولیا کو رکنے کا اشارہ کیا اور پھر جیب سے الیون زیرو ایکس نکال کر اس نے اس کا بٹن پریس کیا تو اس پر سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ عمران نے اسے واپس جیب میں رکھ لیا اور پھر سیڑھیاں چڑھ کر وہ اوپر پہنچا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر دہانے پر جمے ہوئے ڈھکن کو اٹھا کر آہستہ سے ایک طرف رکھ دیا اور پھر اپنے عقب میں موجود جولیا کو اوپر آنے کا اشارہ کر کے وہ اوپر چڑھتا چلا گیا۔

چند لمحوں بعد وہ باہر آ چکا تھا۔ یہ عقبی باغ کی سائیڈ تھی جس کے ساتھ ہی ایک کمرہ بنا ہوا تھا جس کا دروازہ بند تھا اور اندر لائٹ

بھی نہ جل رہی تھی جبکہ عقبی باغ کی سائیڈ پر دو بڑی ٹیوبیں جل رہی تھیں جن کی وجہ سے وہاں خاصی روشنی تھی۔ جولیا کے باہر آتے ہی عمران نے ڈھکن کو دوبارہ ایڈجسٹ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے جیب سے الیون زیرو ایکس آلہ نکال کر اسے دیکھا تو اس کا سرخ بلب اب سبز ہو چکا تھا اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگ گئی کیونکہ اس کا صاف مطلب تھا کہ یہاں اندر سائنسی آلات موجود ہیں جن کو اس آلے سے نکلنے والی انتہائی طاقتور ریز نے زیرو کر دیا ہے ورنہ شاید اب تک یہاں کچھ نہ کچھ ردعمل سامنے آ چکا ہوتا کیونکہ بہرحال یہ ایک طاقتور یہودی تنظیم جیوش پاور کا ہیڈکوارٹر تھا۔

''ہمیں عقبی طرف سے اوپر جانا ہوگا۔ فرنٹ کی طرف یقیناً مسلح افراد موجود ہوں گے''...... عمران نے سرگوشیانہ انداز میں ساتھ کھڑی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا جو تیز نظروں سے اردگرد کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔

''ٹھیک ہے۔ پائپ موجود ہیں۔ ہم ان کے ذریعے آسانی سے اوپر پہنچ جائیں گے''...... جولیا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دونوں بڑے محتاط انداز میں چلتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ یہاں بڑی بڑی کھڑکیاں تھیں لیکن ان کے باہر فولادی جالیاں نصب تھیں۔

''تم پہلے اوپر جاؤ۔ میں نیچے سے تمہارا خیال رکھوں گا''۔ عمران

نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھی اور پھر اس نے پائپ کو پکڑا اور دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے اس کا جسم اوپر کو اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں پیر پائپ پر جم گئے۔ چند لمحوں بعد وہ کسی بندریا کی طرح تیزی سے پائپ پر چڑھتی ہوئی اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ جولیا کے لئے یہ کوئی مسئلہ نہ تھا کیونکہ ایسے کاموں کی انہیں خصوصی مشقیں کرائی جاتی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ چھت پر پہنچ گئی تو اس نے جھک کر عمران کو اوپر آنے کا اشارہ کیا اور عمران اس سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے پائپ پر چڑھ گیا۔ وسیع و عریض چھت پر پہنچ کر وہ دونوں بڑی احتیاط سے چلتے ہوئے سیڑھیوں کے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے لیکن جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچے اچانک عمران کی جیب سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران نے جولیا کو اشارے سے روک لیا اور جیب سے آلہ نکال کر دیکھا تو اس پر سبز رنگ کے مسلسل جلتے ہوئے بلب کے ساتھ زرد رنگ کا بلب بار بار جھماکے سے جل بجھ رہا تھا۔ عمران نے آلے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا تو سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی زرد رنگ کا بلب بھی بجھ گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آلے کو واپس جیب میں رکھ لیا۔

''کیا ہوا تھا''...... جولیا نے آہستہ سے پوچھا۔

''یہاں سے آگے بڑی طاقت کے آلات موجود ہیں اور میں نے اسی خدشے کے پیش نظر سب سے طاقتور آلہ خریدا تھا''۔ عمران

نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔ دروازہ بند تھا لیکن ہلکا سا دباؤ ڈالنے سے وہ کھلتا چلا گیا اور عمران نے گردن آگے کر کے دوسری طرف جھانکا تو سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں جو آگے جا کر مڑ گئی تھیں۔ سیڑھیوں میں ایک کم طاقت کا بلب جل رہا تھا۔

''آؤ''...... عمران نے کہا اور سیڑھیاں اترنے لگا۔ اس کے پیچھے جولیا بھی سیڑھیاں اترنے لگی لیکن دونوں کا انداز بے حد محتاط تھا۔ آہستہ آہستہ وہ نیچے اترتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوسری منزل پر پہنچ گئے یہاں کے تمام دروازے بند تھے۔ عمران نے انہیں دبا کر دیکھا تو سب ہی لاکڈ تھے۔ پھر وہ ایک راہداری میں پہنچ گئے جہاں بڑے بڑے روشن دان تھے اور ان میں سے ایک روشن دان سے روشنی نکلتی نظر آ رہی تھی جبکہ باقی اندھیرے میں ڈوبے ہوئے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس روشن دان کے شیشے سے آنکھیں لگائیں تو نیچے ایک بڑی خواب گاہ نظر آنے لگ گئی تھی جس میں ایک ادھیڑ عمر آدمی ٹیڑھے میڑھے انداز میں سویا ہوا تھا اور ساتھ ہی چھوٹی تپائی پر شراب کی ایک بوتل اور ایک گلاس بھی پڑا دکھائی دے رہا تھا۔ صاف معلوم ہو رہا تھا کہ یہ آدمی شراب پی کر اب نشے میں دھت ہو کر غفلت کی نیند سو رہا ہے لیکن چونکہ اس کا منہ نیچے کی طرف تھا اس لئے عمران اس کا چہرہ نہ دیکھ سکا۔ ویسے اس نے وکٹر سے کرنل شیفرڈ کا حلیہ معلوم کر لیا تھا اور یہ آدمی قرائن سے تو کرنل شیفرڈ ہی لگ رہا تھا لیکن چہرہ دیکھے بغیر

عمران کنفرم نہ تھا۔

''کیا نظر آ رہا ہے''...... اس کے پیچھے کھڑی جولیا نے آہستہ سے کہا تو عمران نے اسے مختصر طور پر بتا دیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے روشن دان کے شیشے کو دبایا کہ وہ کھل سکے لیکن وہ اپنی جگہ پر سختی سے جما ہوا تھا۔ اندر سے شاید چٹخنی لگی ہوئی تھی۔ روشن دان میں معمولی سی جھری بھی نہ تھی۔ عمران نے ایک خیال کے تحت شیشے پر انگلی پھیری تو اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''کیا ہوا''...... جولیا نے شاید اس کے طویل سانس لینے کی آواز سن کر پوچھا۔

''شیشہ بلٹ پروف ہے۔ ہمیں بہرحال نیچے جانا ہو گا''۔ عمران نے سیدھا کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔ وہ دوبارہ سیڑھیوں پر پہنچ گئے اور پھر عمران ابھی دو سیڑھیاں ہی اترا تھا کہ اس کی جیب سے ہلکی سی ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جیب سے آلہ نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا تو آواز نکلنا بند ہو گئی۔ اب عمران نے اسے غور سے دیکھا اور اس کے چہرے پر حقیقی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا ہوا ہے''...... جولیا نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

''نیچے والی منزل میں اس آلے سے بھی زیادہ طاقتور ریز موجود

ہیں اور جیسے ہی ہم نے اگلی سیڑھی پر قدم رکھا یا تو پوری کوٹھی میں الارم بج اٹھیں گے یا ہم پر کوئی انتہائی طاقتور ریز فائر ہو جائیں گی''...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارے پاس گیس پسٹل ہوگا۔ تم نیچے گیس فائر کر دو۔ سب بے ہوش ہو جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''وہ تو بے ہوش ہو جائیں گے لیکن ہم پر جو ریز فائر ہوں گی ان کا کیا ہوگا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہم سائیڈوں سے ہو کر نیچے جائیں گے۔ عام حالات میں لوگ سیڑھیوں کے درمیان قدم رکھتے ہوئے اترتے یا چڑھتے ہیں اس لئے ریز کا ٹارگٹ بھی سیڑھیوں کا سنٹر ہوگا''...... جولیا نے کہا تو عمران کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''گڈ شو جولیا۔ تمہاری ذہانت کا جواب نہیں''...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے گیس پسٹل نکالا اور اس کا رخ نیچے سیڑھیوں کے اختتام کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ ٹرچ ٹرچ کی آواز خاموشی میں گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی ٹک ٹک کی آوازیں نیچے سے سنائی دیں۔ یہ ان بے ہوش کر دینے والے گیس کے کیپسولوں کے فرش سے ٹکرا کر پھٹنے کی آوازیں تھیں۔ عمران نے سانس روک لیا تھا اور ظاہر ہے جولیا کو کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس نے بھی سانس روک لیا تھا۔

''یہ سب کیا ہے ٹونی''...... اچانک نیچے سے ایک چیختی ہوئی

آواز سنائی دی۔

''بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول یہاں فائر کئے گئے ہیں''...... ایک اور آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ اوہ۔ کچھ لوگ سیڑھیوں پر ہیں۔ آؤ''...... پہلی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سیڑھیوں کی طرف آتی سنائی دیں۔ یہ دو آدمیوں کے دوڑنے کی آوازیں تھیں۔ عمران سمجھ گیا کہ یہاں بے ہوش کر دینے والی گیس کو بے کار کرنے کی بھی کوئی نہ کوئی ڈیوائس نصب ہے اس لئے گیس کے چار کیپسولوں نے بھی کوئی اثر نہیں کیا۔ عمران نے گیس پسٹل جیب میں ڈالا اور مشین پسٹل نکال کر اس نے جولیا کا ہاتھ پکڑا اور تیزی سے واپس اوپر کو چڑھتے ہوئے وہ اس راہداری کے اندر مڑ گئے اور پھر دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔

''سیڑھیوں پر تو کوئی نہیں ہے۔ ویسے بھی کوئی ہوتا تو الارم بج اٹھتا''...... ایک آواز سیڑھیوں کی ابتداء سے سنائی دی۔

''تو یہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول کہاں سے آئے ہیں۔ یہ برآمدے کے اندر پھٹے ہیں اس لئے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ باہر سے فائر کئے گئے ہیں''...... دوسری آواز سنائی دی۔

''چلو۔ اوپر چھت پر چل کر دیکھتے ہیں''...... پہلی آواز نے کہا اور پھر وہ دونوں تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آنے لگے۔

''ان کا بغیر ہتھیار کے خاتمہ کرنا ہوگا''...... عمران نے آہستہ

سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اکٹھے ہی سیڑھیاں پھلانگتے ہوئے اوپر آ رہے تھے۔ پھر جیسے ہی وہ راہداری کے قریب پہنچے عمران بجلی کی سی تیزی سے سامنے آیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور وہ دونوں سینوں پر زوردار ضربیں کھا کر چیختے ہوئے الٹ کر سر کے بل نیچے سیڑھیوں پر گرے اور الٹ پلٹ ہوتے ہوئے سیڑھیوں کے آخر سٹیپس پر گر کر پھڑکنے لگے۔ عمران تیزی سے سائیڈ دیوار سے لگ کر نیچے اترنے لگا۔ جولیا اس کی پیروی کر رہی تھی۔ ابھی انہوں نے دو سٹیپ ہی طے کئے تھے کہ اوپر چھت سے چیخ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کی روشنی کی لہریں ٹھیک سیڑھیوں کے درمیان میں ایک لمحے کے لئے چمکیں اور پھر غائب ہو گئیں۔ عمران اور جولیا اس دوران نیچے پہنچ چکے تھے۔ وہ ان ریز سے واقعی بال بال بچے تھے۔ اگر جولیا اپنی ذہانت سے سائیڈ سے ہو کر نیچے اترنے کی بات نہ کرتی تو ان کا ہلاک ہو جانا یا کم از کم بے ہوش ہو جانا لازمی تھا۔ نیچے گرنے والے دونوں افراد اب ساکت ہو چکے تھے۔ عمران نے نیچے پہنچ کر پہلے انہیں چیک کیا۔ ان دونوں کے نیچے گرنے سے اس خاموشی میں خاصی آوازیں پیدا ہوئی تھیں لیکن ابھی تک کہیں سے اس کا کوئی ردعمل سنائی نہ دیا تھا۔ ان دونوں میں سے ایک کی گردن ٹوٹ چکی تھی اور وہ ہلاک ہو چکا تھا جبکہ دوسرا زخمی ہونے کے باوجود زندہ تھا اور بے

ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے جھک کر ایک ہاتھ اس بے ہوش آدمی کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی کھڑی ہتھیلی کو پوری قوت سے مخصوص انداز میں اس کی گردن پر مارا تو بے ہوش آدمی کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز بھی خاموشی کی وجہ سے سنائی دی تھی۔

''مجبوری تھی۔ یہ ہمارے لئے خطرناک ہو سکتا تھا''...... عمران نے سیدھا ہوتے ہوئے مڑ کر جولیا سے کہا۔

''ہاں۔ یہ ضروری تھا لیکن میرا خیال ہے کہ ان کے پاس کوئی خصوصی آلات ہیں اس لئے ان پر یہاں کے آلات اثر نہیں کر رہے ورنہ یہ بھی سیڑھیوں کے درمیان سے چڑھ کر اوپر آئے تھے''...... جولیا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی''...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر ان پر جھک گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک آدمی کی جیب سے ایک چھوٹا سا گول آلہ برآمد کر چکا تھا جس کے درمیان ہلکی ہلکی نیلے رنگ کی لہریں سی دوڑتی نظر آ رہی تھیں۔

''اوہ۔ یہ سنسر ہے۔ یہ ہر قسم کے طاقتور آلات کو آپریٹ ہونے سے روکتا ہے''...... عمران نے سنسر جولیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ آلہ لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگی۔ عمران دوبارہ جھکا اور اس نے اس بار دوسرے آدمی کے لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ کچھ دیر بعد

وہ دوسرا آلہ بھی برآمد کر لینے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ عمران سیدھا ہوا اور اس نے دوسرے آلے کو اپنی جیب میں رکھ لیا۔ جولیا بھی اس دوران آلے کو اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈال چکی تھی اور پھر وہ دونوں ہی قدرے اطمینان سے سیڑھیاں اترتے ہوئے برآمدے میں آ گئے۔ یہ ایک طویل اور چوکور برآمدہ تھا جس میں چار کرسیاں موجود تھیں۔ ان میں سے دو کرسیوں کی سائیڈوں پر مشین گنیں رکھی ہوئی تھیں۔ سامنے وسیع و عریض صحن اور سائیڈ پر ایک بڑا پورچ تھا جس میں جدید ماڈل کی ایک گاڑی موجود تھی۔ وسیع و عریض پھاٹک کے ساتھ ہی ایک بڑا کمرہ نظر آ رہا تھا۔ عمران نے ایک نظر ادھر ادھر ڈالی اور پھر جولیا کو وہیں رکنے کا کہہ کر وہ برآمدے کی سیڑھیاں اترتا ہوا پھاٹک کی سائیڈ میں موجود کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کا خیال تھا کہ یہ گارڈ روم ہو گا اور اندر یقیناً گارڈ موجود ہوں گے لیکن رات کا آخری پہر ہونے کی وجہ سے وہ بے ہوشی کی نیند سو رہے ہوں گے اور پھر اس کا خیال درست ثابت ہوا۔ اس بڑے کمرے میں کرسی پر یونیفارم پہنے ہوئے ایک گارڈ موجود تھا۔ اس کی مشین گن سامنے میز پر رکھی ہوئی تھی اور وہ میز پر سر ٹکائے گہری نیند سو رہا تھا۔ عمران کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا۔ اس نے قریب جا کر اس آدمی کے سر پر پسٹل کی نال لگائی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ بیدار ہوتا عمران نے ٹریگر دبا دیا اور اس آدمی کی کھوپڑی نجانے کتنے حصوں میں تقسیم ہو کر دوسری طرف

فرش پر جا گری جبکہ اس کا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر کرسی پر ہی لڑھک گیا۔ عمران واپس مڑا اور چند لمحوں بعد وہ دوبارہ برآمدے میں جولیا کے پاس پہنچ گیا۔

''یہ عمارت خاصی بڑی ہے اس لئے یہاں تفصیلی تلاشی لینا پڑے گی۔ تم اس کمرے کو تلاش کرو جس کا روشن دان اوپر راہداری میں تھا۔ اس کمرے میں جو آدمی بے ہوشی کے عالم میں اوندھا پڑا ہوا ہے میرا خیال ہے کہ وہی کرنل شیفرڈ ہے۔ تم نے اس کا خیال رکھنا ہے''...... عمران نے کہا اور جولیا کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا جبکہ جولیا اس کی مخالف سمت میں بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب عمران واپس اسی جگہ پہنچا جہاں اس کی جولیا سے بات ہوئی تھی تو جولیا وہیں موجود تھی۔

''ارے۔ میں نے کہا تھا کہ اس سوئے ہوئے آدمی کا خیال رکھنا اور تم یہاں موجود ہو''...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی ہدایت پر عمل نہ ہونے سے تکلیف ہوئی ہو۔

''میں نے اسے چیک کیا تھا۔ وہ کسی بھی وقت ہوش میں آ سکتا تھا اس لئے میں نے اس کے سر پر مشین پسٹل کے دستے کی دو بھرپور ضربیں لگا دیں اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ اب اسے تین چار گھنٹوں سے پہلے ازخود ہوش نہیں آ سکتا''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں احتیاطاً وہیں ٹھہرنا چاہئے تھا''...... عمران نے پہلے کی

طرح قدرے ناراض لہجے میں کہا۔

''سوری۔ میں کسی مرد کے بیڈ روم میں نہیں ٹھہر سکتی چاہے وہ بے ہوش ہی کیوں نہ ہو اس لئے میں اسے بے ہوش کر کے باہر آ گئی ہوں''۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''آئی ایم سوری جولیا۔ تم واقعی اب خالصتاً مشرقی خاتون بن چکی ہو اور شاید اسی لئے سید چراغ شاہ صاحب اور اماں بی کے رویے بھی تمہارے بارے میں بدل گئے ہیں۔ بہرحال آؤ۔ اب اسے اٹھا کر مغربی طرف موجود ٹارچنگ روم میں لے جاتے ہیں۔ وہاں راڈز والی کرسیاں موجود ہیں''۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھ گئی تاکہ اس کمرے تک عمران کی رہنمائی کر سکے جہاں وہ بے ہوش آدمی موجود تھا۔

''یہاں کوئی اور بھی موجود ہے یا نہیں''۔۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

''یہاں دو عورتیں اور چار مرد تھے۔ ان سب کا میں نے خاتمہ کر دیا ہے۔ ایک کمرے میں مشینری تھی جو مکمل طور پر خودکار تھی۔ اس کے باوجود وہاں کرسیوں پر ایک آدمی سویا ہوا تھا۔ اس کا بھی خاتمہ کر دیا ہے''۔۔۔۔ عمران نے ایسے جواب دیا جیسے باس کو باقاعدہ رپورٹ دی جاتی ہے۔

''اس مشینری کو بھی تباہ کر دینا تھا''۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ اس طرح باہر سے کوئی اندر آ سکتا ہے اور ہم کرنل

شیفرڈ سے اطمینان سے پوچھ گچھ نہ کر سکیں گے''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

''پھر تو یہاں فون کو بھی آف کرنا ہوگا''۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''وہ میں ٹارچنگ روم میں منتقل کر دوں گا''۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جیوش پاور کے کونیا آئی لینڈ ہیڈکوارٹر کا سیکورٹی چیف کرنل سمتھ اپنے بیڈ روم میں سو رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی لیکن کرنل سمتھ گہری نیند سو رہا تھا لیکن گھنٹی کی آواز تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی تو چند لمحوں بعد وہ کسمسایا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں تک بیٹھنے کے بعد اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''کون ہے۔ کیا مسئلہ ہے''...... کرنل سمتھ نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں دیوار پر لگے ہوئے کلاک پر جمی ہوئی تھیں جس پر رات کے پچھلے پہر کا وقت صاف دکھائی دے رہا تھا۔

''ڈاکٹر ہارڈ کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اس وقت۔ اچھا کراؤ بات''...... کرنل سمتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈاکٹر ہارڈ بول رہا ہوں کرنل سمتھ۔ ایک دوا کے استعمال سے اچانک مادام ہوچانگ کا ذہن اس قابل ہو گیا ہے کہ اس کی مائینڈ ریڈنگ فوری طور پر کی جا سکے لیکن اس کے اثرات بے حد محدود ہیں اس لئے جس قدر جلد یہ کام مکمل ہو جائے اچھا ہے اس لئے میں نے اس وقت آپ کو تکلیف دی ہے۔ آپ فوراً آ جائیں''۔ ڈاکٹر ہارڈ نے کہا۔

''اوہ۔ ویری گڈ۔ یہ تو بہت اچھا ہوا ہے۔ ویری گڈ۔ میں آ رہا ہوں''...... کرنل سمتھ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھا اور واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ اسے واقعی یہ خبر سن کر بے حد مسرت ہو رہی تھی کیونکہ اسے ہر وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے یہاں حملے کا خطرہ لاحق رہتا تھا۔ گو اسے معلوم تھا کہ کونیا آئی لینڈ پر ہیڈکوارٹر کا سوائے کرنل شیفرڈ کے اور کسی کو علم نہیں ہے لیکن اس کے باوجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کی شہرت اس کے کانوں تک پہنچی ہوئی تھی کہ یہ سروس ناممکن کو ممکن بنا لیتی ہے اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ان لوگوں کے حملے سے پہلے وہ مائیکرو ٹیپ حاصل کر لے اور اسے حاصل نہ کرنے کا اصل مسئلہ مادام ہوچانگ کی یہ پراسرار بیماری تھی جس کی وجہ سے اس کی مائینڈ ریڈنگ ممکن نہ ہو رہی تھی۔ اب اچانک یہ خبر سن کر کہ کسی دوا کے غیر معمولی

اثرات کی وجہ سے اس شوگرانی سفارت کار عورت کی مائینڈ ریڈنگ ہوسکتی ہے تو یہ واقعی اچھی اور مفید خبر تھی۔ تھوڑی دیر بعد تیار ہو کر کرنل سمتھ ہیڈکوارٹر میں بنے ہوئے ہسپتال کی عمارت تک پہنچ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈاکٹر ہارڈ کے آفس میں داخل ہوا تو ڈاکٹر ہارڈ نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔

''یہ کیسے ممکن ہو گیا ڈاکٹر۔ آپ تو کہہ رہے تھے کہ شاید ایک ماہ مزید لگ جائے گا''..... کرنل سمتھ نے ڈاکٹر ہارڈ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ خوش قسمتی سے ایک دوا جو ابھی حال ہی میں ایکریمیا میں ایجاد ہوئی ہے اس کے استعمال سے معاملات فوری طور پر ہمارے حق میں ہو گئے اس لئے میں نے آپ کو بلایا ہے کہ آپ ان معاملات کے ماہر ہیں۔ آپ اس عورت سے تمام باتیں معلوم کر سکتے ہیں کیونکہ اس کے بعد اس عورت کے بچنے یا ہلاک ہونے کے ففٹی ففٹی چانس ہیں''..... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا تو کرنل سمتھ بے اختیار چونک پڑا۔

''وہ کیوں۔ کیا وہ پوری طرح صحت یاب نہیں ہوئی''..... کرنل سمتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس دوا کے اثرات کا آخری نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ اس کا ابھی تک تجربہ نہیں ہو سکا۔ ویسے اس دوا کے اثرات بھی کم وقت کے لئے ہوتے ہیں''..... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ

مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر ہارڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''..... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا۔

''ڈاکٹر آرتھر بول رہا ہوں سر۔ مادام ہوچانگ مائینڈ ریڈنگ کے لئے تیار ہیں''..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم آ رہے ہیں''..... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''آیئے کرنل۔ معاملات تیار ہیں''..... ڈاکٹر ہارڈ نے اٹھتے ہوئے کہا تو کرنل سمتھ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے جہاں ایک آرام کرسی پر ایک ادھیڑ عمر عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا سر کرسی کی پشت پر ٹکا ہوا تھا اور اس کے سر پر گردن تک شیشے کا بنا ہوا نیلے رنگ کا ہیلمٹ چڑھا ہوا تھا۔ سائیڈ پر ایک مشین تھی جس میں سے تار نکل کر اس ہیلمٹ میں جا رہی تھی۔ سامنے دو کرسیاں موجود تھیں جن کے ساتھ چار افراد سفید اوور آل پہنے کھڑے تھے۔

''بیٹھیں کرنل''..... ڈاکٹر ہارڈ نے کرنل سمتھ سے کہا اور خود بھی وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''مادام ہوچانگ کا ذہن جواب دینے کے لئے تیار کرو اور مائیک کرنل صاحب کو دے دو''..... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا۔

''تیار ہے سر۔ کرنل صاحب سوال کر سکتے ہیں لیکن گزارش ہے

کہ کرنل صاحب لہجہ سخت نہ رکھیں بلکہ انتہائی نرم رکھیں تاکہ لاشعور میں کوئی ردعمل پیدا نہ ہو سکے''۔۔۔ ایک آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کے ساتھ اٹیچ ایک مائیک اتار کر کرنل سمتھ کو دے دیا جس کے ساتھ لچھے دار تار منسلک تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی مشین پر سبز رنگ کا ایک بلب جل اٹھا۔

''تمہارا نام کیا ہے''۔۔۔ کرنل سمتھ نے بڑے نرم لہجے میں پوچھا۔

''ہوچانگ''۔۔۔ مشین پر موجود سکرین پر الفاظ ابھر آئے۔

''ضرب مسلم کا مائیکرو ٹیپ تمہیں ملا تھا''۔۔۔ کرنل سمتھ نے پوچھا۔

''ہاں''۔۔۔ سکرین پر جواب ابھرا۔

''اسے تم نے کہاں رکھا ہے''۔۔۔ کرنل سمتھ نے بے حد نرم لہجے میں پوچھا۔

''میں نے اسے اپنی نئی کار کی عقبی سیٹ کا کور اٹھا کر نیچے رکھ دیا تھا''۔۔۔ سکرین پر چند لمحوں بعد جواب ابھرا۔

''کیوں۔ تم نے کیوں ایسا کیا تھا''۔۔۔ کرنل سمتھ نے کہا۔

''کیونکہ مجھے خدشہ ہو گیا تھا کہ مجھ پر حملہ کیا جا سکتا ہے اور مجھ سے یہ اہم مائیکرو ٹیپ چھین لیا جائے گا''۔۔۔ سکرین پر جواب ابھرا۔

''اس کار کی کیا تفصیل ہے۔ رجسٹریشن نمبر، ماڈل اور کمپنی کون سی ہے''۔۔۔ کرنل سمتھ نے پوچھا تو سکرین پر اس کے جواب میں تفصیلات آ گئیں۔

''یہ کار کس کی ہے''۔۔۔ کرنل سمتھ نے پوچھا لیکن اس بار سکرین صاف رہی۔ اس پر کوئی لفظ نہ ابھرا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ ختم ہو گئی''۔۔۔ ڈاکٹر ہارڈ اور اس کے دوسرے ساتھی یکلخت چیختے ہوئے مادام ہوچانگ کی طرف دوڑے اور پھر چند لمحوں بعد اس بات کی تصدیق ہو گئی کہ مادام ہوچانگ واقعی ہلاک ہو چکی ہے۔

''یہ یکلخت ایسا کیسے ہو گیا''۔۔۔ کرنل سمتھ کو مادام ہوچانگ کے اس انداز میں ہلاک ہونے پر حیرت ہو رہی تھی۔

''یہ اس دوا کا اثر ہے۔ اس سے اچانک دل کی دھڑکن بند ہو جاتی ہے۔ اسی خطرے کے پیش نظر میں نے آپ کو کال کیا تھا''۔۔۔ ڈاکٹر ہارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ نے واقعی عقل مندی کا ثبوت دیا ہے۔ اگر یہ بغیر کچھ بتائے ہلاک ہو جاتی تو یہ مخالف فریق کی کامیابی اور ہماری ناکامی ہوتی۔ اب مجھے کوئی شکایت نہیں کہ آپ نے مجھے رات کے آخری پہر گہری نیند سے جگایا ہے''۔۔۔ کرنل سمتھ نے کہا۔

''شکریہ جناب۔ ہمیں احساس تھا کہ معاملات کسی بھی وقت پلٹ سکتے ہیں اس لئے ہم نے اس دوا کے محدود ری ایکشن سے

فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور ہمیں خوشی ہے کہ ہم کامیاب رہے اور اس عورت سے بنیادی معلومات آپ کو مل گئی ہیں''.... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا تو کرنل سمتھ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی ڈاکٹر ہارڈ بھی کھڑا ہو گیا۔

''اب مجھے اجازت'' کرنل سمتھ نے کہا۔

''اس عورت کی لاش کا کیا کرنا ہے''.... ڈاکٹر ہارڈ نے پوچھا۔

''اس کی تصویریں بنا لو تاکہ پوری دنیا کو بتایا جا سکے کہ یہ ہلاک ہو گئی ہے لیکن اس کی موت کو کسی بڑے ہسپتال کے انتہائی نگہداشت یونٹ میں دکھایا جائے۔ اس کے بارے میں جو سرٹیفکیٹ تیار کیا جائے اس میں اس کی موت کو اس کی خاص بیماری کا نتیجہ بتایا جائے لیکن یہ خیال رہے کہ ہماری تنظیم کا نام کسی صورت سامنے نہ آئے۔ اس کے بعد آپ اسے کسی بھی عام قبرستان میں دفن کرا دیں''.... کرنل سمتھ نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ اسے جزیرہ کونیا میں نہ دکھایا جائے اور نہ ہی اسے یہاں دفن کیا جائے''.... ڈاکٹر ہارڈ نے کہا۔

''ہاں۔ اسے ناراک میں دفن کرایا جائے اور وہیں کے کسی بڑے ہسپتال میں داخل ظاہر کیا جائے۔ آپ یہ سب کر لیں گے یا نہیں''.... کرنل سمتھ نے کہا۔

''یس سر۔ ہم آسانی سے کر لیں گے۔ ناراک کے ایک بڑے ہسپتال کا تعلق بھی ہم سے ہے جبکہ بظاہر وہ سرکاری ہسپتال

ہے''.... ڈاکٹر ہارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ گڈ شو۔ میں چیف کو رپورٹ دیتے ہوئے آپ کی شاندار کارکردگی کی تعریف کروں گا'' کرنل سمتھ نے کہا تو ڈاکٹر ہارڈ کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تھینک یو''.... ڈاکٹر ہارڈ نے جواب دیا تو کرنل سمتھ اس سے مصافحہ کر کے مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ اب جلد از جلد مادام ہوچانگ کے نئے انکشاف کو چیف کرنل شیفرڈ تک پہنچانا چاہتا تھا تاکہ وہ مائیکرو ٹیپ جلد از جلد برآمد کی جا سکے۔ گو اسے معلوم تھا کہ ابھی صبح پوری طرح طلوع نہیں ہوئی اور کرنل شیفرڈ گہری نیند سو رہا ہو گا لیکن یہ انکشاف ایسا تھا کہ وہ اسے جلد از جلد ان تک پہنچانا چاہتا تھا اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ فوری طور پر یہ بات ان تک پہنچائے گا۔

جیوش پاور کے تنظیمی ہیڈکوارٹر کا ٹارچنگ روم خاصا وسیع تھا اور وہاں قدیم دور سے لے کر جدید دور تک کا ہر قسم کا ٹارچنگ کا سامان موجود تھا۔ سامنے دیوار کے ساتھ راڈز والی دس کرسیاں موجود تھیں اور عمران نے تھوڑی سی چیکنگ کے بعد یہ معلوم کر لیا تھا کہ ان کرسیوں کے راڈز ڈبل ہیں۔ آدھے راڈز ریموٹ کنٹرولڈ تھے جبکہ بقیہ آدھے دیوار پر موجود سوئچ بورڈ پر لگے ہوئے دس بٹنوں سے آپریٹ کئے جاتے تھے۔ یہ ڈبل سسٹم واقعی بہترین تھا کہ اگر کسی طرح ریموٹ کنٹرول حاصل کر لیا جائے تب بھی آدمی راڈز سے مکمل طور پر نجات حاصل نہ کر سکے اور اگر ان سرخ رنگ کے بٹنوں کو آپریٹ کر دیا جائے تب بھی ریموٹ کنٹرول کے آپریٹ کئے بغیر ان راڈز سے مکمل رہائی نہ ہو سکتی تھی۔ ریموٹ کنٹرول عمران کو ایک الماری سے مل گیا تھا۔ پھر عمران نے جولیا کی

مدد سے دونوں کو آپریٹ کر کے بے ہوش کرنل شیفرڈ کو درمیان کی ایک کرسی پر بٹھا کر راڈز سے جکڑ دیا۔ اس کے بعد عمران ہیڈکوارٹر میں بنے ہوئے آفس سے فون بھی اٹھا لایا اور اس نے یہاں چیکنگ روم میں موجود کنکشن سے اسے جوڑ کر ڈائریکٹ کر لیا تھا کیونکہ اس نے پرسنل سیکرٹری کی آواز نہ سنی تھی اس لئے اس نے اس لنک کو درمیان سے غائب کر دیا تھا۔ اب اس فون پر آنے والی کال کو وہ براہ راست سن سکتا تھا۔ کرنل شیفرڈ کے سامنے دو کرسیاں موجود تھیں جن پر عمران اور جولیا دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔

''ابھی تک تمام آلات کام کر رہے ہیں اور ہم بھی اس لئے محفوظ نظر آ رہے ہیں کہ گارڈز کی جیبوں سے نکلے ہوئے آلات ہمارے پاس موجود ہیں ورنہ شاید اب تک ہم سو بار ہلاک یا بے ہوش چکے ہوتے اور اس آلے کے بغیر نیچے والی منزل میں کوئی ایک قدم بھی نہیں بڑھ سکتا تھا اور یہ سب تمہاری ذہانت کی وجہ سے ہوا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔ عمران کے اس انداز میں تعریف کرنے پر اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا۔

''اب اسے ہوش میں لے آئیں تاکہ بات کو آگے بڑھایا جا سکے''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ایسا نہ ہو کہ یہ بھی کارسوما کا عامل اور بلیو مائینڈ ہو''...... جولیا نے کہا۔

''ہو گا بھی سہی تو اس کی عمر اب اتنی ہے کہ یہ اس پر آسانی

سے عمل پیرا نہیں ہو سکتا'' ۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور آگے بڑھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے کرنل شیفرڈ کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد کرنل شیفرڈ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل شیفرڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں۔ پہلے تو کچھ دیر تک اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر ان میں شعور کی چمک پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن گردن سے لے کر پیروں تک موجود ڈبل راڈز کی وجہ سے وہ پوری طرح کسمسا بھی نہ سکا تھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں موجود ہے۔ پھر اس کی نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران اور جولیا پر جیسے جم سی گئیں اور اس کے چہرے پر مزید حیرت ابھر آئی۔

''تم کون ہو اور یہ میں یہاں اس حالت میں کیسے پہنچ گیا۔ یہ سب کیسے ممکن ہے'' ۔۔۔ کرنل شیفرڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا نام کرنل شیفرڈ ہے اور تم جیوش پاور کے اس تنظیمی ہیڈکوارٹر کے چیف ہو اور ہو سکتا ہے کہ پوری تنظیم کے بھی تم ہی چیف ہو۔ کیا میں درست کہہ رہا ہوں'' ۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''تم کون ہو اور یہاں کیسے زندہ سلامت موجود ہو'' ۔۔۔ کرنل شیفرڈ نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور یہ میری ساتھی ہے مارگریٹ۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ ہم اور تم یہاں اس حالت میں کیسے موجود ہیں تاکہ تم پر چھائی ہوئی حیرت ختم ہو سکے اور ہم آگے کی بات کر سکیں'' ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر گٹڑ کے ذریعے عمارت میں داخل ہو کر چھت کے ذریعے نیچے آنے، پھر گارڈز کی جیبوں سے آلات نکال کر اپنی جیبوں میں ڈالنے سے لے کر یہاں تک آنے کے حالات بتا دیئے۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ سب کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ آخر کیسے ممکن ہو سکتا ہے'' ۔۔۔ کرنل شیفرڈ کی حیرت ختم یا کم ہو جانے کی بجائے عمران کی باتیں سن کر مزید بڑھ گئی۔

''کرنل شیفرڈ۔ تم بے حد تجربہ کار ایجنٹ رہے ہو گے اور ایجنٹی کے دوران یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ کبھی کی رات بڑی اور کبھی کا دن بڑا'' ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل شیفرڈ نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

''ہاں۔ اب تم نارمل ہو گئے ہو۔ اب بولو کہ شوگرانی سفارت کار مادام ہوچانگ کو کہاں رکھا گیا ہے یا دوسرے لفظوں میں تمہارا اصل یا عملی ہیڈکوارٹر کہاں ہے'' ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کون مادام ہوچانگ اور کیسا ہیڈکوارٹر۔ یہ تم سب کیا کہہ رہے ہو۔ میں جیوش پاور کا چیف ہوں اور یہی ہیڈکوارٹر ہے لیکن مجھے تو کسی شوگرانی مادام ہوچانگ کا علم نہیں ہے''...... کرنل شیفرڈ نے عمران سے بھی زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''تمہارے سپر ایجنٹ وکٹر اور کیتھی دونوں کارسوما کے عامل تھے اور بلیو مائنڈ بھی تھے لیکن اس کے باوجود میں نے ان سے تمام معلومات حاصل کر لی تھیں۔ ہوسکتا ہے کہ تم بھی کارسوما کے عامل ہو یا بلیو مائنڈ ہو لیکن تمہاری عمر اب اتنی ہے کہ یہ دونوں صورتیں تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں اور میں کسی تنظیم کے چیف پر تشدد نہیں کرنا چاہتا اس لئے بہتر ہے کہ جو پوچھ رہا ہوں وہ بتا دو''۔ عمران نے اس بار خاصے سرد لہجے میں کہا۔

''تم جو چاہے کر لو۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا''...... کرنل شیفرڈ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں نے حجت پوری کر دی ہے۔ اب جو ہو گا وہ تمہاری ضد کی وجہ سے ہو گا''...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے تیز دھار خنجر نکالا اور آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ یکلخت پاس ہی خالی کرسی پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران اور جولیا دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

''اس کا منہ بند کر دو جولیا''...... عمران نے خنجر واپس جیب میں

رکھتے ہوئے کہا تو جولیا تیزی سے اٹھ کر آگے بڑھی اور پھر کرنل شیفرڈ کی کرسی کے عقب میں کھڑی ہو کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ بند کر دیا اور اس کی ناک کھلی چھوڑ دی تاکہ وہ دم گھٹنے سے مر ہی نہ جائے۔ اس دوران مسلسل گھنٹی بجتی رہی تھی۔ عمران نے واپس مڑ کر کرسی پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... عمران نے کرنل شیفرڈ کی آواز اور لہجے میں کہا لیکن اس نے دانستہ لمبی بات نہ کی تھی۔

''کرنل سمتھ بول رہا ہوں چیف۔ کونیا آئی لینڈ ہیڈکوارٹر سے۔ انتہائی اہم معلومات دینی تھیں اس لئے اس بے وقت مجھے آپ کو کال کرنا پڑی ہے''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ معذرت خواہانہ تھا۔

''کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے''...... عمران نے کرنل شیفرڈ کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ شوگرانی سفارت کار مادام ہوچانگ کونیا آئی لینڈ کے ہیڈکوارٹر میں تھی۔ اس کا علاج ہو رہا تھا تاکہ اس کا ذہن پڑھا جا سکے۔ مجھے اچانک رات کے پچھلے پہر ڈاکٹر ہارڈ کا جو یہاں کے خصوصی ہسپتال کا انچارج ہے، کا فون آیا۔ اس نے مجھے گہری نیند سے جگا کر کہا کہ ایک نئی ایکریمین میڈیسن کے استعمال سے اچانک مادام ہوچانگ کا ذہن کچھ وقت کے لئے اس قابل ہو گیا ہے کہ مشین کے ذریعے اس کا مائنڈ پڑھا

جا سکے۔ چنانچہ میں فوراً وہاں گیا اور میں نے مادام ہوچانگ سے سوالات کئے'' ..... کرنل سمتھ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مادام ہوچانگ سے ہونے والے سوالات اور اس کی طرف سے مشین کی سکرین پر ابھرنے والے جو جواب دیئے گئے تھے اس کی تفصیل دوہرا دی۔

''چیف۔ مادام ہوچانگ جواب دیتے ہوئے اچانک ہلاک ہو گئی اور میں نے ڈاکٹر ہارڈ کو ہدایت کر دی ہے کہ مادام ہوچانگ کی لاش کو ناراک پہنچا کر وہاں کے کسی بڑے ہسپتال کا سرٹیفکیٹ جاری کرا دے کہ اس کی موت اس ہسپتال میں ہوئی ہے تاکہ کو نیا آئی لینڈ کا نام ہی سامنے نہ آئے'' ..... کرنل سمتھ نے کہا۔

''تو اب یونان میں اس کار کو تلاش کرنا ہوگا۔ ٹھیک ہے۔ میں ابھی ہدایات دے دیتا ہوں'' ..... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ لیکن سر۔ اوہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ'' ..... دوسری طرف سے بات کرتے کرتے اچانک چونک کر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''آؤ۔ ہمیں یہاں سے فوراً نکلنا ہے۔ آؤ'' ..... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو جولیا نے کرنل شیفرڈ کے منہ سے ہاتھ ہٹائے اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل شیفرڈ اپنا سانس برابر کر کے کچھ بولتا عمران نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز

آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں راڈز میں جکڑے ہوئے کرنل شیفرڈ کے سینے پر پڑیں اور اس کا بولنے کے لئے کھلتا ہوا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''آؤ'' ..... عمران نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں بھاگتے ہوئے اس ٹارچنگ روم سے باہر آ گئے۔

''ہوا کیا ہے'' ..... جولیا نے دوڑتے ہوئے پوچھا۔

''ابھی کچھ مت پوچھو'' ..... عمران نے کہا اور پھر وہ صحن میں پہنچ کر سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے اس طرف پہنچ گئے جہاں گٹڑ کا دہانہ تھا اور جہاں سے وہ اندر داخل ہوئے تھے۔ عمران نے گٹڑ کا ڈھکن ہٹایا ہی تھا کہ عمارت کے اندر سے زوردار دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

''جلدی نیچے اترو۔ شاید بلڈنگ ہی تباہ ہونے والی ہے۔ جلدی کرو'' ..... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو جولیا تیزی سے سیڑھیاں اترتی ہوئی نیچے چلی گئی۔ اس کی پیروی عمران نے کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈھکن گھسیٹ کر دہانے پر ایڈجسٹ کر دیا۔

''اوہ۔ اندر کوئی زہریلی گیس فائر کی جا رہی ہے'' ..... عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں دوڑتے ہوئے عمارت کی عقبی طرف موجود اس دہانے کی طرف دوڑتے چلے گئے جہاں سے وہ گٹڑ میں داخل ہوئے تھے اور پھر عمران اور جولیا نے واقعی پھرتی دکھائی اور چند ہی لمحوں بعد وہ عقبی گٹڑ کا دہانہ ہٹا کر باہر صحیح سلامت پہنچ چکے تھے۔

''اب ہمیں یونان جانا ہو گا''۔۔۔۔ جولیا نے اس سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جہاں ان کی کار پارک تھی۔

''ہاں اور فوری طور پر کیونکہ اس کرنل سمتھ کو کسی طرح پتہ چل گیا ہے کہ میں کرنل شیفرڈ نہیں بول رہا۔ اس لئے اب وہ فوری طور پر جیوش پاور کو اس مائیکرو ٹیپ کی تلاش پر مامور کر دے گا''۔ عمران نے جواب دیا۔

''وہاں یونان میں ہمارا کوئی فارن ایجنٹ موجود نہیں ہے۔ اس کو فون کر دو''۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ وہاں آج تک ضرورت ہی نہیں سمجھی گئی۔ بہرحال ضرب مسلم کے ابوعبداللہ کو فون کر دوں گا۔ وہ وہاں موجود ہیں۔ وہ فوری طور پر معاملات سنبھال لیں گے''۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل سمتھ دوڑتا ہوا مشین روم کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ اس نے نارک میں کرنل شیفرڈ سے رابطہ کیا۔ گو اسے امید نہ تھی کہ اس قدر صبح کے وقت کرنل شیفرڈ کال اٹنڈ کرے گا۔ البتہ اس کا خیال تھا کہ وہ چیف کی پرسنل سیکرٹری کو اطلاع دے دے گا کہ کرنل شیفرڈ جیسے ہی نیند سے بیدار ہو وہ اس کی بات کرا دے لیکن اس کی امید کے خلاف چند بار گھنٹی بجنے کے بعد کرنل شیفرڈ نے براہ راست فون اٹنڈ کر لیا اور کرنل سمتھ نے اسے مادام ہوچانگ کے بارے میں تمام تفصیلات بتا دیں لیکن ابھی بات ختم نہ ہوئی تھی کہ میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی سرخ لائٹ جل اٹھی جس کا مطلب تھا کہ مشین روم کا انچارج ٹونی ایمرجنسی اطلاع دینا چاہتا ہے۔ کرنل سمتھ نے اس ایمرجنسی کی وجہ سے ہی ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا بٹن پریس کر دیا تو انٹرکام کے لاؤڈر سے

مشین روم انچارج ایڈورڈ نے اطلاع دی کہ فون پر کرنل شیفرڈ نہیں بول رہا تو کرنل سمتھ حیران رہ گیا۔ اس نے جلد سے فون کا رسیور رکھا اور اٹھ کر تیزی سے مشین روم کی طرف دوڑ پڑا۔ مشین روم سے دی جانے وال اطلاع اس کے ذہن میں مسلسل دھماکے کر رہی تھی کیونکہ وہ کسی صورت یہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کرنل شیفرڈ کی جگہ کوئی اور بھی اس کی آواز اور لہجے میں بول سکتا ہے اور وہ بھی ہیڈکوارٹر کے اندر سے جہاں کرنل شیفرڈ کی اجازت کے بغیر کوئی مکھی بھی داخل نہیں ہوسکتی اس لئے وہ فون کا رسیور رکھ کر دوڑتا ہوا خود ہی مشین روم کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا کیونکہ دونوں ہیڈکوارٹرز میں سیٹلائٹ کے ذریعے خصوصی لنک رکھا گیا تھا اور وہ مشین روم میں بیٹھ کر ناراک کے پورے ہیڈکوارٹر کو مشینری کے ذریعے چیک کر سکتا تھا۔ مشین روم ہال جتنا بڑا تھا۔ وہاں دیواروں کے ساتھ قدم آدم مشینری نصب تھی جس کے سامنے آپریٹرز موجود تھے۔ ایک طرف شیشے کا بنا ہوا کیبن تھا جس میں کنٹرولنگ مشین تھی۔ اس کیبن میں مشین روم کا انچارج ایڈورڈ بیٹھا تھا۔ کرنل سمتھ شیشے کا دروازہ کھول کر تیزی سے اندر داخل ہوا تو مستطیل شکل کی بڑی سی مشین کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر ایڈورڈ اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

''یہ تم نے کیا اطلاع دی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... کرنل سمتھ نے تیز اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''باس۔ میں اپنے روز مرہ کام میں مصروف تھا۔ آپ کی بات کرنل شیفرڈ سے جاری تھی کہ اچانک میری نظر وائس کمپیوٹر پر پڑیں۔ وہ بتا رہا تھا کہ کال جعلی ہے اس لئے میں نے فوری طور پر آپ کو انٹرکام پر اطلاع دی اور پھر میں نے فوری طور پر ناراک ہیڈکوارٹر کو چیک کرنے کے لئے ناراک ہیڈکوارٹر کو لنک کیا۔ وہاں ایک اجنبی مرد اور ایک عورت موجود تھے جو اس وقت سائیڈ گلی سے ہو کر عقبی طرف کو جا رہے تھے۔ میں نے ان پر گیس اٹیک کرنے کے لئے ناراک ہیڈکوارٹر میں گیس پوائنٹ کو اوپن کر دیا اور چند منٹ کے بعد پورے ناراک ہیڈکوارٹر میں بے ہوش کرنے والی انتہائی طاقتور اور زود اثر گیس پھیل گئی۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ دوبارہ چیکنگ شروع کروں کہ آپ آ گئے''...... ایڈورڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اجنبی مرد اور اجنبی عورت ہیڈکوارٹر میں۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا وہاں مشینری الرٹ نہیں تھی''...... کرنل سمتھ نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''مشینری تو الرٹ ہے باس۔ لیکن اس کے باوجود وہ لوگ موجود تھے۔ بہرحال اب وہ وہاں بے ہوش پڑے ہوں گے۔ اب چیک کرایا جا سکتا ہے کہ یہ کیسے اندر پہنچے اور کیسے ہلاک یا بے ہوش نہیں ہوئے''...... ایڈورڈ نے جواب دیا۔

''کرو چیکنگ شروع۔ سب سے پہلے چیف کو چیک کرو کہ وہ

کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں''...... کرنل سمتھ نے کہا تو ایڈورڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سامنے موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور مشین کی وسیع و عریض سکرین پر جھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ایک منظر ابھر آیا اور اس کے ساتھ ہی کرنل سمتھ اور ایڈورڈ دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ منظر ایک بڑے ہال کا تھا جس میں دیوار کے ساتھ موجود راڈز والی کرسیوں کی قطار تھی اور درمیان میں ایک کرسی پر کرنل شیفرڈ موجود تھا لیکن اس کی گردن لٹکی ہوئی تھی اور اس کا سینہ گولیوں سے چھلنی نظر آ رہا تھا۔ سامنے دو کرسیاں پڑی ہوئی تھیں لیکن ہال میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

''ویری بیڈ۔ کرنل شیفرڈ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ویری بیڈ۔ لیکن یہ سب کس نے کیا ہے۔ ہیڈکوارٹر کے گارڈز اور دوسرا عملہ کہاں ہے''...... کرنل سمتھ نے حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

''میں ان اجنبی افراد کو چیک کرتا ہوں''...... ایڈورڈ نے کہا اور اس نے ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے سکرین پر منظر ابھرتے گئے ویسے ویسے کرنل سمتھ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ وہاں ہر طرف لاشیں بکھری ہوئی نظر آ رہی تھیں لیکن پورے ہیڈکوارٹر میں کہیں بھی کوئی اجنبی مرد یا عورت نظر نہ آئے۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ کہاں سے آئے اور کہاں سے غائب ہو گئے۔ تم ایسا کرو کہ چند گھنٹے پہلے بننے والی فلم مع آواز آن کر دو''...... اس بار کرنل سمتھ نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... ایڈورڈ نے جواب دیا اور ایک بار پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر بعد سکرین پر جھماکے سے ایک منظر ابھر آیا۔

''یہیں سے۔ یہیں سے آگے چلو''...... کرنل سمتھ نے چونک کر کہا کیونکہ بڑے ہال میں راڈز والی کرسی پر کرنل شیفرڈ بیٹھا نظر آ رہا تھا جبکہ سامنے کرسیوں پر ایک مرد اور ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی اور کرنل شیفرڈ کی حالت بتا رہی تھی کہ وہ ہوش میں آ رہا ہے اور پھر جب سامنے بیٹھے ہوئے اس اجنبی آدمی نے بطور علی عمران اپنا تعارف کرایا تو کرنل سمتھ ایک بار پھر اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت جیسے ثبت ہو کر رہ گئی تھی۔ آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں اور ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے۔ پھر یہ حیرت آخری حدوں تک اس وقت پہنچ گئی جب اس نے فون پر اس عمران کو کرنل شیفرڈ کے لہجے اور آواز میں بات کرتے دیکھا جبکہ اس کی ساتھی عورت نے راڈز میں جکڑے ہوئے کرنل شیفرڈ کا منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر رکھا تھا۔

''تم چیک کرو انہیں کہ یہ لوگ کہاں غائب ہوئے ہیں اور کیسے ہوئے ہیں۔ میں آفس جا رہا ہوں۔ میں نے ایک ضروری کال کرنی ہے۔ تم مجھے فون پر بتا دینا''...... کرنل سمتھ نے ایک خیال

کے آتے ہی جھٹکے سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اپنے آفس میں پہنچ گیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے موجود ایک بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ لارڈ ہاؤس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ سپاٹ تھا۔

''کونیا ہیڈکوارٹر سے کرنل سمتھ بول رہا ہوں۔ لارڈ صاحب سے بات کراؤ۔ اٹ از ایمرجنسی''...... کرنل سمتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

''کوڈ بتائیں''...... دوسری طرف سے اس طرح سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

''ڈبل بلیک ڈبل وائٹ''...... کرنل سمتھ نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کافی دیر کے انتظار کے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''لارڈ گراز بول رہا ہوں''...... بولنے والے کے لہجے میں تکبر کا عنصر نمایاں طور پر موجود تھا۔

''کرنل سمتھ بول رہا ہوں لارڈ صاحب۔ کونیا ہیڈکوارٹر سے''۔ کرنل سمتھ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ لارڈ گراز ہی اصل میں جیوش پاور کا سپر چیف تھا لیکن وہ اس حیثیت سے کبھی سامنے نہ آیا

تھا۔ ایکریمین کانگریس کا وہ ممبر تھا اور پوری یہودی دنیا میں اس کے نام کا سکہ چلتا تھا کیونکہ اس نے یہودیوں کی ہمہ قسم ویلفیئرز کے لئے تنظیمیں بنائی ہوئی تھیں جو پوری دنیا میں یہودیوں کی فلاح و بہبود اور حفاظت کے لئے کام کرتی تھیں۔ خود لارڈ گراز کی پوری دنیا کے بڑے بڑے ممالک میں ہوٹلوں کی چین موجود تھی جنہیں گراز ہوٹل کہا جاتا تھا۔

''کیوں کال کی ہے''...... لارڈ نے اسی طرح تکبرانہ لہجے میں کہا تو کرنل سمتھ نے اسے شروع سے آخر تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

''ویری بیڈ نیوز۔ کرنل شیفرڈ ہلاک ہو گیا۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اب جیوش پاور کے اصل ہیڈکوارٹر کے خلاف بھی کام کرے گی۔ تم نے اسے سب کچھ بتا دیا''۔ لارڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ جس مقصد کے لئے یہاں آنا چاہتے تھے وہ مقصد تو ختم ہو گیا اور اب وہ یہاں کیوں آئیں گے۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کی ہے کہ آپ فوری طور پر کرنل شیفرڈ کی جگہ کسی اور کو دے دیں اور سب سے اہم بات یہ کہ یونان میں اپنے ایجنٹوں کو حرکت میں لانے کی مجھے اجازت دے دیں کیونکہ میں حالات سے زیادہ واقف ہوں۔ کرنل شیفرڈ کی جگہ جو لے گا وہ اس معاملے کو اس انداز میں ڈیل نہ کر سکے گا''...... کرنل سمتھ نے کہا۔

''میں تمہاری بات کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔ تمہاری بات درست ہے کہ کرنل شیفرڈ کی جگہ فوری طور پر کسی تجربہ کار آدمی کو دی جائے تاکہ جیوش پاور کا پوری دنیا میں پھیلا ہوا نیٹ ورک بخوبی کام کرتا رہے اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ بھی ضروری ہے جس نے جیوش پاور کو اتنا بڑا نقصان پہنچایا ہے اس لئے ہم تمہیں کرنل شیفرڈ کی جگہ دیتے ہیں۔ یہاں تم اپنے اسسٹنٹ آرتھر کو انچارج بنا کر خود فوراً ناراک شفٹ ہو جاؤ۔ میں ابھی جیوش پاور کے تمام سنٹرز کو تمہارے اس نئے عہدے کی اطلاع سرکولیٹ کر دیتا ہوں اور یونان میں تمام کارروائی اب تم نے ہی کرنی ہے''...... لارڈ گراز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو سر۔ میں پوری دنیا کے یہودیوں کی توقعات پر ہر صورت میں پورا اتروں گا سر''...... کرنل سمتھ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''او کے۔ مجھے تم نے آئندہ گڈ نیوز سنانی ہیں۔ بیڈ نیوز نہیں کیونکہ میں بیڈ نیوز سننے کا عادی نہیں ہوں''...... لارڈ نے اسی طرح متکبرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل سمتھ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے انٹرکام کی لائٹ جل اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کر دیا۔

''ایڈورڈ بول رہا ہوں باس۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ اجنبی مرد اور عورت دونوں گٹر کے راستے اندر داخل ہوئے تھے اور انہوں

نے چھت سے نیچے اتر کر دو گارڈز کو ہلاک کر کے سیڑھیوں میں ہی ان کی جیبوں سے اینٹی آلے نکال کر اپنی جیبوں میں ڈال لئے تھے اس لئے سائنسی حفاظتی انتظامات ان دونوں کا کچھ نہ بگاڑ سکے اور پھر یہ دونوں فرار بھی گٹر کے راستے ہوئے ہیں۔ وہ گیس فائر ہونے سے پہلے ہی نکل گئے تھے''...... ایڈورڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب میں خود ان سے نمٹ لوں گا۔ مجھے سپر چیف نے کرنل شیفرڈ کی جگہ دے دی ہے۔ اب آرتھر یہاں کا انچارج ہو گا جبکہ میں ناراک ہیڈکوارٹر کو سنبھالوں گا''...... کرنل سمتھ نے کہا۔

''مبارک ہو باس۔ آپ جیوش پاور کے چیف بن گئے ہیں۔ مبارک ہو''...... ایڈورڈ نے کہا۔

''شکریہ''...... کرنل سمتھ نے کہا اور انٹرکام کو آف کرنے کا بٹن پریس کر کے اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لیں۔ آرتھر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے اس کے اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

''میرے آفس آؤ۔ جلدی''...... کرنل سمتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے تاکہ یونان میں واقع جیوش پاور کے سنٹر کو اس کار کو ٹریس کر کے وہاں سے مائیکرو ٹیپ حاصل کرنے کا حکم دے سکے۔

عمران اور جولیا دونوں ناراک میں اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں موجود تھے۔ انہیں کرنل شیفرڈ کے ہیڈکوارٹر سے واپس آئے ہوئے تقریباً پانچ گھنٹے گزر چکے تھے۔ عمران نے واپس آتے ہی ضرب مسلم کے سربراہ کو فون کر کے اس کار کے بارے میں اطلاع دے دی تھی تاکہ وہ فوری طور پر اپنے آدمیوں کو حرکت میں لا کر وہ مائیکرو ٹیپ حاصل کر سکے جبکہ انہیں یونان جانے کے لئے جو فلائٹ ملی تھی اس کی روانگی میں ابھی ایک گھنٹہ باقی تھا۔

''جب وہ لوگ وہاں کام کر لیں گے تو پھر ہمارے یونان جانے کی کیا ضرورت ہے''..... جولیا نے کہا۔

''ابھی مشن مکمل نہیں ہوا۔ جب تک مشن مکمل نہ ہو جائے تب تک ہم واپس نہیں جا سکتے''..... عمران نے جواب دیا۔

''اور اگر یونان روانہ ہونے سے پہلے مشن کی تکمیل کی اطلاع آ

گئی تو پھر''..... جولیا نے کہا۔

''تو پھر ہم واپس چلے جائیں گے اور کیا کریں گے''..... عمران نے کہا۔

''وہ کونیا والے ہیڈکوارٹر کا کیا کرنا ہے''..... جولیا نے چونک کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہم تو مادام ہوچانگ کی واپسی اور مائیکرو ٹیپ کی دستیابی کے لئے وہاں جا رہے تھے جبکہ مادام ہوچانگ ہلاک ہو چکی ہے اور مائیکرو ٹیپ بھی یونان میں رہ گئی ہے تو ہم وہاں جا کر کیا کریں گے''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ جیوش پاور کا ہیڈکوارٹر ہے۔ جب تک اس ہیڈکوارٹر کا خاتمہ نہیں ہو جاتا جیوش پاور کیسے ختم ہو سکتی ہے''..... جولیا نے کہا۔

''جیوش پاور جیسی ہزاروں نہیں تو سینکڑوں تنظیمیں دنیا بھر میں کام کر رہی ہیں۔ ہم کس کس کا خاتمہ کریں گے۔ جیوش پاور نے ابھی تک نہ پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے اور نہ ہی مسلم ورلڈ کے خلاف۔ یہ مشن بھی ہم شوگران حکومت اور ضرب مسلم کی درخواست پر مکمل کر رہے ہیں۔ اسی لئے تو چیف نے صرف تمہیں میرے ساتھ بھیجا ہے ورنہ ظاہر ہے پوری ٹیم ساتھ لانا پڑتی''۔ عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے تم سے اکثر گلا رہتا ہے کہ تم میرے بارے میں سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہو لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ تم فطری طور پر سرد مہر

ہو۔ تمہیں کسی چیز سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ جیوش پاور یہودیوں کی
تنظیم ہے۔ لامحالہ یہ تنظیم جو کام کرے گی مسلمانوں کے خلاف ہی
کرے گی لیکن تمہارے اندر مسلم ممالک اور مسلمانوں کے لئے
معمولی سا جوش و جذبہ بھی نہیں ہے۔ تم انسان نہیں ہو۔ انسانی
روپ میں کوئی روبوٹ ہو اس لئے جو مشن تمہارے اندر فیڈ کر دیا
جائے تو بس تم اسی تک محدود رہتے ہو'' ..... جولیا نے منہ بناتے
ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں ہر وقت ہوا میں لاٹھیاں چلاتا
رہوں۔ خیر و شر ازل سے موجود ہے اور ابد تک موجود رہے گا اور
ان کی آویزش بھی ابد تک چلتی رہے گی اس لئے میں کس کس سے
لڑتا پھروں گا'' ..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا کوئی
جواب دیتی، پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران اور
جولیا دونوں چونک پڑے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ مائیکل بول رہا ہوں'' ..... عمران نے ایکریمین لہجے میں
کہا۔

''یونان سے ڈبل اے بول رہا ہوں'' ..... دوسری طرف سے ابو
عبداللہ کی آواز سنائی دی۔ اس نے اپنا کوڈ نام لیا تھا۔

''یس۔ کوئی خاص بات'' ..... عمران نے کہا۔

''مسٹر مائیکل۔ آپ نے کار کا جو نمبر بتایا تھا وہ نمبر ابھی تک
رجسٹریشن آفس کی طرف سے جاری ہی نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ

یونانی اور شوگرانی سفارت خانوں میں بھی اس میک، نمبر اور ماڈل
کی کار موجود نہیں ہے۔ میں نے پوری چیکنگ کرا لی ہے'' ..... ابو
عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس عورت کے استعمال میں کون سی کار رہی ہے۔ اس بارے
میں معلومات کی ہیں آپ نے'' ..... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے استعمال میں جو کار رہی ہے وہ کار اس وقت
سیکنڈ سیکرٹری کے زیر استعمال ہے اور ہم نے اسے حاصل کر کے
ورکشاپ میں لے جا کر اس کی مکمل سکریننگ کر لی ہے لیکن اس
میں بھی کچھ موجود نہیں ہے حتیٰ کہ مسٹر مائیکل۔ ہم نے اس ادارے
کی سرکاری اور نجی تمام گاڑیوں کی سکریننگ کرا لی ہے لیکن کسی میں
کچھ نہیں ہے'' ..... ابو عبداللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ کوئی گڑبڑ ہے۔ بہرحال جیوش پاور کے
ایجنٹ بھی وہاں کام کریں گے۔ ہم بھی پہنچ رہے ہیں۔ پھر آپ
سے رابطہ ہو گا'' ..... عمران نے کہا۔

''او کے۔ آپ کے لئے وہاں کوئی انتظامات کرانے ہوں تو بتا
دیجئے'' ..... ابو عبداللہ نے کہا۔

''اگر ضرورت ہوئی تو یقیناً آپ سے رابطہ کیا جائے گا''۔ عمران
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ضرور جناب۔ ہم آپ کی کال کے منتظر رہیں گے۔ اللہ حافظ''۔
دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو

عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔

''کیا بات ہوئی اور کون تھا'' ... جولیا نے پوچھا کیونکہ عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس نہیں کیا تھا اس لئے میز کی دوسری طرف بیٹھی ہوئی جولیا دوسری طرف سے آنے والی آواز نہیں سن سکی تھی۔

''ابو عبداللہ کی کال تھی یونان سے''..... عمران نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی۔

''اس کا مطلب ہے کہ مادام ہوچانگ نے مائینڈ ریڈنگ مشینری کو بھی دھوکہ دے دیا ہے''..... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ان معلومات دینے کے دوران ہلاک ہو گئی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اپنے شعور میں نہیں تھی اور یہ سب کچھ لاشعوری طور پر ہو رہا تھا اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جھوٹ بول رہی تھی۔ پھر یہ باتیں براہ راست کرنل سمتھ نے اپنے چیف کرنل شیفرڈ کو بتائی تھیں اس لئے وہ بھی جھوٹ نہیں بول سکتا'' ... عمران نے کہا۔

''تو پھر یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ اگر اس نے کار میں رکھنے کا کہا ہے تو اسے مل جانا چاہئے''..... جولیا نے کہا۔

''یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ آخر ایسا کیوں ہوا ہے''..... عمران نے جواب دیا۔

''بڑی سیدھی سی بات ہے۔ نجانے تمہیں کیا ہوتا جا رہا ہے''۔

جولیا نے کہا تو عمران چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

''کیا مطلب ہوا تمہاری اس بات کا''..... عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

''سیدھی سی بات ہے کہ اگر کار میں وہ ٹیپ موجود نہیں ہے تو کسی نے پہلے ہی اسے نکال لیا ہے ورنہ جب مادام ہوچانگ جھوٹ نہیں بول سکتی اور پھر کرنل سمتھ بھی کرنل شیفرڈ کے سامنے جھوٹ نہیں بول سکتا اور ابو عبداللہ کو جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے تو پھر یہ ٹیپ کہاں جا سکتی ہے''..... جولیا نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''واقعی تمہاری بات درست ہے اور مجھے کچھ نہیں ہوتا جا رہا۔ جو کچھ ہوتا جا رہا ہے تمہیں ہوتا جا رہا ہے۔ تم ضرورت سے زیادہ ہی عقل مند ہوتی جا رہی ہو''..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے کوئی غلط بات کی ہے جو تم مذاق اڑا رہے ہو''۔ جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے۔ میں تو تمہاری تعریف کر رہا ہوں''..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ مائیکل بول رہا ہوں''..... عمران نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''گراہم بول رہا ہوں جناب۔ آپ کو ایئر پورٹ چھوڑنے کے

لئے میں آدمی بھیج رہا ہوں''...... دوسری طرف سے گراہم نے کہا۔

''تم نے اپنی سیکرٹری کا کیا کیا جس کی وجہ سے ہم موت کے منہ میں جاتے جاتے بچے ہیں''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اسے اس کے انجام تک پہنچا دیا گیا ہے جناب اور آئندہ ایسی کوتاہی نہیں ہو گی''...... گراہم نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں اس بارے میں چیف کو رپورٹ نہیں دوں گا ورنہ تم بھی اپنے انجام کو پہنچ سکتے ہو لیکن تمہیں عملہ رکھتے ہوئے نہ صرف اچھی طرح جانچنا چاہئے بلکہ مسلسل ان کی نگرانی بھی کرتے رہنا چاہئے۔ دولت بذات خود بڑی طاقت ہوتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''شکریہ جناب''...... گراہم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کسی ڈرائیور کو بھیج دو جو ہمیں ایئر پورٹ چھوڑ کر کار واپس لے آئے گا''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ ابھی پہنچ جاتا ہے۔ اس کا نام سوبرز ہے''...... گراہم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

تیز سرخ رنگ کی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی یونان کے دارالحکومت اتھان کی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور تیزی سے ایک موڑ گھومتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خوبصورت یونانی نقوش کی حامل لڑکی موجود تھی جس کے سنہرے بال اس کے شانوں پر پڑے ہوئے تھے۔ اس نے پینٹ شرٹ اور اوپر لیڈیز جیکٹ پہن رکھی تھی۔ سائیڈ سیٹ پر ایک یونانی نژاد نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ جسامت کے لحاظ سے وہ خاصا نمایاں نظر آ رہا تھا۔ اس نے سوٹ پہن رکھا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رسالہ تھا جس میں چھپی ہوئی تصویروں کو وہ بڑے انہماک سے دیکھنے میں مصروف تھا۔

''کیا پڑھ رہے ہو ہیری''...... لڑکی نے سائیڈ سیٹ پر موجود نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کچھ نہیں۔ ویسے ہی وقت گزار رہا ہوں۔ تم کار بے حد آہستہ چلاتی ہو اس لئے دو منٹ کا راستہ طے کرنے میں دو گھنٹے لگ جاتے ہیں''...... ہیری نے منہ بناتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم تو ہر وقت ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتے ہو۔ کار بھی ایسے چلاتے ہو جیسے اس میں جیٹ جہاز کا انجن نصب ہو اور تم نے ایک منٹ میں پوری دنیا کا چکر لگانا ہو''......لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''زندگی ہے ہی تیز رفتاری کا نام ڈیانا۔ آہستہ چلنے والے ٹھوکر کھا کر گر پڑتے ہیں''...... ہیری نے کہا۔

''بس۔ بس۔ ایک تو میں تمہارے فلسفے سے بے حد تنگ ہوں۔ ہر بات میں فلسفہ شامل کر دیتے ہو۔ مجھے بتاؤ کہ چیف نے کیوں ایمرجنسی کال کی ہو گی''...... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ چیف ہوتا ہے۔ جب چاہے کال کر لے۔ اس میں ہمیں اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے''...... ہیری نے رسالہ بند کر کے اسے ڈیش بورڈ کے خانے میں رکھتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی کوئی وجہ تو ہو گی۔ تمہارا کیا اندازہ ہے''...... ڈیانا نے کہا۔

''مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ بہرحال ابھی سب کچھ سامنے آ جائے گا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ کوئی نیا مشن درپیش ہو گا''...... ہیری نے کہا تو ڈیانا نے اس بار کچھ کہنے کی بجائے اثبات میں سر ہلانے

پر اکتفاء کیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک شاندار رہائشی کوٹھی کے جہازی سائز کے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی جس کے ستون پر ڈاکٹر ہوسٹن کی نیم پلیٹ موجود تھی اور نام کے نیچے ڈگریوں کی دو قطاریں موجود تھیں۔ ڈیانا نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس نے نیلے رنگ کی یونیفارم پہنی ہوئی تھی باہر آ گیا۔

''پھاٹک کھولو سوگی''...... ڈیانا نے کھڑکی سے سر نکال کر اس آدمی سے کہا۔

''یس میڈم''...... اس آدمی نے ایک نظر ان دونوں پر ڈالتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر مڑ کر وہ کھڑکی کے اندر واپس چلا گیا۔ کھڑکی بند کر دی گئی اور چند لمحوں بعد پھاٹک خودکار انداز میں کھلتا چلا گیا اور ڈیانا کار اندر لے گئی اور پھر سائیڈ پر بنے ہوئے پورچ کی طرف مڑ گئی۔ پورچ میں ایک سفید رنگ کی کار پہلے سے موجود تھی۔ ڈیانا نے کار روکی اور پھر کار سے نیچے اتر آئی۔ دوسری طرف سے ہیری بھی نیچے اتر آیا۔ پھاٹک ان کے عقب میں خودبخود بند ہو چکا تھا۔ وہ دونوں جانتے تھے کہ پھاٹک کی سائیڈ میں موجود گارڈ روم میں پھاٹک کھولنے اور بند کرنے کا سسٹم موجود ہے۔ وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر وہ برآمدے میں پہنچے ہی تھے کہ برآمدے میں موجود ایک دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی

باہر آ گئی۔

''ہیلو لوزین۔ کیسی ہو''۔۔۔ ڈیانا نے اسے دیکھتے ہی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

''فائن۔ تم سناؤ کہ ہیری تنگ تو نہیں کرتا''۔۔۔ اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جس دن تنگ کرے گا اس دن زندگی اس پر تنگ ہو جائے گی''۔ ڈیانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اگر میں اسے تنگ نہ کرتا رہوں لوزین تو یہ پھیل کر ہتھنی بن جائے گی۔ تم خود سوچو کہ جو دن رات آئس کریم کھاتی رہتی ہو وہ کیسے بغیر تنگ کیے اس طرح سمارٹ رہ سکتی ہے''۔۔۔ ہیری نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو لوزین اور ڈیانا دونوں بے اختیار ہنس پڑیں۔

''تم دونوں میاں بیوی واقعی شادی کی بہترین مثال ہو۔ بہرحال چیف نے حکم دیا ہے کہ وہ تم سے ملاقات سپیشل روم میں کرے گا۔ آؤ۔ میں تمہیں وہاں تک چھوڑ آؤں''۔۔۔ لوزین نے کہا۔

''سپیشل روم میں۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی خاص مسئلہ ہے کہ چیف کو یہاں بھی بات کرنے کے لئے سپیشل روم کا انتخاب کرنا پڑا ہے''۔۔۔ ہیری نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ چیف بے حد پریشان نظر آ رہے ہیں''۔۔۔ لوزین نے

جو چیف کی پرسنل سیکرٹری تھی، جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ راہداریوں سے گزر کر ایک بند دروازے پر پہنچ گئے۔

''تم اندر بیٹھو۔ میں چیف کو تمہارے سپیشل روم میں پہنچنے کی اطلاع دے دوں''۔۔۔ لوزین نے کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس جانے لگی۔ ہیری نے دروازے کو دبایا تو بھاری دروازہ بغیر کسی آواز کے کھلتا چلا گیا۔

''لیڈیز فرسٹ۔ تم پہلے چلو''۔۔۔ ہیری نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

''شکریہ''۔۔۔ ڈیانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے ہیری اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک درمیانے سائز کا کمرہ تھا۔ درمیان میں ایک مستطیل شکل کی میز تھی جس کی دونوں سائیڈوں پر کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جبکہ چھوٹی سائیڈ پر ایک اونچی پشت کی کرسی تھی۔ وہ دونوں چونکہ بے شمار بار یہاں آ چکے تھے اس لئے انہیں معلوم تھا کہ سپیشل روم میں ایسے آلات نصب ہیں کہ یہاں ہونے والی بات چیت کو کسی بھی طرح نہ سنا جا سکتا ہے اور نہ ہی ٹیپ کیا جا سکتا ہے۔ یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ بنایا گیا تھا۔ ہیری بائیں ہاتھ کو پہلی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ڈیانا گھوم کر دوسری طرف کی پہلی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس طرح وہ دونوں نہ صرف آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے بلکہ اونچی پشت والی کرسی جس پر چیف بیٹھتا تھا، کے بھی دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ چند لمحوں بعد عقبی دروازہ کھلا

اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس کا آدھا سر بالوں سے بے نیاز تھا، اندر داخل ہوا۔ یہ یونان میں جیوش پاور کا چیف جوزف تھا۔ چیف کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

''بیٹھو''...... چیف نے قریب آ کر بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور وہ ازخود اپنی اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کے بعد ہیری اور ڈیانا بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''ایک اہم مسئلہ درپیش ہے اس لئے تمہیں یہاں کال کیا گیا ہے اور وہ اہم معاملہ اس شوگرانی سفارت کار سے متعلق ہے جس کا نام مادام ہوچانگ تھا اور جسے تم نے اغوا کر کے یہاں سے ناراک منتقل کرایا تھا''...... چیف نے سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہمیں یاد ہے چیف۔ اس عورت کے پاس ضرب مسلم کے بارے میں مائیکرو ٹیپ تھی لیکن وہ اس سے نہیں ملی اور اس عورت کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ اس پر معمولی سا تشدد بھی اس کی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے اس لئے اسے ہیڈکوارٹر بھجوائے جانے کے احکامات دے دیئے گئے تھے''...... ڈیانا نے کہا کیونکہ جس سیکشن سے ان کا تعلق تھا اس کی سربراہ ڈیانا تھی جبکہ اس کا شوہر ہیری اس کا اسسٹنٹ تھا اس لئے چیف کو جواب دینے کی ذمہ داری ڈیانا کی تھی۔

''ہاں۔ اس عورت کو کونیا آئی لینڈ شفٹ کر دیا گیا تھا۔ وہاں

اس کا علاج کیا گیا اور پھر ایک نئی میڈیسن کے استعمال سے اس عورت کا ذہن فوری طور پر اس قابل ہو گیا کہ اس کی مائنڈ چیکنگ کی جا سکے۔ چنانچہ ایسا کیا گیا اور اس سے سوالات پوچھے گئے جن کے جواب لاشعوری طور پر دیتے ہوئے اس مادام ہوچانگ نے بتایا کہ یہ ٹیپ اس نے اپنی کار کی سیٹ کے گدے کے اندر چھپا دی تھی۔ اس نے کار کا رجسٹریشن نمبر، ماڈل اور میک سب کچھ بتا دیا لیکن اس کے بعد کہ مزید پوچھ گچھ ہوتی وہ ہلاک ہو گئی''...... چیف نے کہا۔

''وہ کار بھی ابھی یونان میں ہے یا کہیں اور ہے''...... ڈیانا نے چونک کر کہا۔ ہیری خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

''یہیں ہے۔ وہ شوگرانی سفارت خانے کی کار ہے اور اس وقت سیکنڈ سیکرٹری کی تحویل میں ہے۔ بہرحال اس کے بارے میں بعد میں بات کریں گے پہلے ایک اور پہلو پر بات ہو جائے''۔ چیف نے کہا تو ڈیانا اور ہیری دونوں چونک کر چیف کو دیکھنے لگے۔

''جیسا کہ تم جانتے ہو کہ جیوش پاور کے دو ہیڈکوارٹرز ہیں۔ ایک ناراک میں اور دوسرا کونیا آئی لینڈ میں۔ جیوش پاور کا چیف کرنل شیفرڈ ناراک ہیڈکوارٹر میں بیٹھتا تھا جبکہ کونیا آئی لینڈ پر واقع ہیڈکوارٹر کا سیکورٹی انچارج کرنل سمتھ تھا۔ شوگران حکومت نے اپنی سفارت کارہ کی واپسی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو درخواست کی کہ وہ اس معاملے میں کام کرے تا کہ اس سفارت کارہ کو واپس لایا

جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ ضرب مسلم
نے بھی درخواست کی کہ اس کا مائیکرو نیپ واپس لانے کے لئے
پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے لئے کام کرے اور پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے لئے ایک آدمی عمران کام کرتا ہے جو فری لانسر ایجنٹ
ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف اس کی خدمات حاصل کرتا ہے
اور اسے ٹیم کا سربراہ بنا کر بھیجتا ہے۔ اس عمران کو دنیا کا خطرناک
ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ اس اطلاع پر کرنل شیفرڈ نے فیصلہ کیا کہ وہ
پاکیشیا میں اپنے دو سپر ایجنٹ بھجوا کر اس عمران کا وہیں خاتمہ کرا
دے۔ چنانچہ اس نے دو سپر ایجنٹ وہاں بھجوائے لیکن وہ کامیاب نہ
ہو سکے اور یہ بھی معلوم ہو کہ عمران کسی بھی لمحے ناراک پہنچ سکتا ہے
تو چیف نے ان دونوں سپر ایجنٹوں کو واپس کال کر لیا۔ پھر ناراک
میں ان کا مقابلہ عمران اور اس کی ساتھی عورت مارگریٹ سے ہوا۔
مارگریٹ سوئس نژاد ہے اس لئے ظاہر ہے اس کا کوئی تعلق پاکیشیا
سیکرٹ سروس سے نہیں ہو سکتا۔ وہ اس عمران کی گرل فرینڈ ہو سکتی
ہے۔ بہرحال یہ دونوں ناراک پہنچ گئے اور پھر سپر ایجنٹس سے ان
کا مقابلہ ہوا جس میں جیوش پاور کے دونوں سپر ایجنٹس ہلاک کر
دیئے گئے لیکن کرنل شیفرڈ مطمئن تھا کہ نہ ہی کسی طرح ان کا
ہیڈکوارٹر ٹریس کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس ہیڈکوارٹر میں کوئی غیر
متعلقہ آدمی کسی بھی صورت میں داخل ہو سکتا ہے۔ ادھر کونیا آئی
لینڈ پر اس عورت مادام ہوچانگ سے معلومات حاصل کر کے کرنل

سمتھ نے ناراک میں موجود چیف کرنل شیفرڈ سے فون پر رابطہ کیا
اور اس نے کرنل شیفرڈ کو تمام تفصیل بتا دی لیکن بعد میں ہیڈکوارٹر
کے مشین روم انچارج نے اسے اطلاع دی کہ وائس کمپیوٹر کے
مطابق کرنل سمتھ سے بات کرنے والا کرنل شیفرڈ نہیں تھا بلکہ کوئی
اور آدمی تھا۔ اس پر سیٹلائٹ رابطوں کے ذریعے ناراک ہیڈکوارٹر
کی چیکنگ کرائی گئی تو پتہ چلا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس
کی ساتھی عورت مارگریٹ گٹر کے ذریعے اندر داخل ہوئے اور
انہوں نے دو گارڈز کو ہلاک کر کے ان کی جیبوں میں موجود وہ
آلے نکال کر اپنی جیبوں میں ڈال لئے تھے جن کی موجودگی
میں ہیڈکوارٹر میں نصب کوئی سسٹم ان پر اٹیک نہیں کر سکتا تھا۔
انہوں نے کرنل شیفرڈ کو راڈز والی کرسی پر جکڑ دیا تھا اور اس سے
پوچھ گچھ کر رہے تھے کہ کرنل سمتھ کی کال پہنچ گئی اور اس عمران نے
کرنل شیفرڈ کی آواز اور لہجے کی اس قدر کامیاب نقل کی کہ کرنل
سمتھ بھی نہ پہچان سکا۔ اس طرح کرنل سمتھ نے مادام ہوچانگ
سے ملنے والی تمام معلومات اسے بتا دیں۔ اس کے بعد وہ کرنل
شیفرڈ کو ہلاک کر کے گٹر کے راستے ہی نکل جانے میں کامیاب ہو
گئے''...... چیف مسلسل بولتے بولتے خاموش ہو کر لمبے لمبے سانس
لینے لگا۔

''تو چیف کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... اس بار ہیری نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے بعد کرنل سمتھ نے جیوش پاور کے سپر چیف

سے رابطہ کیا اور انہیں تمام صورت حال بتائی تو انہوں نے کرنل سمتھ کو کرنل شیفرڈ کی جگہ چیف مقرر کر دیا اور کرنل سمتھ نے مجھے کال کر کے یہ ساری صورت حال بتائی اور مجھے حکم دیا کہ میں فوری طور پر حرکت میں آؤں اور اس مائیکرو ٹیپ کو تلاش کروں۔ انہوں نے یہ بھی خطرہ ظاہر کیا ہے کہ عمران اور اس کی ساتھی عورت اب اس مائیکرو ٹیپ کے پیچھے یہاں کسی بھی لمحے پہنچ سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر اس سلسلے پر کام شروع کر دیا لیکن جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ سفارت خانے کی تمام گاڑیاں ورکشاپ پہنچا دی گئی ہیں اور وہاں چند پراسرار افراد نے ورکشاپ میں موجود افراد کو باندھ کر ان تمام گاڑیوں کے گدے اکھاڑ دیئے اور ان کے تمام پرزے تک چیک کئے لیکن ان کی آپس میں باتوں سے پتہ چلا کہ انہیں جس چیز کی تلاش تھی وہ ان کو وہاں سے نہیں مل سکی۔ اس کے بعد وہ چلے گئے اور پھر ہمارے آدمی وہاں پہنچے۔ ان کاروں میں وہ کار بھی وہاں موجود تھی جس کے بارے میں مادام ہوچانگ نے بتایا تھا۔ پھر ہمارے آدمیوں نے بھی ان کاروں کی اپنے طور تلاشی لی لیکن وہ مائیکرو ٹیپ نہیں مل سکی۔ اس رپورٹ کے بعد میں نے تمہیں کال کیا ہے کیونکہ تم دونوں نہ صرف ذہین ایجنٹ ہو بلکہ اس عمران کا مقابلہ بھی آسانی سے کر سکتے ہو۔ اب اس مائیکرو ٹیپ کی تلاش تم نے کرنی ہے اور جیوش پاور کے لئے حاصل بھی کرنی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس عمران اور اس کی ساتھی عورت کو بھی

ٹریس کر کے ان کا خاتمہ بھی کرنا ہے تاکہ ان سے کرنل شیفرڈ کی ہلاکت کا انتقام بھی لیا جا سکے''۔۔۔ چیف نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ ہم یہ مائیکرو ٹیپ بھی جلد از جلد حاصل کر لیں گے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا بھی خاتمہ کر دیں گے''۔۔۔ ڈیانا نے کہا۔

''سب سے پہلے تم نے مائیکرو ٹیپ برآمد کرنی ہے۔ دوسرا کام دوسرے نمبر پر ہونا چاہئے کیونکہ ضرب مسلم کے ٹھکانے اور ان کے اہم افراد کے بارے میں معلومات جیوش پاور کے لئے تحفے سے کم نہیں ہوں گی''۔۔۔ چیف نے کہا۔

''یس چیف''۔۔۔ ڈیانا نے کہا۔

''اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ میں تمہاری کال کا انتظار کروں گا''۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی چیف اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اٹھتے ہی ڈیانا اور ہیری بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ چیف تیزی سے مڑا اور اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اس کے جانے کے بعد وہ دونوں مڑے اور بیرونی دروازے سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے اس کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں ان کا سیکشن ہیڈکوارٹر تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ڈیانا تھی۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی جبکہ ہیری خاموش بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر تفکر کے تاثرات نمایاں تھے۔

''کیا سوچ رہے ہو ہیری'' ...... ڈیانا نے کہا۔

''وہی جو تم سوچ رہی ہو لیکن تاریک سرنگ میں کوئی روشنی نظر نہیں آ رہی۔ جب کاروں کی تلاشی لے لی گئی۔ وہ عورت بھی مزید کچھ بتانے سے پہلے ہلاک ہو گئی تو اب یہ مائیکرو ٹیپ کہاں ہو سکتی ہے'' ...... ہیری نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ اس عورت نے جھوٹ بولا ہو'' ...... ڈیانا نے کہا۔

''نہیں۔ مائینڈ ریڈنگ کے دوران وہ جھوٹ نہیں بول سکتی کیونکہ جھوٹ شعوری طور پر تو بولا جا سکتا ہے لاشعوری طور پر نہیں''۔ ہیری نے جواب دیا۔

''میرا خیال ہے کہ جب ہم نے اس عورت کو اغوا کرایا تھا تو اس کے بعد وہ کار جس کی تحویل میں رہی ہے وہ مائیکرو ٹیپ اس نے نکال لی ہو گی'' ...... ڈیانا نے کہا۔

''یہ کارروائی تو جیگر نے کرائی تھی۔ تمہارے اسسٹنٹ نے۔ اس سے پوچھنا پڑے گا'' ...... ہیری نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں سیکشن ہیڈکوارٹر جا رہی ہوں'' ...... ڈیانا نے جواب دیا تو ہیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی پہنچ گئے۔ بلیو سکائی نام کی یہ کوٹھی ڈیانا سیکشن کا ہیڈکوارٹر تھی۔ یہاں کا انچارج اس کا سیکشن اسسٹنٹ جیگر تھا جبکہ ڈیانا اور ہیری اسی کالونی کی ایک اور کوٹھی میں رہتے

تھے۔ میٹنگ روم میں پہنچ کر ڈیانا نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس میڈم'' ...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''جیگر کو میٹنگ روم میں بھجوا دو'' ...... ڈیانا نے کہا اور کوئی جواب سنے بغیر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس کی سائیڈ میں رکھی ہوئی کرسی پر ہیری بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور درمیانی جسامت کا لیکن انداز سے خاصا پھرتیلا دکھائی دینے والا نوجوان اندر داخل ہوا۔

''آؤ۔ بیٹھو جیگر۔ ایک اہم معاملے پر میٹنگ کرنی ہے''۔ ڈیانا نے آنے والے کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا تو جیگر اثبات میں سر ہلاتا ہوا سامنے موجود ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم نے شوگرانی سفارت کارہ مادام ہوچانگ کو اغوا کیا تھا۔ کیا اس مشن میں تم نے خود کام کیا تھا یا صرف ہدایات دی تھیں''۔ ڈیانا نے پوچھا۔

''میں نے خود گروپ کو لیڈ کیا تھا میڈم کیونکہ یہ انتہائی اہم اور سیکرٹ معاملہ تھا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے'' جیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تم اس کار کے بارے میں کچھ تفصیل بتا سکتے ہو''۔ ڈیانا نے کہا تو جیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہی تفصیل بتا دی

جو مادام ہوچانگ نے کرنل سمتھ کو بتائی تھی۔

''یہ کار مادام ہوچانگ کے اغوا کے فوراً بعد کہاں رہی''...... ڈیانا نے پوچھا۔

''پولیس کے قبضے میں۔ وہاں سے تیسرے روز سفارت خانے نے عدالت کے ذریعے حاصل کی تھی''...... جیگر نے جواب دیا۔

''تمہیں کیسے یہ تفصیل معلوم ہے''...... ہیری نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

''میں مشن مکمل کرنے کے بعد اس کا فالو اَپ بھی کرتا رہتا ہوں تاکہ ہمارے خلاف کوئی مسئلہ بن رہا ہو تو اسے روکا جا سکے''۔ جیگر نے جواب دیا۔

''اصل مسئلہ یہ ہے کہ جو مائیکروٹیپ اس عورت سے برآمد کی جانی تھی اس نے اغوا سے پہلے وہ مائیکروٹیپ اس کار کے گدے کے پیچھے چھپا دی تھی۔ ہیڈکوارٹر سے یہ اطلاع پہنچی تو چیف نے اس کار کی تلاش کرائی تو پتہ چلا کہ نہ صرف یہ کار بلکہ شوگرانی سفارت خانے کی تمام کاریں چند نامعلوم افراد اغوا کر کے ورکشاپ میں لے گئے لیکن انہیں کاروں میں سے کچھ نہ ملا۔ ہمارے آدمیوں نے بھی چیکنگ کی لیکن کچھ نہیں مل سکا جبکہ پاکیشیائی ایجنٹ اس مائیکروٹیپ کو حاصل کرنے کے لئے ناراک سے یہاں پہنچ رہے ہیں یا پہنچ گئے ہیں۔ ہم نے ان سے پہلے یہ مائیکروٹیپ حاصل کرنی ہے۔تم سے یہ معلومات اسی لئے حاصل کی جا رہی ہیں''۔ ڈیانا

نے جیگر کی حیرت کو مزید بڑھتے دیکھ کر اسے تفصیل بتا دی۔

''تو آپ کا خیال ہے کہ یہ مائیکروٹیپ پولیس نے نکالی ہوگی۔ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً اس کا اندراج کہیں نہ کہیں کیا جاتا اور اسے شوگران سفارت خانے کی ملکیت سمجھ کر انہیں واپس دے دیا جاتا''۔ جیگر نے کہا۔

''بعض اوقات وہ سب کچھ ویسے نہیں ہوتا جیسے ہم سمجھتے ہیں اس لئے تم اس معاملے کو فوری کنفرم کراؤ اور سنو۔ میں نے لفظ فوری کہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم ٹاپ ایمرجنسی میں کام کر رہے ہیں''...... ڈیانا نے کہا۔

''یس میڈم۔ میں ایک فون کر لوں۔ پھر واپس آ کر رپورٹ دیتا ہوں''...... جیگر نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈیانا نے اثبات میں سر ہلا دیا تو جیگر کمرے سے باہر چلا گیا۔

''جیگر کسے فون کرے گا''...... جیگر کے جانے کے بعد ہیری نے کہا۔

''اس کا کوئی خاص آدمی اس پولیس آفس میں ہوگا۔ اس سے معلوم کرے گا''...... ڈیانا نے کہا اور ہیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً بیس پچیس منٹ کے طویل انتظار کے بعد جیگر جب واپس آیا تو اس کا چہرہ بتا تھا کہ وہ کوئی اہم اطلاع لے آیا ہے۔

''میڈم۔ اس مائیکروٹیپ کا سراغ لگا لیا گیا ہے''...... جیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈیانا اور ہیری دونوں بے اختیار اچھل

پڑے۔

''کہاں ہے وہ''..... ڈیانا نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

''وہ ہے تو یہیں لیکن ہمیں دو روز انتظار کرنا پڑے گا''..... جیگر نے کہا۔

''تفصیل بتاؤ۔ پہیلیاں نہ بجھواؤ''..... ڈیانا نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میڈم۔ میں نے اس پولیس آفس میں اپنے ایک آدمی کو فون کیا اور اس سے کار کے گدے میں چھپے ہوئے مائیکرو ٹیپ کے بارے میں بات کی تو اس نے بتایا کہ پولیس آفس کے انچارج انسپکٹر پال کو یہ ٹیپ ملا تھا لیکن اس کا اندراج اس نے کاغذات میں نہیں کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کہاں تھا اور کہاں گیا جبکہ انسپکٹر پال اس پولیس آفس سے ٹرانسفر ہو کر اولڈ ٹاؤن پولیس آفس کا انچارج بن گیا ہے۔ انسپکٹر پال میرا بھی واقف ہے۔ میں نے اولڈ ٹاؤن پولیس آفس فون کیا تو وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ وہ ایک ہفتے کی چھٹی پر ولنگٹن اپنے کسی ذاتی کام سے گیا ہے۔ میں نے اس کے آفس سے اس کا وہ فون نمبر معلوم کر لیا جس پر ولنگٹن میں اس سے بات ہو سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے اس سے بات کی تو پہلے تو اس نے یہ تسلیم کرنے سے ہی انکار کر دیا کہ اس کے پاس کوئی مائیکرو ٹیپ موجود ہے لیکن جب میں نے

اسے بتایا کہ اس بارے میں پولیس ڈیپارٹمنٹ تک کوئی اطلاع نہیں پہنچے گی اور اسے معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا تو اس نے دس ہزار ڈالرز طلب کئے جسے میں نے منظور کر لیا تو اس نے بتایا کہ ٹیپ اس کے پاس ہے۔ اس نے کہا کہ اسے چیک کرنے کے لئے اس نے اپنے پاس رکھ لیا تھا لیکن جب اس نے اسے چیک کیا تو اس میں موجود تصاویر اور معلومات دیکھ کر وہ خوفزدہ ہو گیا اس لئے اس نے اسے اپنے گھر میں سنبھال کر رکھ لیا اور وہ وہیں موجود ہے۔ اس نے کہا کہ وہ دو روز تک واپس آ رہا ہے۔ پھر رقم لے کر وہ مائیکرو ٹیپ ہمارے حوالے کر دے گا''..... جیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہم دو روز انتظار نہیں کر سکتے جیگر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ یہاں آ رہے ہیں یا آ چکے ہوں گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح اس ٹیپ کا سراغ لگا لیں اور پھر نکال کر لے جائیں اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں۔ ہمیں ہر صورت میں اسے حاصل کرنا ہے''۔ ڈیانا نے کہا۔

''تو پھر میں دوبارہ اس سے بات کرتا ہوں۔ اس کے بینک اکاؤنٹ میں رقم جمع کرا دیتے ہیں۔ وہ ہمیں وہ جگہ بتا دے جہاں وہ ٹیپ موجود ہے۔ ہم خود اسے وہاں سے حاصل کر لیتے ہیں''۔ جیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کرو بات۔ لیکن کیا اس کی رہائش گاہ کا تمہیں علم

ہے''...... ڈیانا نے کہا۔

''معلوم تو نہیں ہے لیکن پولیس آفس سے معلوم کیا جا سکتا ہے''۔ جیگر نے کہا۔

''ہم خود اس ٹیپ کو تلاش کر سکتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ جیگر کا فون سن کر گھر میں موجود کسی آدمی کے ذریعے ٹیپ وہاں سے اٹھوا لے۔ کچھ بھی ہو سکتا ہے اس لئے تم صرف انسپکٹر پال کی رہائش گاہ معلوم کرو۔ پھر ہم خود وہاں ریڈ کریں گے''...... ڈیانا نے کہا تو ہیری نے بھی اس کی تائید میں سر ہلا دیا اور جیگر بھی سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

''قسمت ہمارے ساتھ ہے ورنہ مجھے یقین نہیں تھا کہ اتنی جلدی اور آسانی سے اس مائیکرو ٹیپ کے بارے میں معلوم ہو جائے گا''...... ڈیانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اس انسپکٹر پال کو اس ٹیپ کی اہمیت کا علم ہی نہیں ہے ورنہ وہ آسانی سے اس ٹیپ کے ہم سے دس لاکھ ڈالرز وصول کر سکتا تھا۔ جیوش پاور اس ٹیپ کی مدد سے اس ضرب مسلم کو کاری نقصان پہنچا سکے گی''...... ہیری نے کہا۔

''ویسے اس ٹیپ نے جیوش پاور کو نقصان بھی بے حد پہنچایا ہے۔ دو سپر ایجنٹ وکٹر اور کیتھی مارے گئے۔ پھر چیف کرنل شیفرڈ کو ہلاک کر دیا گیا۔ ناراک ہیڈکوارٹر میں موجود تمام افراد ہلاک کر دیئے گئے''...... ڈیانا نے کہا۔

''ان سب کا انتقام عمران اور اس کی ساتھی عورت مارگریٹ سے لیا جائے گا۔ ہم پہلے ٹیپ حاصل کر کے چیف تک پہنچا دیں۔ پھر انہیں یہاں ٹریس کر لیں گے۔ یہاں وہ ہماری نظروں سے نہیں بچ سکتے''...... ہیری نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈیانا کوئی بات کرتی جیگر اندر داخل ہوا۔

''معلوم ہو گیا ہے میڈم۔ انسپکٹر پال نے شادی نہیں کی۔ وہ وہاں ایک ملازم جیری کے ساتھ اکیلا رہتا ہے''...... جیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ چلو اٹھو ہیری۔ ہم نے اب یہ ٹیپ حاصل کرنا ہے''۔ ڈیانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے اٹھتے ہی ہیری اور جیگر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میڈم۔ کتنے آدمی ساتھ لے جانے ہوں گے''...... جیگر نے کہا۔

''اوہ۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہاں ہم نے کوئی لڑائی تو نہیں لڑنی۔ گیس فائر کر کے اس ملازم کو بے ہوش کر دیں گے اور پھر اطمینان سے تلاشی لے کر ٹیپ برآمد کر لیں گے اور اسے لے کر واپس آ جائیں گے''...... ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب اتنے بھی گئے گزرے نہیں ہیں کہ ہم ایک ملازم کو بھی نہ سنبھال سکیں''...... ہیری نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیگر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

یونان کے دارالحکومت اتھان کے ایک ہوٹل کے کمرے میں
عمران اور جولیا دونوں بیٹھے ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے۔ انہیں
ناراک سے یہاں پہنچے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔ ایئر پورٹ
سے وہ سیدھے اسی ہوٹل میں آئے تھے۔ عمران نے اپنا اور جولیا کا
نئے سرے سے میک اپ کر لیا تھا اور نام بھی تبدیل کر لئے تھے
کیونکہ عمران کو خدشہ تھا کہ ناراک کے ہیڈکوارٹر میں ایسی مشینری ہو
سکتی ہے جو ان کی تصاویر بنا سکتی ہو اور ان کی باتیں بھی سنی جا سکتی
ہوں۔ اس نے اپنا نیا نام رچرڈ اور جولیا کا نام جین رکھا تھا اور
گراہم نے اس میک اپ اور نئے ناموں سے انہیں کاغذات تیار
کروا دیئے تھے۔ یہ ایسے کاغذات تھے کہ چیکنگ سے بھی درست
ثابت ہوتے۔ کاغذات کی رو سے عمران اور جولیا ایکریمیا کی ایک
یونیورسٹی میں قدیم تاریخ پڑھاتے تھے اور اس سلسلے میں وہ یونان

بھی آتے رہتے تھے۔

"اب یہ مائیکرو ٹیپ کہاں سے برآمد ہو گی"...... خاموشی سے ہوٹ کافی پیتے ہوئے جولیا نے اچانک کہا۔

"کسی شعبدہ باز کو بلانا پڑے گا تاکہ وہ ہیٹ میں کبوتر رکھ کر اسے الٹ کر میز پر رکھ دے اور پھر جب اسے اٹھائے تو کبوتر کی جگہ مائیکرو ٹیپ نکل آئے"...... عمران نے کافی کا آخری گھونٹ لے کر پیالی کو میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ تم سے بڑا شعبدہ باز آج تک پیدا ہی نہیں ہوا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہ پیدا ہو گا۔ یہ بھی طے سمجھو"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے تسلیم کر لیا ہے کہ تم شعبدہ باز ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"اس لئے کہ اصل کام شعبدہ باز کا ساتھی دکھاتا ہے۔ بظاہر سامنے شعبدہ باز ہی ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم نے کوئی شعبدہ دکھانے کے بارے میں سوچا ہے یا نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارے ساتھ ساتھ یہاں آیا ہوں اور اس وقت سے میں تمہارے ساتھ بیٹھا ہوا ہوں۔ مجھے دراصل گراہم کی کال کا انتظار

ہے''..... عمران نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

''گراہم کی کال کا انتظار۔ کیوں۔ وہ ہمارے ساتھ تو نہیں آیا''..... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ وہ ناراک میں ہی ہے۔ لیکن اس کے چند دوست یہاں بھی موجود ہیں جنہیں بھاری معاوضے پر ہائر کیا جا سکتا ہے اور یہ ایسے لوگ ہیں جو بڑی آسانی سے مادام ہوچانگ کے اور اس کے بعد ہونے والی کارروائیوں کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کی طرف سے رپورٹ ملنے پر وہ ہمیں کال کرے گا۔ اس کے بعد ہی ہم آگے بڑھ سکتے ہیں۔ دوسری صورت میں دارالحکومت کی سیر تو کی جا سکتی ہے اور کچھ نہیں کیا جا سکتا''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ لوگ کیا کریں گے''..... جولیا نے کہا۔

''مادام ہوچانگ کے اغوا کے بعد یہ کار کس کے پاس رہی ہے۔ ان سب کو چیک کریں گے۔ لازمی بات ہے کہ مادام ہوچانگ کے بعد کار اب تک کسی گیراج میں تو نہیں کھڑی رہی۔ کسی نہ کسی کی تحویل میں رہی ہو گی۔ ان میں سے کسی نے بھی ٹیپ کو نکالا ہو گا یا ٹیپ کسی نہ کسی دھچکے کی وجہ سے خود ہی گر گئی ہو گی ورنہ لازماً اب تک کار کے گدے کے پیچھے موجود ہوتی''۔ عمران نے کہا۔

''فرض کیا کہ کسی کو یہ ٹیپ ملی ہے لیکن اس نے ضائع کر

ہو گی۔ پھر''..... جولیا نے کہا۔

''پھر بھی ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا کیونکہ پھر اس ٹیپ میں موجود ضرب مسلم کے بارے میں معلومات ساتھ ہی ختم ہو جائیں گی''..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر تو ہم بھی اسے حاصل کر کے ضائع کر دیں گے''..... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ اگر ہمارے ہاتھ یہ ٹیپ درست حالت میں لگ گئی تو ٹیپ ضرب مسلم کے حوالے کر دی جائے گی تاکہ انہیں یقین آ سکے کہ واقعی ان کی تنظیم بچ گئی ہے۔ اس ٹیپ میں ایسی معلومات موجود ہیں کہ اگر یہ جیوش پاور کے ہاتھ لگ جائے تو پوری ضرب مسلم تنظیم کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابوعبداللہ اس کے بارے میں اس قدر پریشان ہے''..... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر مزید تقریباً دو گھنٹوں کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں''..... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے ایکریمین لہجے میں کہا۔ رسیور اٹھاتے ہوئے اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا۔

''گراہم بول رہا ہوں باس۔ مجھے آپ کے شہر سے ہائیڈ نے فون کر کے رپورٹ دی ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ وہ آپ کو براہ راست رپورٹ دے کیونکہ اس کی رپورٹ کے مطابق وہ

مطلوبہ چیز کو ٹریس کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ آپ اس سے تفصیلی بات چیت کر سکتے ہیں اور وہ آپ کے سوالات کا جواب بھی دے دے گا''۔۔۔ گراہم نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ہائیڈ کی کال کا منتظر رہوں گا''۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''ہر طرف سے ناکامی کی آوازیں آ رہی ہیں۔ جب وہ ناکام ہو گئے ہیں تو پھر ان سے بات کرنے کا فائدہ''۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہر آدمی اپنے انداز سے سوچتا ہے اور سوچ کے زاویے بھی ہر آدمی کے مختلف ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ان سے تفصیلات معلوم ہونے پر کوئی نیا پوائنٹ ہمارے سامنے آ جائے جو ان کے سامنے نہیں آیا''۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''رچرڈ بول رہا ہوں''۔۔۔ عمران نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہائیڈ بول رہا ہوں۔ آپ کو گراہم نے کال کی ہو گی''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہاں۔ آپ کے پاس کیا تفصیلات ہیں''۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''جناب۔ جس کام کے بارے میں ہمیں ٹاسک دیا گیا تھا ہم نے اس کے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کی ہیں۔ یہ کار شوگران سفارت کار مادام ہوچانگ کے استعمال میں تھی۔ پھر انہیں دن دیہاڑے اغوا کر لیا گیا۔ وہ اس کار میں سوار نہیں۔ آج تک ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ بہرحال ان کے اغوا کے بعد یہ کار سفارت خانے کے پریس اتاشی مسٹر چانگ کی تحویل میں رہی۔ مسٹر چانگ کو جب نئی کار سفارت خانے کی طرف سے مل گئی تو یہ کار سفیر کی پرسنل سیکرٹری مس پاؤچی کی تحویل میں چند روز رہی۔ اس کے بعد ان دنوں یہ کار سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری روانگ کے زیر استعمال ہے''۔۔۔ ہائیڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''پھر آپ نے کیا کیا اور کس طرح کنفرمیشن کی''۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''ہم مسٹر چانگ، مس پاؤچی اور سیکنڈ سیکرٹری روانگ کو کلب سے اغوا کر کے اپنے ایک خاص مرکز پر لے گئے۔ وہاں ان تینوں کے ذہنوں کو مشین کے ذریعے پڑھا گیا۔ ان تینوں میں سے کسی کو بھی اس بارے میں کوئی علم نہ تھا۔ اس واضح بات کے بعد ہم نے ان تینوں کو واپس پہنچا دیا اور پھر ہمارے گروپ نے ان تینوں کے ڈرائیوروں کو اغوا کر کے ان کی مائنڈ ریڈنگ کی لیکن یہ سب بھی لاعلم تھے۔ اس کے بعد ہمارے گروپ نے اس ورکشاپ کے بارے میں معلومات حاصل کیں جہاں سے یہ سفارت کار کاریں چیک

کراتے ہیں۔ وہاں یہ کار تین بار گئی ہے۔ وہاں کے چار متعلقہ افراد سے بھی پوچھ گچھ کی گئی۔ وہ سب لاعلم نکلے''..... ہائیڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ کار ان تینوں کی رہائش گاہوں میں رہتی تھی یا کسی پارکنگ میں''..... عمران نے پوچھا۔

''رہائش گاہوں پر''..... ہائیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو ہو سکتا ہے وہاں کسی ملازم یا اس کے اہل خانہ کے ہاتھ یہ مائیکرو ٹیپ لگ گئی ہو''..... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ میں نے بھی اس اینگل پر سوچا تھا۔ یہ تینوں افراد اپنی اپنی رہائش گاہ میں اکیلے ایک ایک ملازم اور ایک ایک گارڈ کے ساتھ رہتے ہیں۔ چنانچہ ہم نے فوری طور پر ان ملازموں اور گارڈز کو اغوا کیا اور پھر ان کی بھی مائنڈ ریڈنگ کی گئی۔ یہ بھی بے قصور ثابت ہوئے''..... ہائیڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب مزید کیا کیا جا سکتا ہے۔ ویسے آپ کا فون نمبر کیا ہے تاکہ اگر مزید کوئی کارروائی کرنے کا پروگرام ہو تو آپ سے رابطہ کیا جا سکے اور یہ بھی بتا دوں کہ ہر کام کا آپ کو باقاعدہ معاوضہ دیا جائے گا کیونکہ آپ نے جو رپورٹ دی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ واقعی ہر پہلو پر نظر رکھتے ہیں''..... عمران نے ہائیڈ اور اس کے گروپ کی تعریف کرتے ہوئے کہا تو ہائیڈ نے اپنا فون نمبر بتا دیا۔

''شکریہ جناب''..... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''اس بار تو ہم واقعی اندھیری گلی میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ کہیں سے کوئی روشنی کی کرن ہی نہیں دکھائی دے رہی''..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''میں تو اس گروپ کی کارکردگی پر حیران ہوں کہ اتنے کم وقت میں انہوں نے ہر پہلو کا جائزہ لے لیا ہے''..... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اس گروپ کی ایسی ہی شہرت ہے۔ ویسے گراہم نے انہیں اس وقت سے کام پر لگایا ہو گا جب ہم ابھی ناراک میں موجود تھے لیکن اب کیا کیا جائے۔ یہ مائیکرو ٹیپ کہاں سے تلاش کی جائے''..... عمران نے کہا۔

''وہ جیوش پاور بھی تو اس کی تلاش میں کام کر رہی ہو گی کیوں نہ انہیں ٹریس کیا جائے''..... جولیا نے کہا۔

''اسے ٹریس کرنے میں بھی کافی وقت لگ جائے گا اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم انہیں ٹریس کرتے ہی رہ جائیں اور وہ ٹیپ ٹریس کر کے اس کی کاپیاں کرا لیں اور چیف ہماری ناکامی پر ہمیں گولیوں سے اڑا دے اور ہم دونوں کے مزارات ساتھ ساتھ بنیں اور پھر ان پر قوالیاں ہونا شروع ہو جائیں''..... عمران نے کہا۔

''تمہارے ذہن پر اثر ہو گیا ہے شاید جو یہ بہکی بہکی باتیں کر

رہے ہو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''باتیں تو کر رہا ہوں چاہے بہکی بہکی ہی سہی۔ لیکن اگر ہم یہ ٹیپ حاصل نہ کر سکے تو پھر ایسی بہکی بہکی باتیں کرنے کے قابل نہ رہیں گے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ جب بھی تمہارے ذہن پر دباؤ ہو تو تم اس دباؤ کو ختم کرنے کے لئے ایسی فضول باتیں کرنا شروع کر دیتے ہو لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر یہ مائیکرو ٹیپ کار میں موجود تھی تو جن بھوت تو اسے نکال کر نہیں لے جا سکتے۔ لازماً کسی انسان نے ہی نکالا ہو گا اور یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ٹیپ نکالنے کے باوجود اسے کسی پر اوپن نہیں کیا گیا اور نہ ہی یہ ٹیپ ضرب مسلم کو دیا گیا۔ نہ شوگران سفارت خانے کو اور نہ ہی جیوش پاور کو ورنہ یہ بات سامنے آ چکی ہوتی اس لئے ظاہری بات ہے کہ یہ ٹیپ کسی ایسے آدمی کے پاس ہے جس کا کوئی تعلق ان تینوں سے نہیں ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''تم نے اچھا تجزیہ کیا ہے جولیا۔ لیکن ایسا کون سا آدمی ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''پولیس''...... جولیا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ اوہ۔ میرا ذہن بھی اس طرف نہیں گیا۔ اغوا کے بعد یہ کار لازماً پولیس کی تحویل میں رہی ہو گی

اور تم نے ٹھیک کہا ہے۔ ٹیپ یا تو پولیس آفس کے مال خانے میں موجود ہے یا پھر کسی پولیس آفسر کے پاس۔ میں ہائیڈ سے بات کرتا ہوں۔ یہ پہلو انہوں نے بھی نظرانداز کر دیا ہے''...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''رچرڈ بول رہا ہوں۔ مسٹر ہائیڈ سے بات کرائیں''...... عمران نے مخصوص ایکریمین لہجے میں کہا۔

''یس۔ ہائیڈ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''مسٹر ہائیڈ۔ ابھی آپ نے جو رپورٹ دی ہے وہ واقعی ہر پہلو سے مکمل ہے لیکن ایک پہلو آپ نے نظرانداز کر دیا ہے''۔ عمران نے کہا۔

''کون سا پہلو جناب''...... ہائیڈ نے چونک کر کہا۔

''مطلوبہ کار جس میں اغوا کے وقت مادام ہوجانگ سوار تھی اور وہ لازماً پولیس کی تحویل میں رہی ہو گی۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں یہ مائیکرو ٹیپ سامنے آ گیا ہو اور وہ یا تو پولیس کے مال خانے میں جمع ہو یا کسی پولیس آفیسر کی تحویل میں ہو''...... عمران نے کہا۔

''اوہ واقعی۔ آپ واقعی بے حد ذہین ہیں۔ آئی ایم سوری۔

ہمارے ذہنوں میں یہ پہلو ابھرا ہی نہیں۔ میں ابھی اس پر کام شروع کرا دیتا ہوں اور جلد ہی آپ کو رپورٹ دوں گا''..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''ہائیڈ بھی تمہاری تعریف کر رہا تھا۔ ویسے ایک بات ہے، لگتا ہے کہ تمہارے اندر جو صلاحیتیں ہیں جن کی وجہ سے چیف نے تمہیں ڈپٹی چیف بنا رکھا ہے۔ وہ صلاحتیں اب باہر آنے لگی ہیں۔ اس کی وجہ''..... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تمہارا کیا خیال ہے کہ صلاحیتیں انسان میں انجیکٹ کی جاتی ہیں۔ صلاحتیں پہلے سے موجود ہوتی ہیں لیکن ان پر توجہ نہیں دی جاتی۔ اس بار تم نے توجہ دی تو تمہیں احساس ہونے لگ گیا کہ مجھ میں صلاحیتیں ہیں۔ ویسے اس بات کی میں تعریف کرنا چاہتی ہوں کہ تمہارے اندر نفسیاتی کمپلیکس نہیں ہے۔ تم دوسروں کی صلاحیتوں کا اعتراف واقعی کھل کر کرتے ہو''..... جولیا نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''صلاحیتیں ہونا اور بات ہے۔ صلاحیتوں کا یکلخت نکھر جانا اور بات ہوتی ہے۔ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ تم میں صلاحیتیں ہیں لیکن جس انداز میں اس مشن میں تمہاری صلاحیتیں یکلخت نکھر کر سامنے آ رہی ہیں ان پر حیرت ہو رہی ہے''..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اسی طرح بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ

کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ رچرڈ بول رہا ہوں'' عمران نے کہا۔

''ہائیڈ بول رہا ہوں مسٹر رچرڈ۔ آپ کا کام ہو گیا ہے۔ آپ نے واقعی بے حد کامیاب لائن دی تھی''..... دوسری طرف سے قدرے جوشیلے لہجے میں کہا گیا تو عمران اور جولیا دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔ کامیابی کی خبر سن کر دونوں کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ خاص طور پر جولیا کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا تھا۔

''کیا تفصیل ہے''..... عمران نے پوچھا۔

''مسٹر رچرڈ۔ ہم نے اس پولیس آفس سے رابطہ کیا جہاں شوگرانی سفارت کارہ کے اغوا کے بعد کار لے جائی گئی تھی۔ یہ کار وہاں دو روز تک رہی تھی اور ہمیں بہرحال اطلاع مل گئی کہ انچارج انسپکٹر پال کو اس کار کے گدے کے پیچھے سے ایک مائیکرو ٹیپ ملا تھا جو اس نے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ انسپکٹر پال ٹرانسفر ہو کر دوسرے پولیس آفس میں چلا گیا ہے۔ ہم نے وہاں رابطہ کیا تو ہمیں بتایا گیا کہ وہ ایک ہفتے کی چھٹی لے کر ونگٹن گیا ہوا ہے لیکن وہاں کا نمبر ہم نے معلوم کر لیا۔ انسپکٹر پال سے بات ہوئی تو اس نے ہمیں بتایا کہ ایک اور پارٹی سے اس کا سودا ہو گیا ہے اور اس پارٹی نے دس ہزار ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے اور وہ دو روز بعد واپس آ کر

انہیں یہ ٹیپ دے دے گا جبکہ ہم اگر پندرہ ہزار ڈالر دیں تو وہ اپنے ملازم کو فون کر کے کہہ دے گا کہ وہ مائیکرو ٹیپ مخصوص جگہ سے اٹھا کر ہمارے حوالے کر دے گا جس پر میں نے اسے کہا کہ ہم غور کر کے جواب دیں گے۔ اب آپ جو فیصلہ کریں''..... ہائیڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس انسپکٹر کی رہائش گاہ کہاں ہے اور وہاں کتنے افراد رہتے ہیں''..... عمران نے پوچھا۔

''یہ تو معلوم کرنا پڑے گا لیکن آپ چاہتے کیا ہیں''..... ہائیڈ نے کہا۔

''مسٹر ہائیڈ۔ آپ نے خود بتایا ہے کہ دوسری پارٹی بھی اس کے ساتھ رابطے میں ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں پارٹیوں کے ساتھ فراڈ سے کام لے کر وہ مائیکرو ٹیپ کسی تیسری پارٹی کو فروخت کرنے کے لئے غائب ہو جائے کیونکہ اب اسے اس ٹیپ کی اہمیت کا علم ہو گیا ہے اس لئے آپ ہمیں اس کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیں۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے۔ ٹیپ ہمیں مل گیا تو ہم رقم بھی بھجوا دیں گے''..... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو دوبارہ فون کرتا ہوں''..... ہائیڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''یہ دوسری پارٹی کون ہو سکتی ہے''..... جولیا نے کہا۔

''جیوش پاور کے مقامی ایجنٹوں کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے''..... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بھی اس کی تائید میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیس۔ رچرڈ بول رہا ہوں''..... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

''ہائیڈ بول رہا ہوں مسٹر رچرڈ۔ ہم نے اپنے ذرائع سے معلوم کر لیا ہے کہ انسپکٹر پال کی رہائش بارلیم ایریا میں ہے۔ اس کی کوٹھی کا نمبر ون تھری سکس ہے اور کوٹھی کا نام بھی پال ہاؤس ہے۔ اس کوٹھی میں وہ اپنے ملازم روڈی کے ساتھ اکیلا رہتا ہے اور اس وقت کوٹھی میں صرف ملازم ہے جبکہ انسپکٹر پال ڈنگٹن گیا ہوا ہے اور جہاں سے وہ دو روز بعد آئے گا''..... ہائیڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ کا شکریہ۔ میں ابھی گراہم کو فون کر دیتا ہوں۔ وہ آپ کو مزید معاوضہ آپ کے اکاؤنٹ میں بھجوا دے گا''..... عمران نے کہا۔

''تھینک یو سر''..... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''آؤ۔ ہمیں اب جلد از جلد یہ ٹیپ حاصل کرنا ہے''..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

''تم کار میں چلو۔ میں بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اور مشین پسٹل الماری سے اٹھا لوں''...... عمران نے اندرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کار میں بیٹھے بارلیم ایریا کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ بارلیم دارالحکومت کا پوش علاقہ تھا اور اس علاقے میں انسپکٹر پال کی ذاتی کوٹھی ہونے کا مطلب تھا کہ انسپکٹر پال کا انحصار صرف تنخواہ یا الاؤنسز پر نہیں ہے بلکہ وہ خاندانی طور پر بھی خاصا امیر آدمی ہو گا۔

''بارلیم تو کافی پوش علاقہ ہے۔ ایک انسپکٹر نے وہاں کرائے پر کوٹھی کیسے لے لی''..... جولیا نے وہی بات کی جو عمران سوچ رہا تھا تو عمران مسکرا دیا۔

''کوٹھی کرائے کی نہیں اس کی ذاتی ہے''..... عمران نے کہا۔

''ذاتی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایک پولیس انسپکٹر تو اتنی تنخواہ نہیں لے سکتا اور یہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ کوٹھی اس کی ذاتی ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''اس کا نام پال ہاؤس بتایا گیا ہے اور ذاتی کوٹھیوں کے نام ہی اپنے نام پر رکھے جاتے ہیں۔ کرائے کی کوٹھیوں کے نہیں''۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن کیا وہ خاندانی امیر آدمی ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ لگتا ایسے ہی ہے''..... عمران نے جواب دیا اور جولیا خاموش ہو گئی۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ بارلیم ایریا میں داخل ہو گئے اور تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ پال ہاؤس کو تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ ایک درمیانے درجے کی دو منزلہ کوٹھی تھی جس کی دیواریں عام کوٹھیوں کی نسبت خاصی اونچی تھیں۔ پھاٹک بند تھا۔ اس کے سامنے ہی پارکنگ میں انہیں کار پارک کرنے کی جگہ مل گئی تو عمران نے کار پارک کر دی۔

''تم بیٹھو۔ میں اندر گیس فائر کر کے عقبی طرف سے اندر داخل ہو کر پھاٹک کھول دوں گا۔ پھر تم آ جانا''..... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پارکنگ سے باہر آ کر اس نے مخصوص جگہ سے سڑک کراس کی اور دوسری طرف پال ہاؤس کی سائیڈ گلی میں داخل ہو کر اس کی نظروں سے غائب ہو گیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ ایک لحاظ سے مشن مکمل ہو گیا تھا۔ یہ ٹھیک ہے کہ وہ مادام ہوچانگ کو زندہ برآمد نہ کر سکے تھے لیکن وہ مائیکرو ٹیپ اب چند قدموں کے فاصلے پر تھا۔ اس کی نظریں پھاٹک پر جمی ہوئی تھیں کہ اچانک ایک کار کو پارکنگ میں داخل ہو کر ایک سائیڈ پر رکتے دیکھ کر وہ چونک پڑی۔ چونکنے کی وجہ اس میں موجود جوڑے کی نظریں تھیں جو پال ہاؤس کے پھاٹک پر جمی ہوئی تھیں۔

''آؤ ڈیانا۔ یہ سامنے والی کوٹھی ہے۔ ہمیں عقبی طرف سے اندر

جانا ہو گا''۔۔۔۔ کار سے اترتے ہوئے نوجوان نے کہا اور اس کی ساتھی عورت جس کا نام ڈیانا لیا گیا تھا، وہ بھی تیزی سے کار سے اتری اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے سڑک کراس کرنے والی مخصوص جگہ کی طرف بڑھ گئے۔ جولیا سمجھ گئی کہ یہی وہ پارٹی ہے جس نے انسپکٹر پال سے پہلے رابطہ کیا تھا اور اب جبکہ عمران اندر ہے اور وہ لوگ بھی اندر پہنچنے کی کوشش کریں گے اس لئے انہیں روکنا ضروری ہے۔ یہی سوچ کر وہ تیزی سے نیچے اتری اور پھر ان کے پیچھے چلتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

ہیری اور ڈیانا تیز تیز قدم اٹھاتے پال ہاؤس کی سائیڈ گلی میں داخل ہوئے۔ کوٹھی کی دیواریں خاصی اونچی تھیں۔

''میں اندر گیس فائر کر دوں تاکہ ملازم بے ہوش ہو جائے اور ہم اطمینان سے مائیکرو ٹیپ تلاش کر سکیں''۔۔۔۔ ہیری نے کہا تو ڈیانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیری نے جیکٹ کی جیب سے ایک گیس پسٹل نکالا اور اس کا رخ دیوار کی طرف کر کے اس نے یکے بعد دیگرے تین بار ٹریگر دبا دیا۔ گیس پسٹل سے نکلنے والے کیپسول دیوار کے اوپر سے ہوتے ہوئے اندر جا کر غائب ہو گئے۔

''اب اس ملازم کو پانچ چھ گھنٹوں سے پہلے ہوش نہیں آ سکتا''۔ ہیری نے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور ساتھ ہی گیس پسٹل کو واپس جیب میں ڈال لیا۔ کوٹھی کے عقب میں ایک چھوٹی سی گلی تھی جو آگے جا کر بند ہو جاتی تھی اور وہاں کوڑے کرکٹ کے لئے تین

بڑے بڑے ڈرم موجود تھے۔

''ان ڈرموں کے ذریعے ہم آسانی سے اندر کود سکتے ہیں''۔ ہیری نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر ایک ڈرم کو گھسیٹ کر دیوار کے قریب کیا۔ وہ اچھل کر اس ڈرم پر چڑھا اور پھر دوسرے لمحے وہ دیوار پر اور تیسرے لمحے وہ اندر کود چکا تھا۔ اس کے اندر کودتے ہی یہی کارروائی ڈیانا نے اس سے بھی کم وقت میں پوری کی۔ وہ دونوں اب چھوٹے سے پائیں باغ کی گھاس پر موجود تھے۔

''گیس کے اثرات تو نہیں ہوں گے''...... ڈیانا نے کہا۔

''نہیں۔ یہ جتنی زود اثر ہے اتنی ہی جلدی ہوا میں مل کر غائب ہو جاتی ہے۔ آؤ۔ ملازم شاید گیٹ کے پاس بے ہوش پڑا ہو گا''۔ ہیری نے کہا اور پھر وہ تیزی سے سائیڈ گلی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ابھی وہ سائیڈ گلی کے آخر میں پہنچے ہی تھے کہ دونوں کے کانوں میں عقبی طرف سے ہلکے سے دھماکے کی آواز پڑی اور وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

''اوہ۔ یہ عقبی طرف کیا دھماکہ ہوا ہے۔ تم دیکھو ڈیانا۔ کون ہے''...... ہیری نے کہا تو ڈیانا تیزی سے مڑ کر دوڑتی ہوئی عقبی طرف چلی گئی جبکہ ہیری آگے بڑھتا چلا گیا۔ سائیڈ راہداری کے آخر میں پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر اس نے سر آگے بڑھا کر فرنٹ کو چیک کیا تو اسے پھاٹک کے قریب بنے ہوئے

گارڈ روم کے سامنے ایک آدمی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا نظر آیا اور اسے دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا کہ یہی واحد ملازم ہے جو اس کوٹھی میں موجود تھا۔ اس دوران اسے عقب سے کسی کے تیز تیز قدموں کی چاپ سنائی دی تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا لیکن پھر راہداری میں آتی ہوئی ڈیانا کو دیکھ کر اس نے گہرا سانس لیا۔

''کیا ہوا تھا''...... ہیری نے اس کے قریب آنے پر پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ کوڑا اٹھانے والا ٹرک ہے عقبی طرف اور کچھ نہیں ہے''...... ڈیانا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ہیری کے تنے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔

''ملازم بے ہوش پڑا ہوا ہے گارڈ روم کے سامنے اس لئے اب کوٹھی بے ضرر ہو چکی ہے۔ آؤ۔ ہمیں جلد از جلد مائیکرو ٹیپ تلاش کرنا ہے''...... ہیری نے کہا تو ڈیانا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے عمارت کے سامنے موجود برآمدے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں ہی انہوں نے پوری کوٹھی کے ان حصوں میں راؤنڈ لگا لیا جہاں مطلوبہ مائیکرو ٹیپ رکھا جا سکتا ہو۔

''میرا خیال ہے کہ انسپکٹر پال کے بیڈ روم میں موجود الماری کو چیک کیا جائے''...... ڈیانا نے کہا۔

''تم اسے چیک کرو میں سٹور میں چیک کرتا ہوں۔ وہاں بھی ایک الماری موجود ہے''...... ہیری نے کہا تو ڈیانا کے اثبات میں سر

ہلانے پر وہ مڑا اور اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جہاں سٹور تھا۔ سٹور میں ویسے تو خاصا کاٹھ کباڑ پڑا ہوا تھا لیکن وہاں موجود لوہے کی الماری قدرے نئی محسوس ہو رہی تھی۔ ہیری نے الماری کھولی اور اس میں موجود مختلف چیزیں باہر نکال کر رکھنا شروع کر دیں لیکن اسے نہ کوئی مائیکرو ٹیپ نظر آیا اور نہ ہی اس سے ملتی جلتی کوئی چیز۔ لوہے کی اس الماری میں خفیہ خانے بھی موجود تھے۔ ہیری نے وہ خانے بھی کھول کر چیک کئے لیکن ان خانوں میں بھی الماری کے بڑے خانوں کی طرح فضول اور ناکارہ چیزیں بھری ہوئی تھیں۔

''وہاں بیڈ روم کی الماری میں کچھ نہیں ہے''..... ڈیانا کی آواز اسے دروازے سے سنائی دی تو وہ بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''یہاں بھی کچھ نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس ملازم کو ہوش میں لاؤ۔ اس سے پوچھ گچھ کی جائے''..... ہیری نے کہا۔

''ہاں۔ ویسے گھریلو ملازم مالکوں کے راز دار ہوتے ہیں''۔ ڈیانا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ برآمدے میں پہنچ کر وہ صحن میں آئے اور پھاٹک کی طرف بڑھنے لگے جہاں وہ ملازم ابھی تک ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا۔

''یہ تو ایکریمین ہے''..... ہیری نے جھک کر اسے سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

''ایکریمین۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کسی یونانی کا ملازم ایکریمین

ہو۔ ایکریمین تو گھریلو ملازمتیں نہیں کیا کرتے''..... ڈیانا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''تو پھر یہ کون ہو سکتا ہے۔ ٹھہرو۔ میں اندر گارڈ روم میں جا کر دیکھتا ہوں''..... ہیری نے ایک خیال کے تحت کہا اور تیزی سے گارڈ روم میں داخل ہو گیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ پڑا ہے ملازم''..... اندر سے ہیری کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔

''یہ۔ یہ پھر کون ہے''..... ڈیانا نے بھی چیخ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اچھل کر گارڈ روم میں داخل ہو گئی۔ وہاں واقعی کرسی پر ایک آدمی ڈھلکے ہوئے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر ملازموں جیسا لباس بھی تھا اور وہ مقامی ہی تھا۔ اسی لمحے انہیں سائیڈ راہداری کی طرف سے کسی کے دوڑنے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں ہی بے اختیار چونک کر باہر کو لپکے۔

''یہ کون ہو سکتا ہے''..... ہیری نے جلدی سے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے کہا۔

''فائرنگ مت کرنا۔ یہ گنجان آباد علاقہ ہے۔ پولیس یہاں چند لمحوں میں پہنچ جائے گی''..... ڈیانا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نیچے کرتے ہوئے کہا اور خود تیزی سے باہر جھانکنے لگی لیکن گارڈ روم کی دیوار کی وجہ سے سائیڈ گلی اسے نظر نہ آ رہی تھی۔ وہ سیڑھیاں اتر کر دیوار کے ساتھ ساتھ ہو کر آگے بڑھتی چلی گئی جبکہ ہیری وہیں گارڈ روم

کے دروازے پر ہی رک گیا تھا۔ دیوار کے اختتام تک پہنچتے پہنچتے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں بھی تھم گئی تھیں۔ ڈیانا کو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے یہ آوازیں اس کا وہم تھیں۔ وہ اب دیوار سے سر ٹکائے سائیڈ راہداری کے آخری حصے کو دیکھ رہی تھی لیکن وہاں کوئی نہ تھا۔

''کون ہے''...... ہیری نے دبے دبے لہجے میں کہا۔

''کوئی نہیں ہے۔ یا تو کوئی تھا ہی نہیں۔ ہمیں وہم ہوا تھا یا پھر آنے والا بھی ہماری طرح محتاط ہو گا۔ وہ رک کر جائزہ لے رہا ہو گا''...... ڈیانا نے بھی آہستہ سے جواب دیا لیکن چند لمحوں بعد وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے ایک ایکریمین عورت کو بڑے محتاط انداز میں سائیڈ سے نکل کر برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ عورت شاید برآمدے میں داخل ہونا چاہتی تھی۔

''پیچھے ہٹ جاؤ''...... ڈیانا نے تیزی سے واپس کھسکتے ہوئے ہیری سے کہا اور ہیری جو دروازے میں ہی کھڑا تھا تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

''کوئی ایکریمین عورت ہے۔ شاید یہ اس بے ہوش ایکریمین کی ساتھی ہے''...... ڈیانا نے بھی دروازے میں آ کر پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تا کہ برآمدے تک پہنچ کر وہ ایکریمین عورت انہیں دیکھ نہ لے۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ وہی پاکیشیائی ایجنٹ نہ ہوں''...... ہیری نے

کہا۔

''وہ عورت برآمدے سے گزر کر اندر چلی گئی ہے۔ آؤ۔ اب ہمیں اس کو پکڑنا ہے''...... ڈیانا نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر گارڈ روم کی سیڑھیاں اتر کر نیچے پہنچ گئی۔ ہیری اس کے پیچھے تھا۔ وہ ایکریمین عورت اندر کہیں غائب ہو چکی تھی۔ وہ دونوں محتاط انداز میں دوڑتے ہوئے گارڈ روم سے برآمدے میں آئے تو ڈیانا نے تیزی سے ہیری کا ہاتھ پکڑ کر اسے دیوار سے لگا دیا اور خود بھی دیوار سے پشت لگا کر کھڑی ہو گئی کیونکہ اس نے راہداری میں آتے ہی قدموں کی آوازیں اپنی طرف آتی سن لی تھیں اور چند لمحوں بعد وہی ایکریمین عورت جیسے ہی راہداری سے برآمدے میں آئی ڈیانا کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑی اور اس ایکریمین عورت کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

جولیا جیسے ہی پال ہاؤس کے عقب میں موجود گلی میں مڑی اس نے اونچی دیوار کے ساتھ کونے میں ایک ڈرم کو پڑے ہوئے دیکھا تو وہ سمجھ گئی کہ آنے والے مرد اور عورت دونوں اس ڈرم کے ذریعے کوٹھی کے اندر کودے ہیں۔ اس نے تیزی سے جمپ لگایا تاکہ اس ڈرم پر چڑھ جائے کہ اسی لمحے آگے گلی کے موڑ سے کوڑا اٹھانے والے مخصوص ٹرک کی آواز سنائی دی تو جولیا نے بے اختیار اچھل کر دیوار پر چڑھنے کی کوشش کی لیکن چونکہ اس کے اوپر چڑھنے کی وجہ سے وہ ڈرم ابھی تک ہل رہا تھا اس لئے ڈرم پر ہونے کے باوجود اس کے دونوں پیر پوری طرح دیوار پر نہ پڑ سکے اور وہ پہلے ڈرم پر گری اور پھر پلٹ کر نیچے زمین پر آ گری۔ اسی لمحے کوڑا اٹھانے والے ٹرک کے رکنے کی آواز سنائی دی اور پھر وہ عقبی طرف سے گلی کے اندر آتا دکھائی دیا۔

ٹرک ریورس ہو کر اندر آ رہا تھا۔ اب چونکہ دیوار پھاندنے کا وقت نہیں رہا تھا اس لئے جولیا تیزی سے پنجوں کے بل دوڑتی ہوئی ایک طرف پڑے ہوئے ڈرموں کے عقب میں موجود کچرے کے لئے بنائے گئے کمرے کے عقب میں موجود پتلی سی گلی میں گھس گئی۔ اسی لمحے ٹرک رکنے کی آواز سنائی دی اور پھر دو آدمیوں کے چلنے پھرنے اور باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ ڈرموں سے کچرا نکال کر ٹرک میں ڈال رہے تھے۔ کچرے کے لئے بنایا گیا کمرہ خالی پڑا تھا اس لئے انہوں نے اس طرف کا رخ نہیں کیا تھا اور ٹرک میں موجود دونوں افراد پہنچے۔ ٹرک کے اگلے حصے میں تھے جن کا رخ سامنے کی طرف تھا اس لئے وہ اسے دیکھ نہ سکے تھے اور نہ ہی ٹرک کی تیز آواز کی وجہ سے انہیں اس کے ڈرم پر گرنے اور پھر نیچے گرنے کی آوازیں سنائی دی تھیں اس لئے ان کی پوری توجہ کچرا ٹرک میں ڈالنے پر لگی ہوئی تھی۔

جولیا ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ عمران پہلے سے اندر موجود تھا اور ان کے گیس فائر کرنے کی وجہ سے وہ یقیناً بے ہوش ہو گیا ہو گا اس لئے وہ جلد از جلد اندر جانا چاہتی تھی لیکن جب تک ٹرک چلا نہ جاتا اس کے لئے اندر جانا ممکن نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرک ایک بار پھر سٹارٹ ہوا اور چند لمحوں بعد وہ گلی سے نکل کر بائیں ہاتھ مڑ کر آگے بڑھ گیا تو جولیا تیزی سے اس پتلی سی گلی سے باہر آ گئی۔ ڈرم واپس اپنی جگہ پر رکھ دیا گیا تھا۔

جولیا نے ڈرم گھسیٹ کر دوبارہ دیوار کے ساتھ لگانا شروع کر دیا۔ ڈرم چونکہ خالی تھا اس لئے اسے ایسا کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ اس نے ڈرم کو دیوار کے ساتھ لگایا اور پھر اچھل کر وہ اس پر چڑھ گئی۔ اس نے جان بوجھ کر ڈرم کو اس انداز میں دیوار کے ساتھ لگا کر رکھا تھا کہ وہ اب پہلے کی طرح ہل نہ رہا تھا۔ جولیا نے ایک لمحے کے لئے اپنا توازن درست کیا اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر اچھلی اور اس بار اس کے دونوں ہاتھ پوری طرح دیوار کے کنارے پر جم گئے۔ دوسرے ہی لمحے اس کا جسم دیوار کے اوپر گیا اور پھر وہ اندر کی طرف لٹک گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ چھوڑ دیئے اور وہ پنجوں کے بل نیچے کود گئی۔

گو اس کے اس طرح نیچے کودنے کی وجہ سے ہلکا سا دھماکہ ہوا تھا لیکن وہ اس قدر زوردار نہ تھا کہ جولیا کے خیال کے مطابق وہ اندر موجود افراد کو سنائی دیتا۔ اس کے باوجود وہ چند لمحوں تک وہیں دبکی رہی۔ پھر وہ اٹھ کر تیزی سے سائیڈ راہداری کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اسے عمران کی فکر تھی۔ سائیڈ راہداری سے ہوتی ہوئی وہ راہداری کے آخر میں پہنچ گئی لیکن وہ براہ راست آگے بڑھنے کی بجائے وہیں رک گئی اور سر دیوار سے لگا کر اس نے فرنٹ کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ سامنے ہی پھاٹک اور اس کے ساتھ گارڈ روم اسے نظر آ رہا تھا اور گارڈ روم کے سامنے پھاٹک کے قریب اسے زمین پر پڑا ہوا عمران بھی نظر آ گیا تھا۔

عمران سیدھا پڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ اس کے سامنے تھا اور اتنی دور سے اس کا چہرہ دیکھ کر وہ سمجھ گئی کہ عمران ہلاک نہیں ہوا بلکہ بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ یہ اور بات تھی کہ وہ ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہونے کی بجائے سیدھا پڑا ہوا تھا جبکہ عام طور پر گیس سے بے ہوش ہونے والے افراد اس انداز میں نہیں پڑے ہوتے لیکن اس کے خیال کے مطابق یہ وقت اس طرح کی باتیں سوچنے کا نہیں تھا۔ اسے یہ تسلی ہو گئی تھی کہ عمران زندہ ہے۔ اسے اصل میں اس مرد اور عورت دونوں کی فکر تھی جو فرنٹ پر نظر نہ آ رہے تھے۔ وہ تیزی سے آگے بڑھی اور پھر برآمدے سے ہوتی ہوئی عمارت کے اندر داخل ہو گئی اور پھر جلد ہی اس نے کمروں کا جائزہ لے لیا لیکن کہیں بھی اسے وہ جوڑا نظر نہ آیا۔

''یہاں تہہ خانے ہوں گے''..... جولیا نے کہا اور ابھی وہ نظریں گھما کر تہہ خانوں کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ اسے ایسا محسوس ہوا جیسے دور کہیں کھٹکا ہوا ہو۔ وہ تیزی سے سائیڈ راہداری سے نکل کر درمیانی راہداری میں آ گئی۔ اس راہداری کے سامنے پھاٹک تھا جس کے ساتھ ہی گارڈ روم تھا۔ جولیا سمجھ گئی کہ یہ دونوں مرد اور عورت اگر کوٹھی میں نہیں ہیں تو لامحالہ اس گارڈ روم میں ہوں گے۔ شاید انسپکٹر پال نے اپنی پولیس کی پیشہ وارانہ حس سے کام لیتے ہوئے اس مائیکرو ٹیپ کو گارڈ روم کی الماری میں چھپا دیا تھا تاکہ وہاں کے بارے میں کسی کا خیال تک نہ جائے۔ باہر

اب خاموشی تھی اور یہی بات جولیا کو عجیب محسوس ہو رہی تھی۔ وہ یہی سوچتی ہوئی راہداری سے جیسے ہی باہر برآمدے میں آئی اچانک کوئی عقاب کی طرح اس پر جھپٹا۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ جولیا کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی کسی نے اسے اٹھا کر دیوار سے مارنے کی کوشش کی۔ جولیا کا جسم ایک لمحے کے لئے ہوا میں اٹھا لیکن دوسرے لمحے وہ ذہنی طور پر سنبھل گئی۔ اس نے گھومتے ہوئے جسم کے ساتھ ہی اس عورت اور مرد کو دیکھ لیا تھا جن کی تلاش میں وہ کوٹھی کے اندر داخل ہوئی تھی اس لئے اس کی حاصل کردہ تربیت نے اسے لاشعوری طور پر سنبھلنے کا موقع دے دیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ دیوار کی طرف مڑتے ہوئے اس کے جسم نے ہوا میں ہی اپنا رخ بدلا اور دوسرے لمحے وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے لپٹی ہوئی ایک دھماکے سے فرش پر گریں۔

''ہٹ جاؤ ڈیانا''.... مردانہ آواز سنائی دی لیکن اسی لمحے اس عورت جسے ڈیانا کے نام سے پکارا گیا تھا، نے اپنی ایک لات پوری قوت سے جولیا کی پسلیوں پر ماری اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا کو بڑے ماہرانہ انداز میں پیچھے کی طرف اچھال دیا۔ ضرب اس قدر ماہرانہ انداز میں ماری گئی تھی اور اس قدر زور دار تھی کہ جولیا کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم یکلخت مفلوج ہو کر رہ گیا ہو لیکن دوسرے لمحے اسے عمران کا خیال آیا اور

اس کے ساتھ ہی جیسے اس کے سُن پڑتے ہوئے جسم میں طاقتور الیکٹرک کرنٹ سا دوڑ گیا۔ ڈیانا اسے اچھال کر تیزی سے اٹھی ہی تھی کہ اسی لمحے اس کی سائیڈ پر موجود مرد نے فرش پر گری ہوئی جولیا پر چھلانگ لگا دی لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا الٹ کر اٹھ کر کھڑی ہوتی ہوئی ڈیانا سے پوری قوت سے ٹکرایا اور وہ دونوں ہی چیختے ہوئے نیچے فرش پر جا گرے۔ جولیا نے اپنے اوپر آتے ہوئے مرد کو دونوں پیروں کی ضرب لگا کر الٹ دیا تھا۔

''تم ہٹ جاؤ ہیری۔ میں اس کی ہڈیاں توڑنے کے لئے کافی ہوں''.... ڈیانا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں ہی بیک وقت اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''تم۔ تم نے مجھ پر وار کیا۔ تمہاری یہ ہمت''.... ڈیانا نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے لڑائی میں کوئی اسے چھو بھی نہیں سکتا جبکہ جولیا نے اس پر وار کر دیا تھا۔

''تم اچھا لڑتی ہو ڈیانا۔ لیکن میرا نام جولیا ہے جولیا''.... جولیا نے اس ماحول کے باوجود مسکراتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے دوستانہ انداز میں گپ شپ کر رہی ہو۔

''تم۔ تمہاری یہ جرأت''.... ڈیانا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ جولیا کے اطمینان بھرے لہجے نے اس پر ایسے اثر کیا تھا جیسے جولیا نے بات کرنے کی بجائے اسے خار دار کوڑا مار دیا ہو اور اس کے

ساتھ ہی اس نے جولیا پر حملہ کر دیا۔ جولیا پہلے سے ہی اس کے لئے تیار تھی اس لئے اس نے پھرتی سے اپنے آپ کو اس کے حملے سے بچانے کے لئے بائیں طرف غوطہ مارا لیکن دوسرے لمحے جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی گردن پر کسی نے پوری قوت سے آہنی راڈ مار دیا ہو اور جولیا چیختی ہوئی اچھل کر سائیڈ دیوار سے ٹکرا کر ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح فرش پر جا گری۔

جولیا کے شاید وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ڈیانا اسے اس انداز میں زبردست ڈاج دے گی کہ دایاں ہاتھ کھول کر وہ اس پر حملہ کرتے ہوئے یکلخت بائیں ہاتھ کو پوری قوت سے اس کی گردن پر مار دے گی۔ اس کا دایاں کھلا ہوا ہاتھ دیکھ کر جولیا نے بائیں طرف غوطہ کھایا تھا لیکن ڈیانا نے اس کے تصور سے بھی ہٹ کر بے پناہ مہارت اور پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا اور جولیا اس ضرب کے ساتھ ہی سمجھ گئی تھی کہ ڈیانا مارشل آرٹ میں واقعی نہ صرف بے حد ماہر ہے بلکہ انتہائی تجربہ کار بھی ہے۔

گردن پر لگنے والی زوردار ضرب نے اس کے ذہن پر اندھیرے پھیلا دیئے تھے۔ اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی گردن بس خوش قسمتی سے ٹوٹنے سے بچ گئی ہے۔ اسی لمحے ڈیانا کی لات پوری قوت سے اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی جولیا کے پہلو پر پڑی لیکن اس دوسری ضرب نے جولیا کے ذہن اور جسم پر الٹا اثر کیا۔ گردن پر پڑنے والی خوفناک ضرب سے اس کے ذہن پر جو اندھیرے پھیل

رہے تھے وہ یکلخت غائب ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں بے اختیار توانائی کی لہر سی دوڑ گئی۔

ڈیانا نے اسے دوسری ضرب لگانے کے لئے لات چلائی لیکن اس بار اس کا یہ خطرناک داؤ اس پر الٹ گیا جب جولیا نے یکلخت اچھل کر اپنی دونوں ٹانگیں اوپر کو پوری قوت اور تیزی سے اٹھائیں اور یہ ضرب ڈیانا کی لات کے عقبی حصے پر اس قوت سے پڑی کہ وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ سکی اور چیختی ہوئی سر کے بل پیچھے فرش پر جا گری۔ اسی لمحے جولیا اس طرح اچھلی جیسے بند سپرنگ کھلتا ہے اور دوسرے لمحے ہیری جو جیب سے مشین پسٹل نکال رہا تھا چیختا ہوا عقبی دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرا کر جیسے ہی آگے کی طرف جھکا، جولیا جس نے پوری قوت سے دونوں پیروں کی ضرب اس کے سینے پر ماری تھی، قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی اور دوسرے لمحے آگے کی طرف جھکتے ہوئے ہیری کی گردن پر اس کا ہاتھ ایک لمحے کے لئے پڑا اور دوسرے لمحے ہیری کا جسم ایک جھٹکے سے اڑتا ہوا تیزی سے اٹھ کر کھڑی ہوتی ہوئی ڈیانا سے پوری قوت سے جا ٹکرایا اور ایک بار پھر وہ دونوں نیچے گرے لیکن ڈیانا نے جولیا کا داؤ واپس جولیا پر ہی الٹ دیا کہ نیچے گرتے ہی اس کے دونوں پیروں نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی اور ہیری کا اس پر گرتا ہوا جسم الٹ کر پوری قوت سے جولیا سے ٹکرایا اور جولیا بھی اس زوردار ضرب سے اپنے آپ کو نہ بچا سکی اور نیچے گر گئی۔

لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے کروٹ بدلنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے ڈیانا کی لات پوری قوت سے گھومی اور کروٹ بدلتی ہوئی جولیا کے پیٹ پر پڑی اور جولیا کے منہ سے ہلکی سی سسکی ابھری لیکن اس سے پہلے کہ ڈیانا اچھل کر دوسری لات مارتی جولیا کا اوپر کا جسم یکلخت بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دایاں بازو تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ڈیانا چیختی ہوئی پلٹ کر منہ کے بل نیچے جا گری۔

جولیا نے بازو کی مدد سے اس کی لات پر اس قدر زور دار ضرب لگائی تھی کہ ڈیانا اپنا توازن قائم نہ رکھ سکی تھی۔ ڈیانا نیچے گرتے ہی تیزی سے سمٹی تاکہ اچھل کر کھڑی ہو سکے لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی جولیا اس پر جھپٹی اور دوسرے لمحے اس کے دونوں ہاتھ ڈیانا کی گردن پر پڑے اور اس کے ساتھ ہی جولیا یکلخت اس طرح کھڑی ہو گئی جیسے وہ ڈیانا کو گردن سے پکڑ کر اوپر اٹھانے کی طاقت کا عوامی مظاہرہ کر رہی ہو۔

ڈیانا نے اس طرح جولیا کے اٹھانے پر سنبھلنے کی کوشش کی لیکن اب جولیا اسے مزید کوئی موقع نہ دینا چاہتی تھی اس لئے جولیا نے اس کی گردن پکڑ کر اسے گھسیٹا اور عقبی راہداری کی طرف لے گئی اور دوسرے لمحے ڈیانا کا سر پوری قوت سے دیوار سے جا ٹکرایا۔ ڈیانا نے جولیا کے پیٹ پر اپنی سمٹی ہوئی لاتیں مارنے کی آخری کوشش کی لیکن جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے اس کا سر ایک بار پھر

پوری قوت سے دیوار پر دے مارا اور اس ضرب کے ساتھ ہی ڈیانا کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

جولیا نے ایک بار پھر اس کے سر کو پوری قوت سے دیوار سے ٹکرایا اور پھر دونوں ہاتھ اس کی گردن سے ہٹا کر اچھلی اور پیچھے ہٹ گئی جبکہ ڈیانا اب دیوار کی جڑ میں گٹھڑی بنی ہوئی پڑی تھی۔ جولیا زور زور سے سانس لے رہی تھی۔ گو اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑ رہی تھیں لیکن اس کے ذہن پر مسرت چھائی ہوئی تھی۔ ڈیانا اور ہیری کو اس نے آخرکار زیر کر لیا تھا۔ ہیری کے بارے میں اسے فکر نہ تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ہیری کو اس نے گردن سے پکڑ کر جس طرح گھما کر پھینکا تھا اس سے اس کی گردن میں بل آ گیا ہو گا اور چونکہ بل فوراً نہ نکالا گیا تھا اس لئے سانس رک جانے سے ہیری کی موت واقع ہو چکی ہو گی۔ البتہ ڈیانا بے ہوش تھی۔

گو اس نے اس کے سر کو پوری قوت سے تین بار دیوار پر مارا تھا لیکن اس کے باوجود اسے معلوم تھا کہ ڈیانا اس کی توقع سے بھی جلد ہوش میں آ سکتی ہے کیونکہ تربیت یافتہ افراد ایسی ضربوں کی وجہ سے بے ہوش ہو کر عام افراد سے جلد ہوش میں آ سکتے ہیں۔ وہ چند لمبے لمبے سانس لینے کے بعد دوڑتی ہوئی واپس راہداری میں آ گئی۔ وہ راہداری کے آخر میں موجود ایک کمرے میں جا رہی تھی جسے سٹور روم کے انداز میں استعمال کیا گیا تھا۔ اس نے وہاں رہی

کا ایک بنڈل دیکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رسی کا بنڈل اٹھائے واپس برآمدے میں پہنچ گئی۔ جولیا نے ڈیانا کو پلٹ کر اس کے دونوں بازو پشت پر کر کے انہیں رسی سے باندھا اور پھر اس نے اسی رسی سے اس کے دونوں پیر بھی باندھ دیئے۔ اس کے بعد اس نے ہیری کو چیک کیا تو وہ اس کی توقع کے مطابق ہلاک ہو چکا تھا۔

جولیا نے جھک کر ایک جھٹکے سے بے ہوش ڈیانا کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور اندر ایک بڑے کمرے میں موجود بازوؤں والی کرسی پر ڈال کر اس نے باقی بچ جانے والی کافی رسی سے اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ اس طرح باندھ دیا کہ وہ ہوش میں آنے کے باوجود کسی طرح بھی اپنے آپ کو آزاد نہ کرا سکے۔ اس طرف سے اطمینان ہو جانے کے بعد وہ اس کمرے سے ملحقہ باتھ روم میں گئی۔ وہاں موجود ایک جگ میں اس نے پانی بھرا اور جگ اٹھائے وہ واپس برآمدے میں آ کر پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی جہاں عمران بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس نے جگ وہیں عمران کے پاس رکھا اور خود آگے بڑھ کر وہ گارڈ روم میں داخل ہوگئی۔ وہاں اس نے ایک آدمی کو کرسی پر ڈھلکے ہوئے انداز میں بیٹھے دیکھا تو وہ اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتی ہوئی واپس مڑ کر باہر آ گئی۔ اب اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ کوٹھی میں اس کے علاوہ باقی تمام افراد بے ہوش ہیں اس لئے فوری طور پر اسے کسی سے خطرہ نہیں ہے۔

جولیا نے جھک کر ایک ہاتھ سے عمران کے دونوں گالوں کو دبا کر اس کا منہ کھولا اور دوسرے ہاتھ سے جگ میں موجود پانی اس کے حلق میں ڈالنا شروع کر دیا۔ جب دو چار گھونٹ پانی عمران کے حلق سے نیچے اتر گیا تو اس نے ہاتھ ہٹایا اور جگ کو بھی زمین پر رکھ دیا لیکن عمران کے جسم میں کوئی حرکت نہ ہوئی تو اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے عمران کو جھنجھوڑنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی وہ جھک کر لیکن چیخ چیخ کر عمران، عمران کی آوازیں لگانے لگی لیکن عمران کا جسم ویسے ہی بے حس و حرکت تھا۔ اس کے ہوش میں آنے کے قطعاً کوئی آثار نظر نہ آ رہے تھے اور جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا جولیا کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔ اس کے ذہن میں خدشات کی مکڑیاں جالے بننے لگ گئی تھیں۔

ڈیانا کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی آہستہ آہستہ روشنی میں
تبدیل ہونے لگ گئی اور تھوڑی ہی دیر بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں
لیکن ابھی تک اس کے ذہن پر دھند سی چھائی ہوئی تھی۔ پھر یہ دھند
بھی غائب ہو گئی اور اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا تو اس
نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن رسی سے بندھی ہونے کی وجہ
سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔ اس کے سر میں اس وقت شدید درد
ہو رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اندر سے اس کا دماغ
کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکا ہو لیکن اس کی یادداشت بہرحال قائم
تھی اور بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام مناظر کسی فلم کے مناظر
کی طرح اس کے ذہن میں ابھرے اور غائب ہو گئے۔ اس نے
غور سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اپنے جسم پر نظریں دوڑائیں۔ اسے
معلوم ہو گیا تھا کہ وہ پال ہاؤس کے ایک کمرے میں کرسی پر

رسیوں سے بندھی ہوئی بیٹھی ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ بھی اس کی
پشت کی طرف کر کے باندھ دیئے گئے تھے اور پیروں کو بھی باندھ
دیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے پورے جسم کو بھی رسی کی
مدد سے کرسی سے باندھ دیا گیا تھا۔

''یہ ہیری کہاں گیا۔ کیا وہ فرار ہو گیا ہے یا زخمی ہے۔ وہ
میرے ساتھ کیوں نہیں ہے''۔۔۔ ڈیانا کے ذہن میں خیال ابھرا اور
اچانک اسے محسوس ہوا کہ ہیری کے ساتھ کوئی لمبی گڑبڑ ہو گئی ہے
ورنہ وہ بھی لازماً یہاں موجود ہوتا لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ
رہی تھی کہ اسے یہاں باندھنے کا تکلف کیوں کیا گیا ہے۔ وہ
عورت جس انداز میں لڑی تھی وہ تو یقیناً اسے ہلاک کر دیتی۔ کوٹھی
پر خاموشی طاری تھی۔ ویسے بھی کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ اس
نے رسی پر توجہ دینا شروع کر دی۔ پہلے پہل تو اسے کچھ سمجھ نہ آئی
کہ اسے کس انداز میں باندھا گیا ہے لیکن پھر غور کرنے پر اسے
معلوم ہونے لگ گیا کہ اسے باندھنے میں فرنچ شکاریوں کا مخصوص
انداز استعمال کیا گیا ہے۔ ان فرنچ گانٹھوں کو سب سے پیچیدہ اور
مشکل گانٹھیں سمجھا جاتا تھا اور جسے ان مخصوص گانٹھوں کی مدد سے
باندھا جاتا تھا اس کے لئے انہیں کھولنا تقریباً ناممکن سمجھا جاتا تھا
لیکن ڈیانا کے لئے یہ اتنا پیچیدہ مسئلہ نہ تھا کیونکہ اس نے ہر ٹائپ
کی گانٹھیں کھولنے کی خصوصی تربیت حاصل کی ہوئی تھی۔ صرف پہلے
سمجھنا مشکل ہوتا تھا۔ وہ چونکہ گانٹھوں کی بندش کو بھی سمجھ چکی تھی اس

لئے اس نے انہیں کھولنے کی کوشش شروع کر دی لیکن جلد ہی اسے احساس ہو گیا کہ یہ گانٹھیں صرف فرنچ سٹائل میں نہیں باندھی گئیں بلکہ فرنچ کے ساتھ ساتھ کسی اور انداز کو بھی شامل کیا گیا ہے جس کی وجہ سے گانٹھیں مزید پیچیدہ ہو گئی ہیں لیکن ڈیانا نے ہمت نہ ہاری بلکہ وہ اپنی کوشش میں لگی رہی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ کسی بھی وجہ سے اسے ابھی تک ہلاک نہیں کیا گیا تو ایسا کسی بھی لمحے ہو سکتا تھا اور پھر تقریباً دس منٹ کی کوشش کے بعد آخرکار وہ اس گانٹھ کو مزید سمجھ لینے میں کامیاب ہو گئی۔

''حیرت ہے۔ یہ کس قسم کی گانٹھ ہے۔ فرنچ سٹائل بھی ہے اور افریقا سٹائل بھی۔ حیرت ہے''...... ڈیانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے اس کے عقب میں موجود دونوں ہاتھ کھل گئے تو اس کا چہرہ پھول کی طرح کھل اٹھا۔ اب باقی گانٹھیں کھولنا اس کے لئے مشکل نہ تھا لیکن یہ گانٹھیں بھی کھولتے کھولتے اسے کافی وقت لگ گیا۔ سب سے آخر میں اس نے پیروں میں بندھی ہوئی گانٹھیں کھول لیں اور پھر رسی کو سمیٹ کر ایک طرف پھینک دیا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''اب میں دیکھوں گی کہ یہ عورت اور مرد کس طرح مجھ سے بچ کر جاتے ہیں''...... ڈیانا نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جو بند تھا۔ اس نے پہلے تو دروازے کے ساتھ کان لگا کر باہر سے آنے والی کسی آواز کو سننے کی کوشش کی لیکن جب اسے کوئی

ہلکی یا تیز آواز سنائی نہ دی تو اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے ایک دھچکا سا لگا کیونکہ دروازہ باہر سے بند تھا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے ہاتھ اٹھایا تاکہ دروازے پر دستک دے لیکن دوسرے لمحے وہ رک گئی۔

''اوہ۔ اس طرح تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں نہ صرف ہوش میں آ گئی ہوں بلکہ رسیوں سے بھی آزاد ہو چکی ہوں''۔ ڈیانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''لیکن جب میں بے ہوش تھی اور رسیوں سے بھی بندھی ہوئی تھی تو پھر انہوں نے دروازہ باہر سے بند کیوں کیا۔ کیا انہیں مجھ سے خطرہ تھا''...... ڈیانا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ جا کر اسی کرسی پر بیٹھ گئی جس پر پہلے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر تفکر کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے نظریں گھمائیں لیکن اس کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا اور وہ نہ صرف بند تھا بلکہ باہر سے لاکڈ بھی تھا۔ اس کے علاوہ دو روشن دان تھے لیکن یہ دونوں روشن دان اس قدر چھوٹے تھے کہ انہیں کسی طرح بھی کراس نہیں کیا جا سکتا تھا۔

''یہ یقیناً کسی انتہائی ضروری کام کے لئے کوٹھی سے باہر گئے ہوں گے اس لئے باہر سے دروازہ بند کر گئے ہیں۔ اب یہ واپس آ کر ضرور آہٹ لیں گے''...... ڈیانا نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ایک خیال کے تحت اس نے تیزی سے اپنی تلاشی لینا شروع

کر دی۔ اس کا مشین پسٹل غائب تھا۔ البتہ اس کی جیکٹ کی مخصوص جیب میں تیز دھار خنجر موجود تھا۔ اس نے وہ خنجر جیب سے نکال لیا اور اس کی دھار پر انگلی پھیرتے ہوئے اچانک اسے ہیری کا خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ ہیری کہاں ہے۔ وہ کہاں جا سکتا ہے۔ اس کی کوئی آواز بھی نہیں سنائی دی۔ کیا وہ بے ہوش پڑا ہوا ہے یا''۔ ڈیانا نے پریشان سے لہجے میں کہا۔ وہ تیزی سے ایک بار پھر دروازے کی طرف بڑھی لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ اس کے کانوں میں دور سے کسی عورت کی آواز پڑی تھی۔ فاصلہ کافی تھا اس لئے اسے الفاظ تو سمجھ نہ آ سکے لیکن آواز بہرحال عورت کی تھی۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ یہاں لوگ موجود ہیں اس لئے وہ لازماً یہاں اس کمرے میں آئیں گے اور چونکہ ان کے خیال کے مطابق وہ بے ہوش اور بندھی ہوئی ہے اس لئے وہ اطمینان سے آئیں گے۔ پھر ایک خیال کے تحت وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے وہ کرسی اٹھا کر ایک طرف رکھ دی جس پر وہ بیٹھی ہوئی تھی اور جو دروازہ کھلتے ہی باہر سے نظر آ سکتی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی دروازے کے قریب آئی اور پھر دروازے کے قریب دیوار سے پشت لگا کر ساکت کھڑی ہوگئی۔ تیز دھار خنجر اس کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن پھر کوئی آواز سنائی نہ دی۔ اس کی تمام حسیات

آوازیں سننے پر لگی ہوئی تھیں اور پھر اسے دور سے کسی مرد کے چیخنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہوگئی۔

''اوہ۔ اوہ۔ کہیں وہ ہیری پر تشدد نہ کر رہے ہو'' ۔۔ ڈیانا نے بے چین ہوکر سوچا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک بار پھر وہ آواز گونجی اور اس کے ساتھ ہی اسے جیسے سکون سا ہوگیا کیونکہ اب وہ یقینی طور پر کہہ سکتی تھی کہ یہ آواز بہرحال ہیری کی نہیں ہوسکتی۔ اس کی آواز اور اس چیخنے کی آواز میں بنیادی فرق موجود تھا اس لئے اس کے اندر جوش مارتے ہوئے خون میں یکلخت ٹھہراؤ سا آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر اسے دور سے کسی عورت کی آواز سنائی دی اور اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''آ جاؤ۔ ادھر آ جاؤ تاکہ تمہارا خاتمہ کیا جا سکے''۔۔۔ ڈیانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ واقعی چونک پڑی جب اس نے دور سے قدموں کی آوازیں قریب آتی محسوس کیں۔ یہ دو آدمیوں کے قدموں کی آوازیں تھیں۔ ایک مرد اور ایک عورت کے قدموں کی آوازیں۔

''یہ مرد کون ہو سکتا ہے''۔۔۔۔ ڈیانا نے سوچتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ چند لمحوں بعد قدموں کی آوازیں دروازے کے قریب پہنچ کر رک گئیں اور ڈیانا کی تمام حسیات جیسے چوکنا ہوگئی تھیں۔ اس کے ہاتھ میں موجود تیز دھار خنجر اپنے شکار پر جھپٹنے کے لئے تیار تھا۔ اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ پہلے اندر آنے والے کے

سینے میں وہ خنجر اتار دے گی اور دوسرے نمبر پر آنے والے کی
گردن توڑ دے گی اور پھر دروازے کا لاک کھولا جانے لگا۔ چند
لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک مرد جیسے ہی اچھل کر
تیزی سے اندر داخل ہو رہا تھا کہ ڈیانا کا خنجر والا ہاتھ بجلی کی سی
تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔

عمران کے تاریک ذہن میں آہستہ آہستہ روشنی نمودار ہونا
شروع ہوگئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر آوازوں کا تاثر
بھی پڑ رہا تھا لیکن یہ آوازیں بے حد مدھم تھیں۔ اسے یوں لگ رہا
تھا جیسے کسی انتہائی گہرے کنویں کی تہہ میں سے کوئی آوازیں دے
رہا ہو لیکن پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن پر ابھرنے والی روشنی بھی
پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی آوازیں بھی دور سے قریب آتی
چلی گئیں۔ کوئی اس کا نام لے کر پکار رہا تھا۔ اس آواز نے اس
کے ذہن پر چھا جانے والی انتہائی دبیز دھند کو تیزی سے ختم کر دیا
اور اس کی آنکھیں بے اختیار کھل گئیں۔ اسی لمحے اسے محسوس ہوا
کہ کوئی اس کے جسم کو دونوں ہاتھوں سے انتہائی تیزی سے جھنجھوڑ رہا
ہے۔

''ارے۔ ارے۔ کیا ہو گیا ہے۔ کیا مُردوں کو ایسے جھنجھوڑا جاتا

ہے''..... عمران نے لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''خدایا تیرا شکر ہے۔ تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے''..... یکلخت جولیا کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے اس کی طرف مڑا۔ اس نے دیکھا کہ وہ پھاٹک کے قریب اور گارڈ روم کے تقریباً سامنے فرش پر بیٹھا ہوا ہے۔ ایک طرف جولیا اکڑوں بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی پانی سے بھرا جگ پڑا ہوا ہے اور جولیا دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ چھپا کر مسلسل اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی جا رہی تھی۔

''آخر کیا ہو گیا تھا۔ کیا تمہیں خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ تم شادی سے پہلے بیوہ ہو چکی ہو''..... عمران نے کہا تو جولیا نے چہرے پر سے ہاتھ ہٹائے اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

''تمہارے منہ سے ہمیشہ بدشگونی کی ہی باتیں نکلتی ہیں۔ خبردار اگر آئندہ ایسی بات منہ سے نکالی''..... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''جہاں تک مجھے یاد ہے میں پھاٹک کھولنے جا رہا تھا کہ میرے عقب میں چٹک چٹک کی آوازیں سنائی دیں اور پھر اس سے پہلے کہ میں سانس روکتا میرا ذہن تاریک ہو چکا تھا۔ کیا ہوا ہے۔ کس نے گیس فائر کی اور تم اندر کیسے آ گئیں''..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا نے اسے اپنی آمد اور پھر ڈیانا اور ہیری سے ہونے والی فائٹ کے ساتھ ساتھ ہیری کی موت اور ڈیانا کو رسی سے کرسی پر باندھنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم نے کمال کر دیا جولیا۔ گڈ شو''..... عمران نے مسکراتے ہوئے بڑے خلوص سے کہا تو جولیا کی آنکھیں ہیروں کی مانند چمک اٹھیں۔

''اب مسئلہ اس مائیکرو ٹیپ کی تلاش ہے''..... جولیا نے کہا۔

''تم نے کہا ہے کہ ڈیانا بندھی ہوئی ہے۔ وہ تربیت یافتہ ہے۔ بندشیں کھول تو نہیں لے گی تاکہ ہم اس کی طرف سے بے فکر ہو جائیں''..... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے دانستہ اسے فرنچ اور افریقن انداز میں باندھا ہے۔ وہ کسی صورت بھی اپنے آپ کو نہ کھول سکے گی''..... جولیا نے کہا۔

''اوکے۔ آؤ پھر گارڈ روم میں موجود اس ملازم کو ہوش میں لے آئیں۔ ویسے ملازم اپنے مالکوں کے راز دار ہوتے ہیں۔ پانی والا جگ لے آؤ''..... عمران نے کہا اور گارڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔

''اسے ہوش میں لانے سے پہلے باندھنا پڑے گا''..... جولیا نے کہا۔

''اب کہاں رسی ڈھونڈتے پھریں۔ ویسے ہی کور کر لیں گے''۔ عمران نے کہا اور جولیا کے ہاتھ سے پانی کا جگ لے کر اس نے ایک ہاتھ ملازم کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کے دونوں جبڑے بھینچ کر منہ کھول دیا اور پھر دوسرے ہاتھ سے پانی اس کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ جب دو چار گھونٹ اس کے حلق سے نیچے اتر

گئے تو اس نے جگ ہٹایا اور پھر اس کے جبڑوں پر موجود ہاتھ بھی ہٹا لیا۔ جولیا نے جگ لے کر ایک طرف رکھ دیا۔

''تم پانی پی کر کافی دیر تک ہوش میں نہیں آئے تھے جس کی وجہ سے میں گھبرا گئی تھی۔ یہ بے چارہ تو ڈبل گیس کا شکار ہے۔ ایک وہ گیس جو تم نے فائر کی اور دوسری جو بیری اور ڈیانا نے فائر کی''۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے پانی تم نے پلایا تھا۔ اسے میں پلا رہا ہوں۔ تمہیں فرق کا اندازہ ہو جائے گا''۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی اور پھر واقعی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ تھوڑی ہی دیر بعد ملازم کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تھے۔ عمران نے اپنی بیلٹ اتاری اور اس ملازم کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھ دیئے۔ چند لمحوں بعد ملازم نے آنکھیں کھولیں اور پھر لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ اٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

''تمہارا کیا نام ہے''۔۔۔ عمران نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے خنجر نکال کر اس کی نوک اس آدمی کی گردن پر رکھ کر دباتے ہوئے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

''رو۔ روڈی۔ میں روڈی ہوں۔ مگر۔ مگر تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے''۔۔۔ روڈی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''انسپکٹر پال کہاں ہے''۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''وہ۔ وہ تو ڈنگٹن گئے ہوئے ہیں۔ دو روز بعد آئیں گے۔ ایک ہفتے کی چھٹی پر گئے ہیں''۔۔۔ روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ بری طرح گھبرایا ہوا نظر آ رہا تھا اور عمران اس کی گھبراہٹ کو سمجھتا تھا کیونکہ روڈی عام آدمی تھا۔ اس کا ردعمل ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔

''وہ اپنی خاص خاص چیزیں کہاں رکھتا ہے''۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''اپنے کمرے میں رکھتا ہو گا۔ مجھے تو معلوم نہیں ہے''۔ روڈی نے جواب دیا۔

''سنو۔ ایک چھوٹی سی ڈبیہ اس نے یہاں گھر میں کہیں رکھی ہوئی ہے۔ ہمیں وہ ڈبیہ چاہئے۔ انسپکٹر پال سے ڈنگٹن میں بات ہو چکی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ ڈبیہ گھر میں ہے لیکن وہ دو روز بعد واپس آ کر دے گا لیکن ہمیں ابھی اور اسی وقت وہ ڈبیہ چاہئے اور تم بتاؤ گے کہ ایسی ڈبیہ وہ کہاں رکھ سکتا ہے''۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں تو صرف صفائی کرنے اس کے کمرے میں جاتا ہوں''۔۔۔ روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہاں کوئی تہہ خانہ ہے''۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''تہہ خانہ نہیں البتہ ایک سٹور ہے۔ اس کے اندر ایک اور خفیہ سٹور ہے۔ انسپکٹر پال اسے کبھی کبھار کھولتا ہے''۔۔۔ روڈی نے جواب دیا۔

''کیسے کھولتا ہے اور کیا رکھتا ہے وہاں''۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

''وہ مین سٹور کی مشرقی دیوار کی جڑ میں لگے ہوئے سیاہ پتھر پر

پیر مارتا ہے تو دیوار پھٹ جاتی ہے اور چھوٹا سا خفیہ کمرہ سامنے آ جاتا ہے۔ میں نے بھی ایک بار اتفاقاً دیکھا تھا اور ایک بار میں اس کی عدم موجودگی میں اندر گیا تھا۔ وہاں صندوق اور الماریوں میں زیادہ تر فائلیں اور تصویریں موجود ہیں۔ چند صندوق مقفل ہیں۔ پھر میں وہاں نہیں گیا کیونکہ میں سرکاری کاغذات سے ڈرتا ہوں''۔ روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے خنجر اس کی گردن سے ہٹایا اور دوسرے لمحے اس کا بازو تیزی سے حرکت میں آیا اور روڈی کی گردن پر پڑنے والی کھڑی ہتھیلی کی ایک ضرب نے اس کی گردن توڑ دی۔ البتہ اس کے منہ سے ایک تیز چیخ ضرور نکلی تھی۔

''اس کا خاتمہ ضروری تھا ورنہ یہ ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا''...... عمران نے اپنی بیلٹ اس کے ہاتھوں سے کھولتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے'' جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بیلٹ باندھی اور پھر وہ دونوں گارڈ روم سے باہر آ گئے۔

''آؤ۔ اب پہلے اس ڈیانا سے مل لیں۔ پھر اس کوٹھی کی تلاشی لینا شروع کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''ملنا کیا ہے۔ اسے بھی روڈی کی طرح ہلاک کرنا ہے اور بس''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ شاید عمران کے منہ سے ڈیانا کے لئے ملنے کا لفظ اسے پسند نہیں آیا تھا اور پھر اسی طرح کی باتیں کرتے ہوئے وہ برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ کر راہداری میں آگے

بڑھتے چلے گئے۔ جولیا ایک بند دروازے کے سامنے رک گئی۔ اس نے دروازے کا لاک کھولا تو اچانک عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر ایک سائیڈ پر جھٹکے سے کیا اور دروازہ ایک دھماکے سے کھول کر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر وہ اندر داخل ہوا۔ اسی لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح خنجر عمران کی طرف بڑھا ہی تھا کہ عمران کا بازو اس سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ انسانی چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا دروازے پر کھڑی آنکھیں پھاڑے سب کچھ دیکھتی رہ گئی۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ یہ سب کچھ کیا ہو گیا ہے۔

''میں نے اس کے سانس لینے کی آواز سن لی تھی''...... عمران نے کہا تو جولیا چونک کر اندر داخل ہوئی تو سامنے فرش پر ڈیانا اس طرح لوٹ پوٹ ہو رہی تھی جیسے اٹھنے کی کوشش کر رہی ہو لیکن زمین پھسلوان ہو اور اس کے قدم زمین پر نہ جم رہے ہوں جبکہ خنجر ایک طرف کونے میں پڑا ہوا تھا۔

''کیا کیا ہے تم نے اس کے ساتھ''...... جولیا نے ڈیانا کی حالت دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں۔ یہ واقعی ماہر لڑاکا ہے۔ اس نے اچانک خنجر میرے سینے میں اتارنا چاہا تو میں نے راستے میں اس کا بازو پکڑ کر گھما دیا جس سے اس کے بازو کا جوڑ کندھے سے اکھڑ گیا۔ اس طرح میں بچ گیا ورنہ پلک جھپکنے میں یہ خنجر میرے دل میں اتر جاتا''۔ عمران

نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

''لیکن اس نے اپنے آپ کو کھولا کیسے ہے''۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ یقیناً اس معاملے میں تربیت یافتہ ہے''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس دوران ڈیانا ایک جگہ جیسے منجمد سی ہو گئی تھی۔ اس کی آنکھوں میں نفرت کے چراغ سے جل رہے تھے۔

''تم۔ تم نے ہیری کے ساتھ کیا کیا ہے''۔۔۔ ڈیانا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے انداز میں کہا۔

''وہ لڑتے ہوئے ہلاک ہو چکا ہے''۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا تو ڈیانا کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا۔ دوسرے لمحے جیسے اچانک کھنچی ہوئی کمان سے تیر نکلتا ہے اس طرح فرش پر منجمد بیٹھی ہوئی ڈیانا اچھلی اور دوسرے لمحے جولیا اچھل کر پشت کے بل دروازے کی چوکھٹ سے ٹکرائی اور نیچے فرش پر جا گری۔ ڈیانا نے جو اس پر چھائی ہوئی تھی ایک ہاتھ سے اس کی گردن توڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے جولیا نے پوری قوت سے اسے واپس اچھال دیا اور اس بار ڈیانا پشت کے بل فرش پر گری اور ساتھ ہی وہ تیزی سے پلٹی تاکہ ایک بار پھر درست بازو کے بل پر اٹھ سکے کہ جولیا اچھل کر بجلی کی سی تیزی سے اس طرف بڑھی جہاں وہ خنجر پڑا تھا جس سے ڈیانا نے عمران پر حملہ کیا تھا۔ ادھر ڈیانا کاندھے کے جوڑ سے اکھڑے ہوئے بازو کی وجہ سے اٹھنے میں کامیاب نہ ہو سکی اور ایک بار پھر

پشت کے بل سیدھی ہوئی ہی تھی کہ جولیا کا ہاتھ حرکت میں آیا اور خنجر ہوا میں اڑتا ہوا سیدھا ڈیانا کی شہ رگ میں اترتا چلا گیا اور ڈیانا فرش پر اس طرح پھڑکنے لگی جیسے بکری ذبح ہوتے ہوئے پھڑکتی ہے۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔

''اس کی تلاشی لو تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس کا تعلق کس تنظیم سے ہے''۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر ڈیانا کے لباس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیدھی ہوئی تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ تھا۔

''جیوش پاور''۔۔۔ جولیا نے کارڈ دیکھتے ہوئے کہا اور کارڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''یہ لوگ ہمارے پیچھے یہاں آئے ہیں یا انہیں ہم سے علیحدہ یہاں کے بارے میں علم ہوا تھا''۔۔۔ جولیا نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ جس گروپ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس نے انسپکٹر پال سے رابطہ کر کے دس ہزار ڈالر میں سودا کیا ہے وہ یہی جیوش پاور گروپ ہی ہو گا لیکن یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے دو روز انتظار کرنے کی بجائے یہ بھی ہماری طرح خود ہی مائیکرو ٹیپ حاصل کرنے یہاں پہنچ گئے ہیں''۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اس کی بات کی تصدیق کر رہی ہو۔ اس کمرے سے باہر آ کر عمران اور جولیا سیدھے سٹور میں

گئے اور پھر جیگر کے بتائے ہوئے طریقے سے جب انہوں نے انسپکٹر پال کا خفیہ سٹور کھولا تو وہاں واقعی الماریاں اور صندوق موجود تھے جن میں سے چند صندوق مقفل تھے۔ عمران نے پہلے وہاں موجود فائلوں کو چیک کیا تو وہ بلیک میلنگ اسٹف پر مبنی تھیں اور پھر ایک الماری سے اسے نہ صرف وہ مائیکرو ٹیپ بلکہ ایک مائیکرو کیسٹ پلیئر بھی مل گیا۔ عمران نے کیسٹ پلیئر کو باہر نکال کر ایک میز پر رکھ کر اس کا رابطہ بجلی کے پلگ سے کیا اور پھر مائیکرو کیسٹ اس میں ڈال کر اس نے بٹن آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد سکرین پر چند تصویریں نظر آنے لگ گئیں جن کے نیچے ان آدمیوں کے نام، ایڈریس اور ضرب مسلم میں ان کے عہدے موجود تھے۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا سکرین کو دیکھ رہا تھا اور جب یہ کیسٹ ختم ہو گئی تو عمران نے کیسٹ پلیئر آف کر کے اس میں سے کیسٹ کو نکالا اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

''اگر یہ کیسٹ جیوش پاور کے ہاتھ لگ جاتی تو پوری ضرب مسلم ہی ختم ہو جاتی''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اس قدر تفصیلی کیسٹ کس نے اور کس طرح تیار کر لی''۔ جولیا نے کہا۔

''یہ تو ابو عبداللہ معلوم کرتا رہے گا۔ بہرحال ہمارا مشن مکمل ہو گیا۔ آؤ''...... عمران نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی اس کے پیچھے تھی۔

یونان کے دارالحکومت اتھان میں جیوش پاور کا چیف اپنے مخصوص آفس میں کرسی پر بیٹھا بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا کیونکہ ہیری اور ڈیانا نے یہاں سے جانے کے بعد اب تک کافی وقت گزر جانے کے باوجود نہ کوئی رپورٹ دی تھی اور نہ ہی کوئی اطلاع اسے ملی تھی۔ گو اسے معلوم تھا کہ ڈیانا اور ہیری دونوں خصوصی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ خاص طور پر سیکشن چیف ڈیانا کے بارے میں تو اسے یقین تھا کہ اسے کسی صورت بھی شکست نہیں دی جا سکتی لیکن اس کے باوجود اس کا اب تک اطلاع نہ دینا اس کے لئے حیرت کا باعث تھا۔

ڈیانا اور ہیری کی شروع سے ہی یہ عادت تھی کہ وہ مشن کی درجہ بدرجہ تکمیل سے اسے ساتھ ساتھ فون پر رپورٹ دیتے رہتے تھے لیکن اس بار ابھی تک انہوں نے کوئی فون نہیں کیا تھا۔ کئی بار چیف

نے سوچا کہ ڈیانا سیکشن کو فون کر کے ان کے بارے میں معلوم
کرے لیکن پھر وہ یہ سوچ کر خاموش ہو جاتا تھا کہ اس کا وقار
دوسروں کی نظروں میں گر جائے گا لیکن نجانے خلاف معمول اس کی
بے چینی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ آخر کار جب اس سے رہا
نہ گیا تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود
بٹن کو پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے
نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ سپیشل سیکشن'' ...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے
ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''چیف جوزف بول رہا ہوں'' ...... چیف نے بڑے باوقار لہجے
میں کہا۔

''یس سر۔ حکم سر۔ میں جیگر بول رہا ہوں'' ...... دوسری طرف
سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ڈیانا اور ہیری کہاں ہیں۔ کیا کر رہے ہیں۔ ان سے میری
بات کراؤ'' ...... چیف نے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

''سر۔ وہ دونوں مائیکرو ٹیپ کے حصول کے لئے گئے ہیں اور
ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی'' ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ
لہجے میں کہا گیا۔

''کہاں ہیں۔ ان کی طرف سے ابھی تک ہیڈکوارٹر کو کوئی
رپورٹ کیوں نہیں ملی'' ...... چیف نے کہا۔

''سر۔ یہ حتمی طور پر معلوم کر لیا گیا ہے کہ مائیکرو ٹیپ پولیس
انسپکٹر پال کی تحویل میں ہے اور انسپکٹر پال اس وقت چھٹی پر ولنگٹن
گیا ہوا ہے۔ وہاں اس سے بات بھی ہو چکی ہے۔ اس نے مائیکرو
ٹیپ کے دس ہزار ڈالر طلب کئے ہیں جو اسے دینے کا وعدہ کر لیا
گیا ہے لیکن اس نے کہا کہ وہ دو روز بعد آ کر ڈیل مکمل کرے گا۔
اس پر میڈم ڈیانا اور جناب ہیری نے فیصلہ کیا کہ چونکہ مکان پر
صرف ایک ملازم ہے اس لئے وہ ابھی جا کر وہاں سے خود ہی
مائیکرو ٹیپ لے آتے ہیں۔ چنانچہ وہ دونوں چلے گئے اور انہیں گئے
ہوئے کئی گھنٹے ہو گئے ہیں لیکن نہ ان کی طرف سے کوئی کال آئی
ہے اور نہ ہی وہ خود واپس آئے ہیں'' ...... جیگر نے تفصیل سے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کہاں ہے انسپکٹر پال کا گھر'' ...... چیف نے تیز لہجے میں
پوچھا۔

''بارلیم ایریا میں کوٹھی کا نام پال ہاؤس ہے اور نمبر ہے ون
تھری سکس'' ...... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہاں کا فون نمبر معلوم کرو اور وہاں ڈیانا سے بات کرو۔ پھر
مجھے رپورٹ دو اور اگر نمبر معلوم نہ ہو سکے تو آدمی بھیج کر انہیں کہو
کہ وہ مجھ سے خود بات کریں'' ...... چیف نے تیز اور تحکمانہ لہجے
میں کہا اور رسیور کریڈل پر اس طرح پٹخ دیا جیسے تمام قصور اس فون
سیٹ کا ہو۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف

نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیں''..... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

''جیگر کی ہارلیم ایریا سے کال ہے سر''..... دوسری طرف سے ن کی پرسنل سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کراؤ بات''..... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ میں جیگر بول رہا ہوں''..... دوسری طرف سے جیگر کی متوحش سی آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا ہے''..... چیف نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف۔ میں نے وہاں کا فون نمبر سنٹرل ایکس چینج سے معلوم کیا اور پھر وہاں فون کیا لیکن وہاں جب گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو میں چار افراد سمیت خود وہاں گیا۔ چھوٹا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ ہم اندر گئے تو گارڈ روم میں ملازم کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا تھا جبکہ عمارت کے برآمدے میں باس ہیری کی لاش پڑی تھی۔ وہ گردن میں بل آ جانے کی وجہ سے ہلاک ہوئے تھے۔ قریب ہی ان کا مشین پسٹل موجود تھا اور اندر ایک کمرے میں میڈم ڈیانا کی لاش پڑی ہوئی ملی۔ ان کا ایک بازو کندھے کے جوڑ سے اکھڑا ہوا تھا اور ان کی دن میں دستے تک خنجر پیوست تھا۔ ہم پوری کوٹھی میں گھومے لیکن کوٹھی میں اور کوئی زندہ آدمی موجود نہ تھا۔ ہم نے کوٹھی کی تلاشی

لی تو کوٹھی کے سٹور کے اندر ایک اور سٹور موجود تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور باہر میز پر ایک مائیکرو کیسٹ پلیئر موجود تھا جس کا رابطہ بجلی کے پلگ سے تھا۔ ہم نے اس مائیکرو کیسٹ پلیئر کو چیک کیا تو اس مائیکرو کیسٹ پلیئر میں دو بار کسی مائیکرو کیسٹ کو چیک کیا گیا تھا''..... جیگر نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو چیف کی حالت ایسی ہو گئی جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی مجسمہ ہو کیونکہ اس کی آنکھیں تک نہیں جھپک رہی تھیں۔

''ہیلو چیف''..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جیگر کی آواز سنائی دی تو چیف اس طرح اچھل پڑا جیسے کرسی کے گدے میں موجود سپرنگ اچانک کھل گئے ہوں۔

''یہ۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تم بکواس کر رہے ہو۔ جھوٹ بول رہے ہو۔ کیا تم نشے میں ہو۔ ڈیانا اور ہیری جیسے ایجنٹ کیسے مارے جا سکتے ہیں''..... چیف نے اپنے وقار کا خیال رکھے بغیر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ میں انسپکٹر پال کی کوٹھی سے ہی بول رہا ہوں۔ آپ خود تشریف لا کر چیک کر سکتے ہیں''۔ جیگر نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مگر۔ مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کون کر سکتا ہے۔ ڈیانا تو سپر سپیشل ایجنٹ تھی۔ ہیری بھی کسی طرح کم نہ تھا۔ یہ کیسے مارے جا سکتے ہیں''..... چیف نے اس بار اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''سر۔ میرا خیال ہے کہ یہ کارروائی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہے۔ وہ اس وقت وہاں پہنچے جب باس ہیری اور میڈم ڈیانا اندر موجود تھے یا پھر وہ لوگ اندر موجود تھے اور باس ہیری اور مادام ڈیانا اندر پہنچے۔ ان کے درمیان لڑائی ہوئی اور یہ دونوں مارے گئے۔ انہوں نے سٹور سے مائیکرو ٹیپ اٹھایا اور مائیکرو کیسٹ پلیئر پر چیک کیا اور پھر اسے لے اڑے۔ ویسے باس ہیری اور مادام ڈیانا کی لاشیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں ہلاک ہوئے تین گھنٹے گزر چکے ہیں''.... جیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''انہیں کیسے پتہ چلا کہ مائیکرو ٹیپ پولیس انسپکٹر پال کے پاس ہے''.... چیف نے جھونک میں کہہ تو دیا لیکن اسے خود احساس ہو گا کہ اس نے احمقانہ سوال کیا ہے۔

''جناب۔ جیسے ہمیں علم ہو گیا اسی طرح انہیں بھی علم ہو گیا ہو گا''.... جیگر نے جواب دیا۔

''لاشیں کوٹھی سے اٹھوا کر کسی ایسی جگہ ڈال دو جہاں سے یہ پولیس کے پاس پہنچ جائیں۔ وہاں سے ہم عام آدمی کے طور پر انہیں وصول کر لیں گے''.... چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ۔ یہ برا ہوا۔ پہلے ناراک کا ہیڈکوارٹر تباہ ہو گیا اب یہاں کا ڈیانا سیکشن ختم ہو گیا اور مائیکرو ٹیپ بھی وہ واپس لے اڑے۔ یہ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا ہوا''.... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے

رک رک کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اسے اس طرح بیٹھے اور سوچتے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''.... چیف نے اس بار اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ناراک سے کرنل سمتھ کی کال ہے جناب''.... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری نے کہا۔

''کراؤ بات''.... چیف نے کہا۔

''ہیلو۔ چیف آف جیوش پاور کرنل سمتھ بول رہا ہوں''.... چند لمحوں بعد کرنل سمتھ کی مخصوص آواز سنائی دی۔ وہ چونکہ کرنل شیفرڈ کی جگہ ناراک ہیڈکوارٹر کا انچارج بن گیا تھا اس لئے اب وہ جیوش پاور کا چیف تھا۔

''یس چیف''.... جوزف نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مائیکرو کیسٹ کے بارے میں تم نے کوئی اطلاع نہیں دی جبکہ وہ جیوش پاور کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے اور یونان میں موجود ہے''.... کرنل سمتھ نے کہا۔

''یس چیف۔ ابھی ابھی مجھے حتمی رپورٹ ملی ہے اور اس سے پہلے کہ میں آپ کو رپورٹ دیتا آپ نے خود ہی کال کر دی ہے''۔ جوزف نے دھیمے لہجے میں کہا۔

''کیا رپورٹ ہے''.... کرنل سمتھ نے کہا۔

''مائیکرو کیسٹ یونان میں تعینات پولیس انسپکٹر پال کی تحویل

میں تھی اور وہاں سے اسے پاکیشیائی ایجنٹوں نے اڑا لیا ہے جبکہ ہمارے دو سپیشل سپر ایجنٹ بھی وہاں لڑائی کے دوران ہلاک کر دیئے گئے ہیں''۔۔۔ جوزف نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے''۔ کرنل سمتھ کی بھی وہی حالت ہوئی تھی جو اس سے پہلے جوزف کی ہوئی تھی۔

''ایسے ہی ہوا ہے چیف۔ میں آپ کو تفصیل بتاتا ہوں جو مجھے بھی آپ کی کال سے چند لمحے پہلے ملی ہے''۔۔۔ جوزف نے کہا اور پھر اس نے جیگر کی دی ہوئی رپورٹ پوری تفصیل سے دوہرا دی۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دو ایجنٹوں کے مقابلے پر پوری جیوش پاور شکست کھا گئی۔ انہوں نے سپر ایجنٹس کیتھی اور وکٹر کو ہلاک کر دیا۔ ناراک ہیڈکوارٹر میں کرنل شیفرڈ کا خاتمہ کر دیا اور اب انہوں نے یونان پہنچ کر نہ صرف سپیشل سپر ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا بلکہ مائیکرو کیسٹ بھی لے اڑے۔ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ جیوش پاور ان کے مقابل مکمل شکست کھا گئی ہے۔ ویری بیڈ''۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل سمتھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو چیف جوزف نے بھی ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر چھائی ہوئی شکست کی پرچھائیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''ارے۔ ارے۔ ناشتہ تو کرنے دو۔ کچھ تو طاقت آ جائے۔ ویسے تو سلیمان چڑیا جیسا ناشتہ بنا کر دیتا ہے۔ چلو کچھ دیتا ہی ہے۔ اگر نہ دے تو میں کیا کر سکوں گا۔ ہاں۔ اماں بی سے شکایت کرنا پڑے گی تاکہ کوئی تگڑا ناشتہ مل سکے''۔۔۔ عمران چائے کا گھونٹ پینے کے دوران مسلسل بولے چلا جا رہا تھا حالانکہ اسے معلوم تھا کہ سلیمان ناشتہ دے کر خریداری کرنے مارکیٹ جا چکا ہے اور کوئی اس کی بات نہیں سن رہا لیکن وہ پھر بھی بولے چلے جا رہا تھا۔ ساتھ ساتھ گھنٹی بج رہی تھی۔ آخر عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''وہ کیا محاورہ ہے۔ چھری تلے دم لینا۔ ویسے آج تک مجھے سمجھ

نہیں آئی کہ یہ کیسا محاورہ ہے۔ چھری تلے آ کر تو دم نکل جاتا ہے''...... عمران نے رسیور اٹھا کر بغیر دوسری طرف سے کوئی بات سنے بولنا شروع کر دیا۔

''اس محاورے کا مطلب آپ کو اماں بی سمجھائیں گی بھائی جان''۔ دوسری طرف سے ثریا کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

''ارے۔ ارے۔ بڑے بھائی کو سلام نہ دعا۔ یہ کیسا اخلاق ہے۔ یہ سکھایا ہے تمہارے سسرال والوں نے تمہیں اور پھر تم اماں بی جیسی بزرگ نہیں کہ اس طرح کی بات کر رہی ہو''...... عمران نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا۔

''میں نے تو جو سیکھا ہے آپ سے، ڈیڈی اور اماں بی سے سیکھا ہے۔ البتہ آپ کی اوور ہالنگ سسرال کرے گا اور ہاں۔ آپ کا سسرال تو ہوگا ہی نہیں اس لئے آپ کی تربیت بھابھی کو خود کرنا پڑے گی''...... ثریا نے اسی رفتار سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ اب مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ چھری تلے دم لینے کا کیا مطلب ہوتا ہے۔ مطلب ہے کہ چھری تلے آنے کے بعد جتنا بھی دم یعنی وقت ملے اسے غنیمت سمجھتے ہوئے مسلسل بولتے چلے جاؤ۔ ویسے یہ صبح صبح تمہاری انگلیوں میں خارش کیوں ہوئی ہے۔ نیم کا کڑوا عرق پیا کرو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''میری انگلیاں ٹھیک ہیں۔ میں اس وقت ڈیڈی کی کوٹھی سے بول رہی ہوں اور اماں بی آپ کو فوراً یاد کر رہی ہیں۔ اماں بی نے کہا ہے کہ اگر آپ دس منٹ کے اندر کوٹھی نہ پہنچے تو پھر اماں بی خود میرے ساتھ آپ کے فلیٹ پر پہنچ جائیں گی''...... ثریا نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ ارے۔ کیا ہوا ہے۔ ایسا ایمرجنسی نوٹس کیوں دیا گیا ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''آپ کئی دنوں سے فلیٹ سے غیر حاضر تھے۔ سلیمان نے بتایا کہ آپ ملک سے باہر ہیں۔ آج صبح اس نے فون کر کے اماں بی کو بتا دیا کہ آپ رات کو واپس آ گئے ہیں اس لئے اماں بی نے یہ نوٹس جاری کیا ہے۔ جلد آئیں بھائی جان ورنہ اماں بی وہاں پہنچ گئیں تو آپ کی خیر نہیں۔ جلدی آئیں۔ فوراً''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ثریا جان بوجھ کر اماں بی کو اکسائے گی اور پھر اماں بی یہاں پہنچ گئیں تو پھر واقعی اس کا سر توڑ دیں گی۔ چنانچہ عمران اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار میں سوار کوٹھی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ پھر اس نے پورچ میں لے جا کر کار روک دی۔ ڈیڈی کی ذاتی کار وہاں موجود تھی لیکن عمران کو معلوم تھا کہ ڈیڈی اس وقت آفس میں موجود ہوں

گے۔ وہ وقت سے بھی پہلے آفس جانے کے عادی تھے۔ کار پورچ میں روک کر وہ نیچے اترا تو ایک ملازم نے آگے بڑھ کر اسے سلام کیا۔

''آیئے چھوٹے صاحب۔ بڑی بیگم صاحبہ آپ کی منتظر ہیں۔ کئی بار آپ کے بارے میں پوچھ چکی ہیں''...... ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ویسے سب خیریت ہے نا۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں چھوٹے صاحب۔ گڑبڑ کیسی ۔ چھوٹی باجی بھی آئی ہوئی ہیں''...... ملازم نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ''...... عمران نے اماں بی کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بڑے خشوع وخضوع سے کہا تو تخت پر بیٹھے تسبیح پڑھتی ہوئیں اس کی اماں بی نے نہ صرف سلام کا جواب دیا بلکہ دونوں ہاتھ اٹھا کر اسے گلے لگا لیا۔ ایک طرف کری پر بیٹھی ہوئی ثریا، عمران کے آتے ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

''تم غیر ملکوں میں کیا کرنے جاتے ہو۔ کئی بار سلیمان سے پوچھا۔ اسے بھی بتا کر نہیں جاتے۔ کیا کرنے جاتے ہو وہاں''۔ اماں بی نے اسے اپنے ساتھ تخت پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

''سیریں کرنے اماں بی۔ اور کیا کرنا ہے بھائی جان نے''۔ ثریا نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''بیٹی۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ جو منہ میں آتا ہے بول دیتی ہو۔ تمہارا بڑا بھائی ہے۔ خبردار جو آئندہ ایسی فضول بات کی۔ میرا بیٹا ایسا نہیں ہے کہ سیریں کرتا پھرے''...... اماں بی نے عمران کے جھکے ہوئے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''اماں بی۔ شیطان سے لڑنے اور نیکی کے کام کرنے جاتا ہوں''۔ عمران نے ثریا کی طرف شرارت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیا اس پورے ملک میں تم ہی رہ گئے ہو یہ کام کرنے کے لئے۔ کیوں''...... اماں بی نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''اماں بی۔ سید چراغ شاہ صاحب کا حکم ہوتا ہے۔ اب ان کا حکم تو ٹالا نہیں جا سکتا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ اچھا۔ پھر تو تم واقعی اچھا کرتے ہو۔ وہ بہت نیک آدمی ہیں۔ وہ تمہیں غلط بات کہہ ہی نہیں سکتے۔ یہ ثریا ایک ہفتے سے آئی ہوئی ہے اور اس نے میرے کان کھا رکھے ہیں کہ اب تمہاری شادی ہو جانی چاہئے۔ میرا بھی یہی ارادہ ہے۔ سانس کا کچھ پتہ نہیں کب ٹوٹ جائے۔ تم میرے اکلوتے بیٹے ہو اس لئے میں چاہتی ہوں کہ تمہارے سر پر سہرا دیکھ کر مروں''...... اماں بی نے خالصتاً ماؤں کے لہجے میں کہا۔

''مریں آپ کے دشمن اماں بی۔ کر لوں گا شادی۔ میں نے انکار تو نہیں کیا لیکن ابھی نیکی کے بہت سے کام کرنے رہ گئے

ہیں۔ پہلے وہ کر لوں پھر“ ... عمران نے پہلو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ شادی کے بعد آدمی نیکی کے کام نہیں کر سکتا۔ کیوں“...... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یہ بات نہیں اماں بی“..... عمران نے جواب دیا۔ اسے واقعی جواب نہیں سوجھ رہا تھا۔

”ثریا کے دیور شادی کی تقریب میں ایک لڑکی جولیا شریک ہوئی تھی۔ وہ نومسلم ہے۔ ہم سے بھی زیادہ قابل احترام ہے۔ بہت اچھی لڑکی ہے۔ وہ ہمارے معاشرے میں رچ بس گئی ہے۔ پہلے بھی ایک دو بار میں اس سے مل چکی ہوں اور ثریا نے بتایا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ نیکی کے کاموں میں بھی شریک ہوتی رہتی ہے۔ میں اس سے بے حد متاثر ہوئی ہوں۔ آج تک میری یہی کوشش تھی کہ کسی رشتہ دار کی لڑکی کو اپنی بہو بناؤں لیکن نجانے کیا بات ہے کہ اس بار جب اس بچی سے ملاقات ہوئی ہے میرا دل بار بار یہی کہتا ہے کہ یہ بچی میرے عمران کے لئے مناسب ہے۔ میرا دل اس سے اس قدر محبت کرنے لگ گیا ہے کہ جیسے ثریا سے میری محبت ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے“...... اماں بی نے کہا۔

”اماں بی۔ بھائی جان کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے“...... عمران کے بولنے سے پہلے ثریا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔ طے ہو گیا کہ اس بچی کو میں اپنی بہو بناؤں

گی۔ بس ثریا۔ تم نے واقعی میری جان کھا رکھی تھی۔ اب بولو۔ تم مطمئن ہو“..... اماں بی نے ثریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے اماں بی۔ جولیا، بھائی جان کو تیر کی طرح سیدھا کر دے گی“..... ثریا نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا مطلب“..... اماں بی نے چونک کر کہا۔ ان کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا تھا۔

”میرا مطلب تھا اماں بی کہ بھائی جان چھوٹی بہن کی تو سنتے ہی نہیں۔ اپنی بیوی کی تو سنیں گے“..... ثریا نے گھبرائے ہوئے انداز میں بات کو گول کرتے ہوئے کہا۔ اس سے واقعی غلطی ہو گئی تھی اور اسے معلوم تھا کہ اگر اماں بی کو مطمئن نہ کیا گیا تو یہ رشتہ بھی ختم ہو جائے گا۔

”بیوی کی جائز باتیں ماننے کا تو اسلام نے بھی حکم دیا ہے۔ اس کا ہر طرح سے خیال رکھنا، یہ سب شوہر کی ذمہ داری ہے۔ اچھا تو یہ طے ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ تمہیں خوشیاں دے۔ اولاد کا سکون دے“۔ اماں بی نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں مانگتے ہوئے کہا۔

”اماں بی۔ تاریخ بھی طے کر دیں۔ اسی مہینے کی ہونی چاہئے“۔ ثریا نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا کہہ رہی ہو۔ کیا یہ گڈے گڑیا کا کھیل ہے کہ بس دو چار روز میں سارا کام نمٹ جائے۔ ابھی تو تمہارے ڈیڈی نے طے کرنا ہے۔ پھر تیاریاں کرنی ہیں۔ میں نے اپنی تمام خواہشات بھی پوری

کرنی ہیں۔ پوری دھوم دھام سے شادی ہو گی، پوری دھوم دھام سے''...... اماں بی نے کہا۔

''اماں بی ٹھیک کہہ رہی ہیں ثریا۔ جلدی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ سب کام اطمینان سے ہونا چاہئے۔ چاہے دس بارہ سال مزید کیوں نہ لگ جائیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے قیامت تک کا کاغذ تو نہیں لکھوا رکھا کہ دس بارہ سال مزید بھی زندہ رہوں گی۔ بس اسی سال کسی بھی مہینے کر دوں گی۔ اللہ تعالیٰ تمہیں خوشیاں دے''...... اماں بی نے کہا۔

''تو اب مجھے اجازت ہے اماں بی''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بس یہی بات کرنی تھی۔ اب تم جا سکتے ہو''...... اماں بی نے کہا تو عمران نے اٹھ کر سلام کیا۔

''اماں بی۔ بھائی جان کا منہ تو میٹھا نہیں کرایا اور نہ ہی بھائی جان نے میرا منہ میٹھا کرایا ہے''...... ثریا نے اٹھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

''ہو جائے گا جب تمہارے ڈیڈی طے کر دیں گے۔ پہلے نہیں''۔ اماں بی نے جواب دیا تو عمران تیزی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔

''بھائی جان''...... پیچھے سے اسے ثریا کی آواز سنائی دی تو وہ رک کر مڑا۔

''بھائی جان۔ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ نکالیں پچاس ہزار منہ میٹھا کرائی''...... ثریا نے کمرے سے باہر آ کر کہا۔

''اس مہنگائی کے دور میں پچاس ہزار سے منہ کہاں میٹھا ہوتا ہے اور پھر وہ بھی تمہارا منہ جو بحرالکاہل کی طرح وسیع و عریض ہے اس لئے صبر کرو۔ جب دس بارہ لاکھ اکٹھے ہو جائیں گے تو منہ بھی میٹھا کرا دوں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ آپ کا مطلب ہے کہ میں بدصورت ہوں۔ میرا منہ بڑا ہے۔ جولیا کا منہ دیکھا ہے اور ہاں۔ اگر میں اماں بی کو بتا دوں کہ جولیا نامحرموں کے ساتھ پوری دنیا میں پھرتی ہے، لڑائیاں کرتی ہے، لوگوں کو ہلاک کر دیتی ہے تو پھر پتہ چلے گا بھائی جان کہ منہ کیسے میٹھا ہوتا ہے''...... ثریا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو بتا دو۔ میرا کیا۔ وہ کیا محاورہ ہے بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا''...... عمران نے جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈی نکال کر ثریا کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

''ساتھ ہی وقار حیات کا بھی منہ میٹھا کرا دینا۔ بے چارے کی جب سے تم سے شادی ہوئی ہے منہ تک کڑواہٹ سے بھر گیا ہو گا''...... عمران نے کہا تو ثریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی کیونکہ نوٹوں کی مالیت بتا رہی تھی کہ وہ ایک لاکھ سے کم نہیں ہیں۔ ویسے عمران بھی جانتا تھا کہ ثریا کو پیسے کی کمی نہیں ہے لیکن بھائیوں سے وصولی کی بہنوں کو بے حد چاہ ہوتی ہے۔

عمران نے کار کوٹھی سے نکالی اور پھر وہ سیدھا دانش منزل کی طرف بڑھتا چلا گیا تاکہ بلیک زیرو سے ضرب مسلم کے اس مائیکرو کیسٹ کے مشن کے بارے میں بات چیت کی جا سکے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہو رہا تھا اور بلیک زیرو اسے دیکھ کر حسب عادت احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... سلام دعا اور رسمی فقرات کی ادائیگی کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''عمران صاحب۔ صرف جولیا کے ساتھ مشن پر کام کرنے کا تجربہ کیسا رہا''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پورا ایک لاکھ روپیہ مجھ جیسے مفلس و قلاش کی جیب سے نکل گیا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

''ایک لاکھ روپیہ نکل گیا ہے آپ کی جیب سے۔ کیا مطلب۔ کیا جیب کٹ گئی ہے''...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''جبراً کاٹی گئی ہے۔ یہ چھوٹی بہنیں بھی بہت تیز ہوتی ہیں۔ اپنے پاس چاہے لاکھوں روپے ہوں لیکن بڑے بھائیوں کی جیبوں سے وصولی میں انہیں بے حد لطف آتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''چھوٹی بہن۔ کیا مطلب ہے۔ کیا ثریا نے چھینا ہے''۔ بلیک زیرو نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے جواب دیا۔

''کب۔ آپ رات کو تو واپس آئے ہیں''...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا تو عمران نے صبح ناشتے کے دوران ثریا کا فون ملنے سے لے کر کوٹھی جانے، اماں بی سے ہونے والی گفتگو سے لے کر ثریا کو ایک لاکھ روپے دینے کی ساری تفصیل بتا دی۔

''ارے واہ۔ پھر تو واقعی ثریا نے کام کر دکھایا۔ اب تو میرا بھی دل چاہتا ہے کہ اسے ایک لاکھ روپے انعام دوں۔ تو میں ثریا کو فون کر کے کہہ دوں''...... بلیک زیرو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ اب ثریا میرج بیورو کھول لے۔ ایک تم ہی نہیں تمہاری ٹیم میں تو کراتک، میرا مطلب ہے پرانے کنوارے موجود ہیں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ ایسا ہی ہو گا۔ البتہ مجھے تنویر کی طرف سے فکر تھی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ آج کل مجھے محاورے بہت یاد آ رہے ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں تیل دیکھو اور تیل کی دھار دیکھو۔ مطلب ہے کہ انتظار کرو اور عجائبات قدرت دیکھتے رہو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ جولیا نے رات یہاں پہنچ کر اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے اور مجھے یہ رپورٹ ناشتے کے وقت مل گئی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق تو آپ نے اس سے کہا ہے کہ آپ صرف مائیکرو کیسٹ کی برآمدگی کی حد تک دلچسپی رکھتے ہیں۔ جیوش پاور

کے خاتمے کا آپ کا ارارده نہیں ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے''...... بلیک زیرو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ مائیکرو کیسٹ میں نے ضرب مسلم کے ابو عبداللہ تک پہنچا دی ہے اور شوگران سفارت خانے کو بھی بتا دیا ہے کہ مادام ہوچانگ مائینڈ ریڈنگ کے دوران طبعی طور پر ہلاک ہوگئی ہیں۔ ہم انہیں رہا نہیں کرا سکے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ سرسلطان نے مجھے کل ہی فون کر کے بتا دیا تھا کہ ضرب مسلم نے باقاعدہ طور پر حکومت پاکیشیا اور ایکسٹو کا شکریہ ادا کیا ہے اور شوگرانی حکام کو بھی آپ کی بتائی ہوئی تفصیلات معلوم ہو گئی ہیں کہ آپ نے کس طرح ان کے لئے کام کیا ہے لیکن عمران صاحب۔ یہودی اب باز تو نہیں آ جائیں گے۔ یہ تنظیم اب لامحالہ پاکیشیا سے انتقام لینے کی کوشش کرے گی یا کوئی اور بھیانک اقدام کرے گی اس لئے اس کے ہیڈکوارٹر کو تباہ ہونا چاہئے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''دیکھو۔ یہودیوں کی بے شمار تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ ہم کس کس سے لڑتے پھریں۔ یہ مشن بھی ہم نے غیر سرکاری طور پر مکمل کیا ہے اس لئے میں ٹیم کو ساتھ لے جانے کی بجائے صرف جولیا کو ساتھ لے گیا تھا۔ جیوش پاور ضرور تباہ ہوگی لیکن اس وقت جب انہوں نے پاکیشیا کے خلاف کوئی کام کیا یا پھر مسلم دنیا کے خلاف کوئی ایسا اقدام کیا جس سے پوری مسلم دنیا کے مفادات کو خطرہ

لاحق ہو سکے۔ ہمیں بہرحال جذباتی نہیں ہونا چاہئے۔ البتہ تمہیں ضرور جذباتی ہونا چاہئے تاکہ تم چیک پر بڑی مالیت کے ہندسے لکھ سکو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''ٹھیک ہے۔ جب چیک کی نوبت آئے گی تو ہو سکتا ہے کہ میں جذباتی بھی ہو جاؤں''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ اس مشن کا چیک نہیں دو گے۔ کیوں''۔ عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر بلیک زیرو کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''اس لئے کہ بقول آپ کے یہ غیر سرکاری مشن تھا اس لئے اس مشن کا چیک آپ کو نہیں مل سکتا۔ آپ سرسلطان سے کہیں وہ شاید شوگران سفارت خانے سے آپ کو چیک دلوا دیں یا پھر ضرب مسلم والوں سے کہیں''...... بلیک زیرو نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ یہ کیا ہوا۔ ایک لاکھ پہلے نکل گیا۔ اب چیک بھی گیا۔ وہ کیا محاورہ ہے۔ سر منڈواتے ہی اولے پڑے۔ ابھی شادی کی بات ہوئی ہے اور۔ بہرحال دیکھو آئندہ کیا ہوگا''۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو بلیک زیرو اس کی اداکاری پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

ملٹی مشن

مکمل ناول

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

ڈی ایجنسی ۔۔ ایکریمیا کی ایک طاقتور سرکاری ایجنسی جسے پاکیشیا میں ایک اہم مشن درپیش تھا۔

برائنڈ ۔۔۔ ڈی ایجنسی کا سپر ایجنٹ جس نے اپنی بیوی جیکی کے ساتھ مل کر پاکیشیا میں ایک ناقابل تسخیر لیبارٹری کو نہ صرف تباہ کر دیا بلکہ وہاں سے پاکیشیا کا اہم ترین فارمولا بھی اڑا لیا۔ کیسے ——؟

وہ لمحہ ۔۔۔ جب برائنڈ اور جیکی فتح کے ڈنکے بجاتے ہوئے ایکریمیا پہنچے تو انہیں پتہ چلا کہ وہ اپنے مشن میں یکسر ناکام ہو گئے ہیں۔ کیسے اور کیوں؟

جب پاکیشیا کے بزرگ سائنس دان سرداور کو اغوا کر لیا گیا اور ایکسٹو اور پاکیشیائی حکام کو سرداور کی واپسی کے لئے اغوا کنندگان کے تمام مطالبات تسلیم کرنے پڑے۔ کیوں ——؟

صفدر ۔۔۔ جس نے بے بس ہو جانے کے باوجود اکیلے ہی برائنڈ، جیکی اور ان کے آٹھ تربیت یافتہ ایجنٹوں سے اپنی زندگی کی سب سے خوفناک جسمانی فائٹ کی۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا ——؟

ٹائیگر ۔۔۔ جس نے عمران کے دیئے ہوئے مشن کو ہر صورت میں کامیاب کرانے کیلئے مارشل آرٹ کے ماہر دشمن ایجنٹوں سے خوفناک جسمانی مقابلہ کیا۔ اس مقابلے کا آخری نتیجہ کیا نکلا ——؟

بلیک زیرو ۔۔۔ جو عمران سے اجازت لے کر میدان میں نکلا اور پھر اسرائیلی ایجنٹوں کے ہاتھوں دوبار بے بس ہو جانے کے باوجود کامیاب اور سرخرو ہو گیا۔

بلیک زیرو ۔۔۔ جس نے انتہائی خوفناک جسمانی فائٹ کا مظاہرہ کیا۔ کیوں؟

وہ لمحہ ۔۔۔ جب عمران نے صرف فون پر ڈی ایجنسی کے چیف کرنل اکھتھ کو اس کی سیٹ سے ہٹوا دیا۔ کیسے اور کیوں ——؟

ایک ایسا مشن جس میں کئی مشن اکٹھے ہو گئے اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بیک وقت سب کا مقابلہ کرنا پڑا۔

خوفناک جسمانی فائٹس سے بھرپور بے پناہ سسپنس اور انتہائی دلچسپ واقعات پر مبنی ایک اور ایڈونچر ناول

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

Ph 061-4018666

Mob 0333-6106573

عمران سیریز میں دلچسپ اور یادگار ناول

مکمل ناول

بلیک ہیڈ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

سپر تھری * یہودیوں کی ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجنٹوں پر مشتمل تھی۔

سپر تھری * جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کیلئے پورے ایکریمیا میں قدم قدم پر موت کے جال بچھا دیئے۔

بلیک ہیڈ * جس کے اصل موجد سائنس دان پاکیشیا میں ذہنی توازن کھو چکے تھے مگر؟

بلیک کلب * سیاہ فاموں کا ایک ایسا کلب جہاں ہر لمحے موت ناچتی تھی لیکن جولیا اور صالحہ وہاں پہنچ گئیں اور پھر بلیک کلب بھونچال کی زد میں آ گیا۔ کیسے؟

وہ لمحہ * جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس قدم قدم پر موت سے لڑتے ہوئے ٹارگٹ پر پہنچے تو انہیں معلوم ہوا کہ انہیں ڈاج دیا گیا ہے۔ ایسا ڈاج جس کا علم انہیں آخری لمحے تک نہ ہو سکا۔ کیا واقعی۔ پھر کیا ہوا؟

وہ لمحہ * جب اصل مشن ایک بوڑھے سائنس دان نے اکیلے مکمل کر لیا اور عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس منہ دیکھتی رہ گئی۔ کیوں اور کیسے؟

انتہائی دلچسپ ایڈونچر۔ خوفناک جسمانی فائٹ۔ بے پناہ سسپنس